

عراق سیریز

ریڈیاور

پاک سو سہائی

ڈاکا

منظر ہریم اشہ

چند باتیں

معزز قارئین! سلام مسنون۔ پاور لیمنڈ کے سلسلے کا نیا ناول "ریڈ پاور" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول پاور لیمنڈ کا ڈائریکٹر ترمذی پاکستان کے کرداروں اور ان کے پس منظر سے جان کر دیکھنے کی غرض سے پاکستان پہنچا ہے۔ اور یہ وہ وقت ہے جب کہ عمران اور اس کے ساتھی پاکستان سے باہر ہوتے ہیں اور جولیا ایکسٹریمر ٹوہنی ہوئی ہے۔ لیکن کیا جولیا ترمذی کا مقابلہ کر سکے گی اور کیا ترمذی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔ یہ ایسے سوالات ہیں جن کے جواب آپ کو کتاب پڑھنے سے ہی معلوم ہوں گے۔ یہ ناول اپنی دلچسپی اور انفرادیت کی وجہ سے آپ کو یقیناً بے حد پسند آئے گا۔

معزز قارئین! بے شمار تعداد نے گذشتہ دنوں ملک میں ہونے والے دھماکوں کے بارے میں مجھے خطوط لکھے جن میں اصرار تھا کہ ملک میں ہونے والے ان دھماکوں کے ذمہ دار تحریک کاہنوں کے خلاف عمران۔ ایکسٹریمر اور سیکرٹ سروس کو فوری طور پر حرکت میں آجانا چاہیے۔ ان میں کئی خط تو بے حد پرجوش اور جذباتی انداز میں لکھے گئے تھے۔

معزز قارئین! ہمارا جن قوم سے تعلق ہے وہ قوم مقابلوں سے گھبرانے

والی نہیں۔ ہماری فطرت میں شامل ہے کہ ہم دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں
 ڈال کر زندہ رہنا جانتے ہیں۔ ہمارے ملک کا بچہ بچہ دشمنوں اور تحریک کاروں
 کے مقابلے میں عمران اور ایکسٹو سے کم نہیں ہے۔ دشمن ہمیں بہوں کے
 دھماکوں سے خوفزدہ یا بے بس نہیں کر سکتا۔ ہم اصولوں پر ڈٹ جانا جانتے
 ہیں۔ اصولوں کی سر بلندی ہمارا نصب العین ہے۔ اور آپ دیکھیں گے کہ
 ہمارے دشمن ہمیشہ کی طرح ایک بار پھر ذلیل و خوار ہو کر رہ جائیں گے۔ آپ
 نے خود محسوس کیا ہو گا کہ ان خوفناک دھماکوں کے باوجود ہمارے ملک کی
 زندگی اُسی طرح رواں دواں ہے۔ اگر وہی دھماکے کسی اور ملک میں ہوتے تو
 یقین کیجئے اب تک وہ ملک دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ڈال چکا ہوتا لیکن
 ہم وہ قوم ہیں جو دشمن سے مقابلہ کرنے میں سی لطف لیتے ہیں۔ یہ ادبیات
 ہے کہ ہمارے دشمن بدول اور کھینے ہیں جو اس طرح ہوں گے دھماکے کہ
 کے بے گناہ اور نہتے شہریوں، عورتوں اور بچوں کو شہید کر کے یہ سمجھ رہے
 ہیں کہ ہم ان سے خوفزدہ ہو کر اصولوں پر سودا بازی کر لیں گے۔ لیکن وہ نہیں
 جانتے کہ ہماری قوم کا ہر بچہ دشمن کے مقابلے میں علی عمران اور ایکسٹو سے
 کم ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور یقین کیجئے آخری اور مکمل فتح ہمیشہ انہی کی ہوتی
 ہے جو قربانیاں دے کر بھی اپنے سر بلند رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ ہمارے
 سر قیامت تک بلند رہیں گے ہم ناقابل شکست ہیں قطعی ناقابل شکست۔

وَالسَّلَامُ

منظہر کلیم ایم اے

پاک سوسائٹی

شیلے فون کی گھنٹی بجتی ہی جولیہ نے چونک کر سیور اٹھالیا۔
یس۔۔۔ جولیہ سیکنگ۔۔۔ جولیہ کے ہجے میں واضح

سکھم تھا۔
چوہان بول رہے ہوں مادام۔۔۔ دوسری طرف سے چوہان کی
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
کیا بات ہے۔۔۔ کیسے فون کیا۔۔۔ جولیہ نے سر دھجے
میں کہا۔

جب سے عمران اور اس کے ساتھی یا درلینڈ کے ہیڈ کوارٹر گئے
تھے اور انیسٹو نے اُسے تجرباتی طور پر انیسٹو بنایا تھا۔ جولیہ کا ہجہ
اور انداز ہی بدل گیا تھا۔ وہ صرف ایک ٹوکا نام استعمال نہ کر سکتی
تھی۔ ورنہ اس کا انداز اپنے ساتھیوں کے ساتھ بالکل ایک ٹوکا جیسا ہو

گیا تھا۔ یہ ادبیات ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو پارلیمنٹ کے ہیڈ کوارٹر گئے ہوئے چوبیس گھنٹے گزر چکے تھے۔ لیکن اب تک باوجود کوشش کے کوئی کیس سامنے نہ آیا تھا۔ جو ایسا نے ایک ٹوینتے سی باقی ساتھیوں نعمانی، صدیقی، چوہان اور خاور کو پولیس شہر میں گشت کرنے کا حکم دے دیا تھا تاکہ کوئی نہ کوئی کیس ڈھونڈا جائے۔ اور اسے اپنی صلاحیتوں کے مظاہرے کا موقع مل سکے۔

”مادام۔ ایک اہم رپورٹ ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے فلیٹ پر آجاؤں تاکہ تفصیل سے بات ہو سکے۔“ چوہان نے کہا۔

”نہیں۔ فون پر بتا دیا بات ہے۔ میں اس وقت ایک اہم سرکاری فائل کے مسئلے میں مصروف ہوں۔“ جولی نے جان بوجھ کر عجب جملے ہوئے کہا۔

”مادام۔ میں ہوٹل آرگنیزیشن چائے پینے گئے ہیں۔ کیونکہ میں مسلسل گھومتے گھومتے تھک گیا تھا۔۔۔۔۔۔“ چوہان نے

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ ”مختصر بات کرو۔ میرے پاس فضولیات سننے کا وقت نہیں ہے۔“ جولی نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

”اوہ ایس مادام۔ اب آپ واقعی باس بن چکی ہیں اس لئے ظاہر ہے اب آپ کے پاس وقت کی کمی ہو گئی ہے۔“ چوہان نے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اسے جولی کا

یہ انداز سخت ناگوار گزارا تھا۔

”اوہ۔ یہ بات نہیں چوہان۔ آئی۔ اہم۔ سوری۔ دراصل جب سے باس نے مجھے اس چکر میں ڈالا ہے۔ مجھے بے حد اہم سرکاری فائلوں میں دوسری کرنی پڑتی ہے۔ بہر حال کہ کیا بات ہے۔“ جولی نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔ کیونکہ اسے خیال آگیا تھا کہ اگر اس کے ساتھیوں نے اس سے تعاون نہ کیا تو پھر وہ انسانی نوکری کا کام نہ کر سکے گی۔ اور ظاہر ہے۔ اس کی ناکامی ہی بھی جائے گی۔

”تو میں آپ کو پہلے کی طرح مس جولیہ کہہ سکتا ہوں۔ دراصل مسئلہ یہ ہے کہ آپ سے اس قدر اچانکیت کا رشتہ ہے کہ مادام کہتے ہوئے جھجھک کا احساس ہوتا ہے۔“

”اچھا ٹھیک ہے جیسے ہم لوگوں کی مرضی۔“ جولی نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

چوہان کے لہجے میں ایسا خلوص تھا کہ اب جولی کو اپنے حکیمانہ لہجے اور انداز پر خود شرمندگی کا احساس ہونے لگ گیا تھا۔

”شکریہ مس جولیہ۔ ہوٹل آرگنیزیشن چائے پیتے ہوئے ساتھ کی ٹیبل پر میں نے دو افراد کے درمیان اچانک گفتگو سنی یہ لوگ غیر ملکی تھے۔ اور فرانسیسی زبان میں گفتگو کر رہے تھے۔ اور شاید ان کا خیال تھا کہ یہاں مقامی لوگ اس زبان کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے وہ اونچی آواز میں اور کھل کر باتیں کر رہے تھے۔ ان کی باتوں کے درمیان پارلیمنٹ اور ترمذی باس کا نام آیا تو میں بے اختیار چونک پڑا پھر

"اُدھ۔۔۔ اس کا مطلب ہے واقعی کوئی گڑبڑ ہے۔ اچھا تم ایسا کرو کہ آرگن پہاڑی کے قریب پہنچ جاؤ۔ پہلے موٹر پر میں خود دین آ رہی ہوں اس کے بعد دیکھیں گے کہ یہ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔" جولیا نے جواب دیا۔

"میں نے انہیں بہت تلاش کر لیا ہے مس جولیا۔ لیکن ان کا کہیں سراغ نہیں ملا۔" چوہان نے جواب دیا۔

بہر حال وہ کہیں غائب تو ضرور ہوئے ہیں۔ کوئی جن بھوت تو بہر حال نہ تھے۔ انسان ہی تھے۔ دہان کے کار سمیت غائب ہونے کا مطلب تو یہی ہے کہ وہاں کوئی خفیہ راستہ موجود ہے۔ اور ہمیں وہ خفیہ راستہ تلاش کرنا پڑے گا۔ بہر حال تم دہان پہنچو میں آ رہی ہوں۔" جولیا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہوں۔۔۔ اس کا مطلب ہے پاور لینڈ والے یہاں کوئی جکمر چلا رہے ہیں۔" جولیا نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور الٹھ کر بائیک روٹ کی طرف بڑھ گئی۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آئی تو اس نے ہلکا سا میک اپ کیا ہوا تھا اور اس کے جسم پر خاصا حسرت لباس تھا وہ فلیٹ پر ایک نظر ڈالتی ہوئی باہر آئی۔ اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے آرگن پہاڑی کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ وہ باقی ساتھیوں کو بھی کال کرے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ پہلے وہ اپنے طور پر تحقیقات کرنا چاہتی تھی۔

شہر سے باہر نکل کر تیز رفتاری سے کار دوڑاتی ہوئی وہ تھوڑی دیر

جب میں ان کی طرف پوری طرح متوجہ ہوا تو پتہ چلا کہ وہ دونوں کسی سائنسی مسئلے پر بحث کر رہے تھے۔ کسی براہ راست قوت۔ ریڈیا اور اس کی لیبارٹری کے متعلق۔ گو یہ سائنسی گفتگو تو مجھے سمجھ میں نہ آ سکی۔ لیکن میں تہہ سی اور پاور لینڈ کی وجہ سے کھٹک گیا پھر جب وہ کھانا کھا کر الٹھ گئے تو میں بھی ان کے پیچھے گیا وہ دونوں ایک ہی کار میں بیٹھ کر چلے گئے۔ میں نے بڑے محتاط انداز میں ان کا تعاقب کیا تو یہ دونوں شہر سے دور آرگن پہاڑی کے قریب غائب ہو گئے۔ ان کی کار کہیں نظر آئی اور نہ وہ خود۔ چنانچہ میں واپس آ گیا اور اب آپ کو اطلاع دے رہا ہوں۔" چوہان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آرگن پہاڑی۔ لیکن وہ سارا علاقہ تو قطعی مسلمان ہے۔ دہان تو دور دور تک کوئی آبادی نہیں ہے۔" جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں مس جولیا۔ پہلے وہ واقعی غیر آباد علاقہ تھا لیکن اب دہان کوئی کیمیکل بنانے والی فیکٹری بن رہی ہے۔ لیکن یہ لوگ اس فیکٹری کی طرف نہیں گئے۔ اس کی میں نے تسلی کو لی ہوئی ہے۔" چوہان نے جواب دیا۔

"کیمیکل فیکٹری۔" تم نے کار کے نمبر دیکھے تھے۔" جولیا نے پوچھا۔

"یس مس جولیا۔ لیکن اس پر نمبر ملپٹ ہی نہ تھی۔" چوہان نے جواب دیا۔

بعد آرگن پہاڑی کے قریب پہنچ گئی۔ آرگن پہاڑی کوئی ایک پہاڑی نہ تھی بلکہ اونچی نیچی پہاڑیوں کا ایک طویل سلسلہ تھا جس میں کھلے اور صاف میدان بھی تھے۔ ان میں سے سب سے اونچی پہاڑی کا نام آرگن تھا اس لئے اس سارے علاقے کو آرگن پہاڑی کہا جاتا تھا۔ یہ سارا علاقہ سنان اور ویران تھا اور شہر سے کافی دور ہونے کی وجہ سے ادھر ویسے بھی کوئی نہ آتا تھا۔ جولیہ کو دور سے ایک چھوٹی سی پہاڑی کی آڑ میں چوہان کی کار کھڑی ہوئی نظر آ گئی۔ چوہان نے کار کا بوٹ اٹھایا ہوا تھا۔ اردوہ اس بوٹے سے اچھکاتا تھا جسے انجن میں ہونے والی فراہمی کو چیک کر رہا ہو۔ جولیہ نے کار اس کے قریب جا کر روک دی۔

"کیا میں کوئی مدد کر سکتی ہوں؟" جولیہ نے کار کی سیٹ سے باہر نکالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"شکریہ" چوہان نے مڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور ساتھ ہی بوٹ بند کر دیا۔

"کہاں غائب ہوئے ہیں وہ لوگ؟" جولیہ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مس جولیہ! میں نے یہاں اس لئے بوٹ کھول رکھا تھا کہ مجھے احساس ہو رہا تھا کہ شاید مجھے کہیں سے چیک نہ کیا جا رہا ہو۔ کار کا آئیڈیول سمیت ان پہاڑیوں میں غائب ہو جانے کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی زیر زمین اڈہ ہے۔ اور ظاہر ہے زیر زمین اڈے ایسے نہیں بن جاتے۔ ہو سکتا ہے اندر سے باہر کی چیکنگ کی

باری ہو۔" چوہان نے کہا۔

"تو پھر؟" جولیہ نے کہا۔

"مطلب یہ کہ ہمیں ہر لحاظ سے چوکنا رہنا چاہیے۔" چوہان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" جولیہ کو دکھایا جائے گا۔ تم مجھے وہ جگہ دکھاؤ جہاں وہ غائب ہوئے ہیں۔" جولیہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ کے۔" چوہان نے اپنی کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ اور جولیہ اپنی کار میں بیٹھ گئی۔ اور پھر چوہان کے پیچھے

کار دوڑاتی ہوئی وہ پہاڑی سلسلہ میں خاصی آگے بڑھ گئی۔ ایک جگہ پہنچ کر چوہان نے کار روک دی اور باہر نکل آیا۔

"یہ وہ بوٹ ہے جس کے بعد وہ لوگ غائب ہوئے ہیں؟" چوہان نے ایک پہاڑی کے گرد گھومتی ہوئی کچی سڑک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور جولیہ بھی کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔ وہ پیدل آگے بڑھنے لگی۔ اس نے غور سے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہاں ایسے کوئی آثار نہ تھے۔ جس سے پتہ چلتا کہ یہاں کوئی خفیہ دروازہ ہے۔ ہر چیز سنان جی ہوئی تھی۔

"وہ فیکٹری کہاں ہے جس کا تم ذکر کر رہے تھے؟" جولیہ نے پوچھا۔

"وہ دائیں ہاتھ مڑ کر کچھ دور ہے۔" چوہان نے کہا۔

"آؤ اسے دیکھ لیں۔" جولیہ نے کہا اور دوبارہ کار میں بیٹھ

گئی۔ چوہان بھی اپنی کار میں بیٹھ گیا۔ لیکن ابھی انہوں نے تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ اچانک فائرنگ کی تیز آوازیں فضا میں گونج اٹھیں۔ ان دونوں نے بلندی سے کاروں کو روکا۔ اور پھر ابھی وہ بائیں کل ہی رہے تھے کہ اچانک چار افراد ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے ان کی کاروں کے گرد نمودار ہوئے۔

”خبردار۔ ہاتھ اٹھا کر باہر آ جاؤ ورنہ گولیوں سے لڑا دیں گے“ ایک آدمی نے کرنٹ لہجے میں کہا۔ اور بولیا اور چوہان خاموشی سے باہر آ گئے۔ ان دونوں نے اپنے ہاتھ اٹھا لئے ہوئے تھے۔

”کیا بات ہے۔ کون ہو تم۔“ بولیا نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”تم لوگ ادھر کیوں گھوم رہے ہو۔“ اسی آدمی نے کرنٹ لہجے میں کہا۔

”ہمارا تعلق سروے ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔ ہم یہاں کام کر رہے ہیں۔ سروے کر رہے ہیں۔ لیکن تم کون ہو۔“ اس بار چوہان نے جواب دیا۔

”تمہارے پاس سرکاری کارڈ ہیں۔ دکھاؤ۔“ اس آدمی نے کرنٹ لہجے میں کہا۔

”ہاں ہیں۔ یہ دیکھو۔“ چوہان نے ہاتھ نیچے کرنا چاہا۔

”خبردار۔ ہاتھ نیچے نہ کرنا۔ ہم خود نکال لیں گے۔“ اس آدمی نے چیخے ہوئے کہا۔

اور چوہان نے نیچے آتا ہوا ہاتھ دوبارہ اٹھالیا۔

”ٹھیک ہے۔ میری پتلون کی کچھلی جیب سے نکال لو۔“ چوہان نے کہا۔ اور اس آدمی نے دوسرے آدمی کو اشارہ کیا اور وہ تیزی سے گھومتا ہوا چوہان کی پشت پر آیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیخا ہوا اس کے سر کے اوپر سے اٹھ کر اپنے ساتھیوں پر جا کر ابھڑا ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے کھڑے تھے۔ اور وہ سب ایک ہی وقت ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے ہی تھے کہ چوہان اور بولیا ایک وقت حرکت میں آئے اور انہوں نے ان میں سے دو افراد کے ہاتھ سے گرنے والی مشین گنیں چھین لیں۔

”اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ جلدی۔“ چوہان نے چیخ کر کہا اور وہ چاروں اٹھ کر کھڑے ہوئے۔ لیکن ایک آدمی نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوا اور نکالنا بھی چاہا تھا کہ ایک لحظہ تڑا ہمت کی تیز آوازیں گونجیں۔ اور وہ چاروں ہی بُری طرح چیخے ہوئے زمین پر گر کر تڑپنے لگے۔ چوہان نے ایک ہی برسٹ میں ان چاروں کو گرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

”یہ کیا کیا۔“ بولیا نے تیز لہجے میں کہا۔ لیکن اُسی لمحے دور سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔

”نکل جلیں مس بولیا۔ ہمیں گھیرا جا رہا ہے۔ ہم اکیلے کچھ نہیں کر سکتے۔“ چوہان نے تیز لہجے میں کہا۔ اور بولیا بھی سر ہلاتی ہوئی اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔

اور چند لمحوں بعد دونوں کاریں خاصی تیز رفتاری سے مڑ کر ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتی ہوئیں آرگن پہاڑی کے علاقے سے باہر

نکل آئیں۔

کافی دور آنے کے بعد چوہان جو آگے جا رہا تھا اس نے اپنی کار روک دی اور جولیاء نے بھی اس کے قریب جا کر کار روکی۔
 "سبحو چوہان۔ تم اپنے فلیٹ پر رہنا۔ یہاں کوئی لمبی گٹ بڑھے میں مکمل تحقیقات کرنے کے بعد یہاں پوری قوت سے چھاپہ ماروں گی۔" جولیاء نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے تیز لہجے میں کہا اور پھر کار آگے بڑھا دی۔

اپنے فلیٹ میں پہنچے ہی جولیاء نے سب سے پہلے ریسورٹ اٹھایا اور تیزی سے سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
 "یس۔ بی۔ اے۔ ٹو سیکریٹری خارجہ۔" دوسری طرف سے سر سلطان کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔
 "جولیاء سپیکنگ۔ سر سلطان سے بات کرو۔" جولیاء نے ٹھکانہ لہجے میں کہا۔

"ادہ یس مادم۔ ہولڈ کیجیے۔" بی۔ اے نے ایک لمخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اُسے یقیناً سر سلطان کی طرف سے پہلے ہی جولیاء کے متعلق ہدایت دی جا چکی تھی۔
 "یس سلطان سپیکنگ۔ چند لمحوں بعد ہی سر سلطان کی بادقار آواز سنائی دی۔

"سر سلطان۔ میں جولیاء بول رہی ہوں۔" جولیاء کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ادہ مس جولیاء۔ غیرت ہے۔ آپ کچھ پریشان لگتی ہیں۔"

سر سلطان نے قہر سے مہلجے میں کہا۔

اور جواب میں جولیاء نے چوہان کے فون آنے سے لے کر واپس فلیٹ تک پہنچنے کی تفصیل سنا دی۔

"ادہ۔" یہ تو کوئی اونچی گڑبڑ لگتی ہے۔ یاد دلیندہ آخر یہاں کیا کر رہا ہے۔ اور کیمیکل فیکٹری کا تو مجھے علم نہیں وزارت صنعت کو ہوگا۔ لیکن کیمیکل فیکٹری والے اس طرح کھلے عام فائرنگ تو نہیں کر سکتے۔ سر سلطان نے لہجے میں بے پناہ تشویش تھی۔

تشویش کی کوئی بات نہیں۔ اب جب کہ ہمیں اس مسئلے کا علم ہو گیا ہے تو ہم اس کی پوری چھان بین کریں گے۔ میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ آپ وزارت صنعت سے اس کیمیکل فیکٹری کے بارے میں تفصیلات پوچھ کر مجھے بتائیں تاکہ یہ بات بھی طے ہو سکے کہ کیا اس کیمیکل فیکٹری کا پادریلینڈ سے کوئی تعلق ہے یا نہیں۔" جولیاء نے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"گڈ۔" مؤدبانہ اعتماد بتا رہا ہے مس جولیاء کہ تم میں واقعی بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔ تم فکر نہ کرو میں ابھی اس کیمیکل فیکٹری کے بارے میں سب تفصیلات حاصل کر کے بہتیں فون کرتا ہوں۔" سر سلطان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں منتظر رہوں گی۔" جولیاء نے جواب دیا۔ اور پھر رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے ریسورٹ رکھ دیا۔ وہ چند لمحے سوچتی رہی کہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے کیا طریقہ کار استعمال کرے۔ لیکن کوئی واضح لائحہ عمل سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ اور پھر اس کے

ذہن میں یہ آیا کہ اگر اس کی جگہ عمران ہوتا تو کیا کرتا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار مسکرا دی۔ ظاہر ہے اس کا ایک ہی جواب تھا کہ عمران بذاتِ خود دہاں جاتا اور اپنے ہی زور پر اس جگہ کی اصل حیثیت کو چیل کر تا۔ یہ خیال آتے ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ خود میک اپ کر کے اس جگہ جائے گی۔ اور پھر بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ یہ سوچ کر وہ نئے میک اپ کے لئے ہاتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

دروازہ کھلنے کی آواز سننے ہی بڑی مینز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ترمذی نے سر اٹھا کر دیکھا۔ اور پھر دروازے میں موجود ایک بلے ترمذی کو نوجوان کو دیکھ کر اس نے اسے اندر آنے کی اجازت دینے کے لئے سر ہلا دیا۔

”باس۔۔۔ زبرد پوائنٹ جہاں آج دوپہر ہمارے چار افراد کو ہلاک کیا گیا تھا۔ ایک لڑکی کو پکڑا گیا ہے۔ وہ غیر مسلح تھی لیکن وہاں مشکوک انداز میں گھوم رہی تھی۔“ اندر آنے والے نوجوان نے مودبانہ انداز میں جواب دیا۔

”دبی لڑکی جو صبح ہمارے آدمی مار کر فرار ہو گئی تھی۔“ ترمذی نے چونک کر پوچھا۔

”وہ تو غیر ملکی لڑکی تھی یہ مقامی ہے پہاڑیوں میں گھوم پھر رہی تھی کہ اسے پکڑ لیا گیا۔“ نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ڈاٹ کام

یہ چکر کیا ہے۔ آخر کسی کو بہا رہی یہاں موجودگی کا شک کیسے ہو گیا۔
کہ پلے در پلے ایسے واقعات ہونا شروع ہو گئے ہیں۔" — ترمذی
نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کمرخت ہلچے میں کہا۔
"باس۔ مائیکل اور لافٹن آج صبح تفریح کرنے کی غرض سے

شہر گئے تھے۔ ان کی دایسی کے بعد ہی یہ واقعات پیش آئے ہیں۔
نوجوان نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"ادہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب سب کو میرا یہ حکم بچا
دو۔ کہ تاکہ ثنائی کوئی آدمی کسی بھی صورت لیباوٹری سے باہر نہیں جائے
تھا۔" — ترمذی نے سخت ہلچے میں کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یس باس۔" — نوجوان نے سر ملاتے ہوئے کہا۔

"آؤ ذرا اس لڑکی کو بھی دیکھ لیں۔" — ترمذی نے کہا اور پھر وہ
کمرے سے باہر نکل کر ایک راہداری میں سے گزرتا ہوا ایک بڑے
بال مٹا کمرے میں پہنچ گیا۔ وہاں چار مسلح افراد پہلے سے موجود تھے اور
ایک نوجوان مقامی لڑکی کمرے سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی۔ ترمذی۔ اُسے
چند لمحے غور سے دیکھتا رہا۔

"اس کا میک اپ چیک کیا گیا ہے۔" — ترمذی نے مڑ کر
اپنے پیچھے آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔
"میک اپ۔" — ادہ باس۔ ہمیں تو اس کا خیال بھی نہیں آیا۔
نوجوان نے شرمندہ سے ہلچے میں کہا۔

"اس کا میک اپ چیک کرو۔ مجھے یہ وہی غیر ملکی لڑکی لگتی ہے جو
صبح کے واقعے میں ملوث ہے۔ اس کا قدمو قامت اور جسم وہی ہے۔"

ترمذی نے ہونٹ بیچتے ہوئے کہا۔

لڑکی کی آنکھیں بند تھیں اور اس کی گردن کمرے کے کنارے پر
ڈھکی ہوئی تھی۔ وہ بے ہوش تھی۔ نوجوان ترمذی کی بات سنتے ہی بجلی
کی سی تیزی سے کمرے سے باہر گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس
آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بیگ تھا۔ جس کے ساتھ ایک
ہلمٹ بھی منسلک تھا۔ نوجوان نے جلدی سے ہلمٹ کو اس لڑکی
کے سر اور چہرے پر چڑھا کر اس کے بٹن بند کر دیئے اور پھر اس
نے بیگ کھولا تو اس میں ایک عجیب قسم کی چھوٹی سی مشین موجود تھی۔

اس نے اس کے مختلف بٹن دہانے شروع کر دیئے۔ تو مشین
میں زندہ گی سی پیدا ہوئی اور دوسرے لمحے ہلمٹ کے سامنے لگے
ہوئے شیشے میں سفید رنگ کی گیس بھر گئی۔ مشین چند لمحوں بعد بند
ہو گئی۔ اور نوجوان نے مشین کے بٹن آف کئے اور پھر اٹھ کر ہلمٹ
کے بٹن کھول کر جب اُسے اتارا تو بال میں موجود سب افراد بڑی طرح
خونک پڑے کیونکہ اب گرسی پر مقامی کی بجائے غیر ملکی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی
وہ بے ہوش تھی۔ ترمذی کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔
"باس۔ آپ واقعی انتہائی دوراندیش ہیں۔" — نوجوان
نے کہا۔

"دکٹر۔" — اس پیشے میں آنکھیں ہمیشہ کھلی رکھنی چاہئیں۔ یہ وہی
لڑکی ہے۔ میں نے اس کے فوٹو دیکھے تھے۔ اسے ہوش میں لے
آؤ۔" — ترمذی نے کہا۔

اور دکٹر نے آگے بڑھ کر حبیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور

اس میں موجود محلول کے چند قطرے لڑکی کی ناک دونوں نٹھنوں میں ٹپکا دیئے اور خود پیچھے ہٹ گیا۔

لڑکی کو چند لمحوں بعد ایک زوردار پھینک آئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

”تہیں میک اپ کر کے یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی محترمہ“

ترمذی نے زبردستی لہجے میں کہا۔
”میک اپ کیا مطلب۔۔۔ لڑکی نے جبری طرح چونکے ہوئے جواب دیا۔

”تمہارا میک اپ صاف کر دیا گیا ہے۔ تم نے صبح اپنے ایک ساتھی کے ساتھ ہمارے چار افراد کو قتل کر دیا تھا۔ تم تو تمہاری تلاش میں تھے۔۔۔ ترمذی نے سخت لہجے میں کہا۔

”تم لوگ کون ہو۔ اور میں کہاں ہوں۔“ لڑکی نے یک لخت لہجے کو سخت بناتے ہوئے کہا۔

”سنو لڑکی۔ جو میں پوچھوں سچ بتا دو۔ ورنہ میں اور میرے ساتھی لڑکیوں پر غیر انسانی تشدد کرنے کے ماہر ہیں۔“ ترمذی کا لہجہ مزید گرجت ہو گیا۔

”تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔“ لڑکی نے سرد لہجے میں پوچھا۔
”تمہارا نام کیا ہے اور تمہارا تعلق کس سے ہے۔“ ترمذی نے پوچھا۔

”میرا نام جولیا نافرواٹر ہے۔ اور میں یہاں کی سیکرٹ سروس کی چیف ہوں۔ سمجھے۔ اور یہ بھی سن لو کہ تمہارا نام یقیناً ترمذی ہے۔

تمہارا تعلق پاؤر لیٹڈ سے ہے اور تم یہاں کوئی خفیہ لیبارٹری بنائے ہو۔ ریڈ پاؤر کی لیبارٹری۔ سیکرٹ سروس کے پاس مکمل اطلاعات پہنچ چکی ہیں۔ تم نے اس سلسلے میں وزارت صنعت سے ایک کیمیکل لیبارٹری کا پرمٹ حاصل کیا لیکن تم سے یہ حماقت ہوئی کہ تم نے اس لیبارٹری کا لائسنس براہ راست اپنے اصل نام پر لیا۔ جولیا کے لہجے میں بے پناہ اعتماد تھا۔ وہ عمران کے مسائل میں مدد مقابل کو نفسیاتی شکست دینا چاہتی تھی۔

”اوہ۔۔۔ تو تم لوگ یہاں تک پہنچ چکے ہو۔ ٹھیک ہے تم نے اچھا کیا کہ سب کچھ بتا دیا۔ اب تم اپنے ساتھیوں کے متعلق بھی تفصیلات بتاؤ گی تاکہ میں ان کا بھی غائب کر سکوں۔“ ترمذی نے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا۔

”میرے ساتھیوں نے یہ سارا علاقہ گھیر رکھا ہے۔ اور میں یہاں بیٹھ بیٹھ جیسے ہی ایک مخصوص اشارہ کروں گی تم سب اپنی لیبارٹری سمیت سیکرٹ سروس کے ہاتھوں میں ہو گے۔“ جولیا نے کہا۔
”میں جولیا۔ تم یا تو ضرورت سے زیادہ عقلمند ہو یا پھر محض حماقت۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ تم جہاں موجود ہو وہ کیسی جگہ ہے۔ یہاں ایسے آلات موجود ہیں کہ آرگن پہاڑی کے علاقے میں داخل ہونے والا پرندہ بھی باقاعدہ چیک ہوتا ہے۔ صبح تم اچانک اپنے ساتھی سمیت یہاں آئے۔ تو ہم نے تمہیں چیک کیا۔ لیکن ہم اس لئے خاموش رہے۔ کہ شاید تم ادھر بھول کر آ گئے ہو۔ اور واپس چلے جاؤ گے یا پھر تمہارا تعلق کسی سرکاری دفتر سے ہو گا اور تم کیمیکل فیکٹری کی طرف چلے

جاؤ گے۔ لیکن جب تم ہمارے ایک مخصوص پوائنٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ تو میں نے تمہیں چیک کرنے کا حکم دے دیا۔ ہمارے آدمی تمہیں چیک کرنے کے لئے گئے تو تم انہیں بلاک کر کے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ اور اب بھی جس لمحے تم آرگن پیاڑھی کے علاقے میں داخل ہوئی تھیں تمہیں باقاعدہ چیک کیا جا رہا تھا۔ اگر یہاں تمہارے ساتھی ہوتے تو ظاہر ہے چیک کر لئے جاتے۔

ترمنڈی نے کہا۔
"اگر اس طرح چیک کر لئے جاتے تو پھر وہ سیکورٹ سروس کے ارکان تو نہ ہوتے گھامڑ ہو گئے۔" جولیا نے منہ بنتے ہوئے کہا۔ لیکن اُسے خود اپنے کھوکھلے سین کا احساس ہو گیا۔ اس نے عمر ان کے سٹائل میں کام کرنا چاہا تھا لیکن بات بنی ہوئی تھی۔ اس کے ذہن میں بات کرتے وقت یہ خیال نہ آیا تھا کہ پاور لینڈ جیسی خوفناک اور جدید سائنسی طاقت والے اگر کوئی حقیقہ پسند رٹھی بنا رہے ہیں تو پھر ظاہر ہے انہوں نے اس کی حفاظت کے بھی جدید انتظامات کئے ہوں گے۔

"دیکھو لڑکی۔ تمہارا جسم بے حد خوب صورت ہے اور تم نوجوان ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہارا یہ جسم ہمیشہ کے لئے ٹوٹ پھوٹ جائے اور تمہارا یہ خوب صورت چہرہ بُری طرح مسخ کر دیا جائے۔ اس لئے اپنے ساتھیوں کے نام اذیتیں بتا دو۔" ترمنڈی کا اہجیک لخت بے حد سرد ہو گیا۔

"جو میں نے بتا دیا ہے وہ کافی ہے۔" جولیا نے بھی ہلچے کو

سخت بنتے ہوئے کہا۔

"دکٹر۔ تیزاب کی بوتل لے آؤ۔" ترمنڈی نے مرکز دکٹر سے کہا۔ اور دکٹر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر جانے لگا۔ ابھی وہ دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ ایک اور آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا۔

"باس۔" مادام ایٹس کی کال ہے سا جان سٹر سے۔
آنے والے نے خود ہانہ اچھے میں کہا۔

"اوہ۔" اچھا کچھ ہو دکٹر۔ مجھے شاید زیادہ وقت لگ جائے۔ تم اسے ٹارچنگ سیکشن کے حوالے کر دو۔ وہ اس سے پوری تفصیلات خود ہی معلوم کر لیں گے۔" ترمنڈی نے دکٹر سے کہا۔ اور دکٹر کے سر ہلانے پر وہ خود تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

دکٹر نے آگے بڑھ کر بندھی ہوئی جولیا کو ایک جھٹکے سے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بھی کمرے سے باہر نکل گیا۔

کے ہر انداز کو اچھی طرح جانتا تھا۔ اور اس نے جان بوجھ کر ان چاروں کا خاتمہ کر دیا تھا۔ کیونکہ اُسے یہ اندازہ نہ تھا کہ وہ اس طرح دنیاں گھیر لئے جائیں گے۔ جس انداز میں وہ لوگ سامنے آئے تھے۔ اس سے محسوس ہوتا تھا کہ دنیاں ان کے کافی انتظامات ہیں اور چوہان کو احساس تھا کہ اگر جولیا اکیلی دنیاں گئی تو پھر شاید صورت حال زیادہ خراب ہو جائے لیکن چونکہ جولیا اب لیڈر تھی اور ایک ٹوک کی سیٹ پر کام کر رہی تھی۔ اس لئے ظاہر ہے وہ اُسے اس کی مرضی کے خلاف بھی چلنے پر مجبور نہ کر سکتا تھا۔ اور اگر ایک ٹوک ہوتا تو وہ یقیناً اپنے احساسات ایک ٹوک پہنچا دیتا۔ اور اس کے بعد ایک ٹوک کے حکم کی سرِ تابی جولیا کے لئے ناممکن ہو جاتی۔ اس لئے اس نے بہتر ہی سمجھا کہ ساتھیوں کے ساتھ اس مسئلے میں مشورہ کر کے کوئی باقاعدہ لائحہ عمل طے کر لیا جائے اس لئے اس نے خاور کو فون کیا تھا۔ باقی ساتھی بھی چونکہ اُسی بلڈنگ میں رہتے تھے جہاں خاور کا فلیٹ تھا۔ اس لئے فرداً فرداً سب کو فون کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

تھوڑی دیر بعد کال بیل بجی تو چوہان نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو خاور سیلٹی اور نعمانی ایک دوسرے کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔ کیا بات ہے چوہان۔ تم نے کچھ بتایا ہی نہیں۔ ہم تو پریشان ہو گئے۔۔۔ سیلٹی اور خاور نے بیک آواز کہا۔ جیٹھو۔ بتاتا ہوں۔۔۔ چوہان نے کہا۔ اور پھر اس نے دھڑی آرگنر سے لے کر آرگنر پہاڑی پہ چلنے اور پھر دنیاں چار افراد کی بدگست سے واپسی تک سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔ اور ساتھ ہی

چوہاں نے فلیٹ میں جاتے ہی سب سے پہلے خاور کو فون کیا۔
"یس خاور پکینگ۔۔۔ دوسری طرف سے خاور کی آواز سنائی دی۔

"خاور۔۔۔ میں چوہان بول رہا ہوں۔ تم باقی ساتھیوں کو ساتھ لے کر فوراً میرے فلیٹ پہنچو۔ ایک اہم بات ہے جلد ہی آؤ۔ چوہان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ خاور کچھ اور پوچھتا اس نے ریسیور رکھ دیا۔ دراصل جس انداز میں جولیا نے آرگنر پہاڑی سے اُسے واپس بھیجا تھا۔ جولیا کا وہ انداز چوہان کو کھٹک گیا تھا اور اس کے انداز سے ہی چوہان سمجھ گیا تھا کہ اب جولیا خود اکیلے ہی اس لیبارٹری کو چیک کرنے کی کوشش کرے گی۔ اُسے چونکہ جولیا کے ساتھ کام کرتے ہوئے کافی عرصہ گزر گیا تھا۔ اس لئے وہ اس

ایسی بات بھی کہ اب جولیا ذاتی طور پر اس کی تحقیق کرنے کی کوشش کرے گی۔

"تو یہ سلسلہ یاد لینڈ کلب ہے۔ اُسی یاد لینڈ کا جس کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کے لئے عمران اور باقی ساتھی گئے ہوتے ہیں۔" خاور نے کہا۔

"ہاں بالکل۔ اور اسی بات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ تنظیم کس قدر جدید وسائل کی حامل اور خوف ناک ہے۔" چوہان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ جولیا اس وقت ایکسٹو کی سیٹ پر کام کر رہی ہے۔ اس لئے اس سے وہ کوئی جذباتی قدم تو نہیں اٹھا سکتی۔ سوچ سمجھ کر ہی قدم اٹھانے چاہئے اور اسے حکومت کا مکمل تعاون بھی حاصل ہوگا۔" صدیقی نے کہا۔

"مجھے جولیا کی ذہنی کیفیت کا علم ہے۔ وہ ایکسٹو کی سیٹ سنبھالنے کے بعد عجیب و غریب جذباتی کیفیات سے گزر رہی ہے۔ کبھی وہ بالکل ایکسٹو کی طرح سرد مہر ہو جاتی ہے اور کبھی دوبارہ پہلے جیسی جولیا بن جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ایکسٹو کو اپنی صلاحیتیں دکھانے کے لئے بے چین ہے۔ جس انداز میں جولیا نے مجھے داپس بھیجا ہے۔ میں اس سے ہی سمجھا ہوں کہ اب جولیا مجھے یا ہم میں سے کسی کو ساتھ لے بغیر اپنے طور پر وہاں تحقیقات کرے گی۔ اور مجھے خدشہ ہے کہ اگر ایسی جولیا وہاں گئی تو ہو سکتا ہے اس کی جان کو شدید خطرات لاحق ہو جائیں۔" چوہان نے اپنی بات پر اصرار

کرتے ہوئے کہا۔

"چوہان کا تجربہ بالکل درست ہے۔ ہمیں اس سلسلے میں جولیا سے بات کرنی چاہیے۔" نعمانی نے کہا۔

"بجائے اس سے بات کرنے کے کیوں نہ ہم نھیں طور پر اس جگہ کی نگرانی کریں۔" خاور نے کہا۔

"یہ غلط ہوگا۔ ہو سکتا ہے جولیا کا ایسا پروگرام نہ ہو جو ہم وہاں پہنچ جائیں اور جولیا کسی اور پروگرام کے تحت ہمیں کال کرے۔ اور ہم دستیاب ہی نہ ہو سکیں۔" صدیقی نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے مس جولیا نے میں بات کرتا ہوں۔" نعمانی نے کہا۔ وہ اس لئے جلدی سے قریب پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا اور تیزی سے نمبر ڈائل کر کے شروع کر دیئے۔

"ہیس۔ جولیا سپیکنگ۔" پہلی گھنٹی بجتے ہی جولیا نے رسیور اٹھا لیا تھا۔

"میں نعمانی ہوں۔" جولیا نے نعمانی نے قدرے آہستہ میں کہا۔

"ہاں۔ کیا بات ہے۔" جولیا کے ہجے میں ہلکی سی حیرت

مس جولیا۔ ہم سب ساتھی اس وقت چوہان کے فلیٹ پر موجود ہیں۔ ہم کام نہ ہونے کی وجہ سے بورڈ روم میں تھے۔ اس لئے کوئی تعزیری پروگرام بنانے کے لئے چوہان کے فلیٹ میں آئے۔" صدیقی نے ہمیں ریڈیو والے کیس کے متعلق بتایا ہے۔ میں نے

سوچا کہ اس سلسلے میں آپ سے بات کر لی جائے تاکہ اس کیس کو حل کیا جاسکے۔ — نعمانی نے جان بوجھ کر بات کو بدلتے ہوئے کہا تاکہ جولیہا چوہان پر ناراض نہ ہو جائے کہ اس نے کیوں یہ میٹنگ کال کی ہے۔

”آپ لوگ صرف میری ہدایات کا انتظار کریں جیسے ہی آپ کی ضرورت ہوگی آپ کو کال کر لیا جائے گا۔“ جولیہا کا لہجہ خاصا سرد تھا۔

”میں جولیہا۔۔۔ میرے خیال میں صاف بات کر لی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ ہم سب آپ کے ساتھی ہیں اور ہم سب یہی چاہتے ہیں کہ ایک ٹوکی عدم موجودگی میں یاد دلینے کا یہ کیس خاصا خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم سب مل کر کام کریں۔“ — نعمانی نے کہا۔

”ادہ۔۔۔ تو تمہارا مطلب ہے کہ میں تم لوگوں سے کام نہیں لینا چاہتی۔ یہ بات نہیں ہے۔ ہم سب ایک ہی ٹیم ہیں۔ ہم سب نے مل کر کام کرنا ہے۔ میری اکیلے کو کوئی صلاحیتیں نہیں ہیں۔ ہم سب کی ہیں۔“ جولیہا نے نرم لہجے میں کہا۔

”تو پھر آپ ہمیں بتائیں کہ آپ نے اس کیس کے سلسلے میں کیا لائحہ عمل طے کیا ہے۔“ — نعمانی نے کہا۔

”سو رہی۔۔۔ یہ تمہیں پوچھنے کی اجازت نہیں ہے۔ کیا تم ایکسٹو سے یہ پوچھ سکتے ہو۔ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں اس وقت ایک ٹوکی سیٹ پر کام کر رہی ہوں۔ تم لوگوں کی جب اور جس وقت

بھی ضرورت پڑے گی۔ تمہیں نہ صرف کال کر لیا جائے گا بلکہ تمہیں بریفنگ بھی کر دیا جائے گا۔“ — جولیہا کا لہجہ ایک بار پھر سرد ہو گیا۔

”تو اس کا مطلب ہے کہ چوہان کا تجزیہ درست ہے کہ آپ اکیلے آرگن پناہی جاکر تحقیقات کرنا چاہتی ہیں۔“ — نعمانی نے آخر وہ بات کہہ ہی دی جو وہ اب تک نہ کہہ پاریا تھا۔

ضروری نہیں کہ میں وہی کچھ کر دوں جو آپ لوگ سوچ رہے ہیں۔ اور نہ ہی آپ کو ایسا سوچنے کی اجازت ہے۔ اگر آپ نے میرے معاملات میں بے جا مداخلت کی تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں بحیثیت ایک ڈاؤن کو اس بارے میں کوئی سرزنش کرنے پر مجبور ہو جاؤں۔ اس لئے آپ مجھ پر اعتماد رکھیں اور اپنے اپنے فیلڈ میں میری کال کا انتظار کریں۔“ جولیہا کا لہجہ اتنا ہی سخت ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریور رکھ دیا۔

نعمانی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریور رکھ دیا۔ جولیہا تو سچ پٹائی ایک ٹوہن گئی ہے۔ بہر حال اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ ہم اس کے احکامات کے پابند ہیں۔ — نعمانی نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ شاید اُسے جولیہا سے اس قسم کے رویے کی توقع ہی نہ تھی۔

اس میں شرمندہ ہونے والی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم نے اپنے عہد پر ایک کوشش کر لی ہے۔ اب ہم بری الذمہ ہیں بہر حال اسٹو نے جولیہا کو اختیارات کچھ سوچ کر ہی دیئے ہوں گے۔ — نعمانی نے کہا اور باقی سب نے سر ہلا دیئے۔

تو ٹھیک ہے ہم سب اپنے اپنے فیٹس چلتے ہیں جب جولیا کی طرف سے کوئی کال آئے گی تو حکم کی تعمیل کر لیں گے۔" نعمانی نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ واقعی آف ہو چکا تھا۔ اور پھر باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور جولیاں سے مصافحہ کر کے وہ ایک ایک کمرے میں جا چکے۔

ان کے جاتے کے بعد جولیاں کافی دیر بیٹھا سوچتا رہا اور پھر اس نے فیصلہ کر لیا کہ جولیا اور بعد میں ایک ٹھو جاوے اسے سزا دی کیوں نہ دے۔ اسے اپنے طور پر جولیا کا خیال رکھنا پڑے گا۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی وہ اٹھا اور ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آیا تو وہ میک اپ اور لباس کے لحاظ سے مکمل طور پر بدل چکا تھا۔ اب وہ کوئی مقامی سیلزمین ٹاک رہا تھا۔ اس نے ایک الماری کھول کر اس میں سے مخصوص قسم کا اسلحہ نکال کر جیبوں میں منتقل کیا اور پھر فلیٹ کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اور اب وہ آرگن پہاڑی کی طرف جانے کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ اس بار اس نے کار کی بجائے موٹر سائیکل گیاراج سے باہر نکالا اور چند لمحوں بعد اس کا موٹر سائیکل آرگن پہاڑی والے علاقے کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

دکٹر جولیا کو کاندھے پر اٹھائے ایک راہداری سے گزر کر ایک اور بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے میں چار قومی ہیکل خرا ایک میز کے گرد کرسیاں بچائے تاش کھیلنے میں مصروف تھے۔ ان سب کے چہروں پر سفاکی اور درندگی نمایاں تھی۔ دروازہ کھلنے کی آواز سننے ہی ان چاروں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر وکٹر کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ چاروں ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

ادہ باس وکٹر۔ یہ آپ کے اٹھالائے۔ ان میں سے ایک نے تیز لہجے میں پوچھا۔

رابرٹ۔ یہ یہاں کی مقامی سیکرٹ سروس کی چیف ہے۔ وہ ہم جولیا ہے۔ چیف باس نے حکم دیا ہے کہ اس سے اس کے ساتھیوں کے نام دپتے معلوم کرنے ہیں۔ دکٹر نے ایک

طرف دکھی ہوئی لوہے کی کرسی پر بندھی ہوئی جولیہ کو بٹھا کر مڑتے ہوئے کہا۔

”ادہ چیف پاس زندہ باد۔۔۔ ہمارے ہاتھ کافی عرصے سے کھجلا رہے تھے۔ اور پھر اس قدر خوب صورت اور نوجوان لڑکی۔ واہ لطف آجائے گا اس سے پوچھ گچھ کرتے۔۔۔ رابرٹ نے بھوکے درندے کی طرح ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

”جوجی میں آئے کرو۔ لیکن یہ خیال رہے کہ اگر یہ لڑکی مر گئی اور تم اس سے معلومات حاصل نہ کر سکتے تو پھر جو کتنا ہے تمہاری قبروں کے بھی منہ کھل جائیں۔“

دکٹر نے سرد لہجے میں کہا۔ اور پھر جولیہ کی طرف مڑ گیا۔

”مس جولیہ۔۔۔ رابرٹ اور اس کے ساتھی خوف ناک بھیڑیے ہیں۔ انتہائی خوف ناک حد تک۔ بھانک لوگ ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ میرے ہوتے ہوئے تم سب کچھ بتا دو۔ ورنہ میرے یہاں سے جانے کے بعد یہ تمہاری ہڈیوں میں سے گوشت بھی نکال لیں گے۔“

دکٹر نے کہا۔

”بہمدی کا شکریہ میسٹر دکٹر۔ لیکن میں نے جو کچھ بتانا تھا وہ پہلے ہی بتا چکی ہوں اور باقی رہے یہ لوگ تو یہ بھیڑیے نہیں بلکہ بھیڑیوں کی کھال میں بھیڑیے ہیں۔“

جولیہ نے بڑے با اعتماد لہجے میں جواب دیا۔

”ادہ۔۔۔ بڑی جاندار چیز لے آئے ہو پاس۔ اب تو اور بھی زیادہ لطف آئے گا۔“

رابرٹ نے بڑے مسکا کا نہ انداز میں

دانت نکوستے ہوئے کہا۔

اور دکٹر کا نہ سے ہلکتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد ایک آدمی نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا۔ اور پھر وہ واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ جو اب کھڑے اس طرح جولیہ کو دیکھ رہے تھے جیسے تھائی ذبح ہونے والے جانور کا جائزہ لیتا ہے۔

”کیا خیال ہے مامی۔ پہلے اسے روند نہ ڈالا جائے۔ اس کے بعد معلومات بھی حاصل کر لی جائیں گی۔“

رابرٹ نے ساتھ کھڑے ہوئے ایک پہلوان نما آدمی سے ملنا طیب ہو کر کہا۔

پاس۔۔۔ میں بھی ہی کہنا چاہتا تھا۔ خاصی پر شباب لڑکی ہے۔ جس میں یہاں آئے ہوئے دو چھتے ہو گئے ہیں ابھی تک کسی لڑکی کی شکلی بھی نہ دیکھی تھی۔ مامی نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر اسے اتحاد ادیب نیچے فرش پر لٹا دو تاکہ کاہنہ دوائی کا آغاز کیا جائے۔“

رابرٹ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اور مامی جھومتا ہوا جولیہ کی طرف بڑھا۔ جولیہ خاموش بیٹھی انہیں دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر بلا کا اعتماد تھا۔ جیسے وہ اس قدر خوف ناک لوگوں کی بجائے اپنے دوستوں کے درمیان موجود ہو۔

آدمیری سنہری چوٹیا۔ آؤ فرش پر آرام کرو۔ مامی نے قریب پہنچ کر جولیہ کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر یوں اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔ جیسے کوئی بچہ پلاسٹک کے کھلونے کو اٹھاتا ہے۔ لیکن دوسرے لمحے جولیہ کی ٹانگیں پوری قوت سے اس کے سینے پر پڑیں۔

اور ماکے جو بڑے ڈھیلے ڈھالے انداز میں کھڑا تھا ایک لخت چٹیا ہوا
نہ صرف پیچھے ہٹا گیا بلکہ جویا پر اس کی گرفت بھی ختم ہو گئی۔ اور
جویا پیروں کے بل نیچے گری۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا
جسم کسی سیرنگ کی طرح اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے سر کی
پھر پور کھڑی پیچھے ہٹنے ہوئے ماکے کے سینے پر پوری قوت سے پڑی۔
اور اس بار ماکے چٹیا ہوا اچھل کر پیچھے کھڑے ہوئے اپنے ساتھیوں سے
کھڑا یا جو حیرت بھرے انداز میں یہ تماشا دیکھ رہے تھے۔ شاید
انہیں خواب میں بھی یہ توقع نہ تھی کہ ایک بدنسی ہوئی لڑکی کی طرف سے
اس طرح کا رد عمل بھی ہو سکتا ہے۔

ماکے کے اچانک ٹکرانے سے وہ سب حوا کٹھ کھڑے تھے۔
ایک لخت نیچے گرے۔ ادھر جویا کھڑا رہا لیکن نیچے گرے ہوئے لخت
تلا بازی کھا کر سیدھی کھڑی ہوئی۔ اور اس بار اس کے بازو
کسی بازی گو کی طرح سمٹے اور دوسرے لمحے اس کے بازو سیوں
کی گرفت سے باہر تھے۔ اُسے باندھنے والوں نے شاید اُسے لڑکی
سمجھ کر بڑے سادہ اور ڈھیلے انداز میں اس کے جسم کے چمکوریان
لبیٹ دی تھیں۔ اور جویا نے تلا بازی کھا تے ہوئے اپنے
بازوؤں کو اس انداز میں سمٹا تھا کہ رسیاں کافی نیچے کھسک گئی
تھیں۔ اس لئے وہ آسانی سے بازو سمیٹ کر اپنے ادبیری جسم کو
ان رسیوں کی گرفت سے نکلنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

"تمہاری یہ جرات میں تمہاری ہڈیاں تو رڈوں گا"
ایک لخت رابرٹ نے اٹھ کر چیخے ہوئے کہا۔ اور وہ بجلی کی سی تیزی

سے جویا کی طرف بیکا۔ لیکن جویا تو جیسے بجلی بن گئی تھی۔ اس کی دونوں
ہاتھیں ابھی تک رسیوں کی گرفت میں تھیں۔ لیکن وہ ایک لخت اچھلی
اور اس کے دونوں جوڑے ہوئے پیر پوری قوت سے اپنی طرف
پھٹے ہوئے رابرٹ کے جوڑے پر پڑے۔ اور رابرٹ بڑی
طرح ڈکارتا ہوا بے اختیار گھوم کر چند قدم پیچھے ہٹا گیا۔ جویا اس بار
کے بل نیچے گری تھی۔ اس نے بازو فرسٹس پر رکھے اور پھر اس کا
جسم ایک لخت فضا میں نیم دائرے کی طرح گھومتا ہوا جب سیدھا
ہوا تو وہ ان سے کافی فاصلے پر کمرے کے آخری کونے میں جا کھڑی
ہوئی تھی۔ اور پھر جب تک وہ سب اس کے پاس پہنچے وہ اپنا
نچلے جسم بھی رسیوں سے آزاد کر چکی تھی۔

"آؤ آؤ۔۔۔ اب میں دیکھتی ہوں تم میں کتنا دم ختم ہے بھیڑ کے
بچو۔" جویا نے زہر خند بولے میں کہا۔ اور اس بار اس نے
ایک لخت باقی جمپ کے انداز میں چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے
وہ اپنی طرف لپکتے ہوئے ان چاروں کے سروں کے اوپر سے کسی
پوندے کی طرح اٹنی ہوئی ان کی پشت کی طرف جا کھڑی ہوئی۔ اور پھر
اس سے پہلے کہ وہ چاروں تیزی سے مرٹتے۔ جویا نے
لوہے کی سی ہوتی ایک کرسی اٹھائی اور دوسرے لمحے ایک آدمی
کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ پوری قوت سے پڑنے
والی کرسی کی ضرب نے اس کی کھوپڑی میں ایک لمبا کریم ڈال دیا تھا۔
اور وہ کٹے ہوئے شہتیر کی طرح نیچے گرا اور تڑپنے لگا۔

البتہ باقی تین اب پوری طرح سنبھل گئے تھے اور وہ نیم دائرے

کی صورت میں پھیلتے گئے۔ انہیں شاید اب پوری طرح احساس ہو گیا تھا کہ جسے وہ ایک عام سی لڑکی سمجھ رہے ہیں وہ عام لڑکی نہیں ہے۔

اب تم بچ کر نہیں جاسکتی لڑکی۔ اب تمہاری ہڈیاں یہیں ٹوٹیں گی۔ رابرٹ نے بڑی طرح دانت پیستے ہوئے کہا۔

لیکن اُسی لمحے جولیا نے ایک عجیب حرکت کی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کمرسی ایک سخت زمین پر رکھی اور پھر اچھل کر اس کے اوپر چڑھ گئی۔ اُسی لمحے ایک آدمی دھڑکنے والے انداز

میں چیخا ہوا جولیا کی طرف بھاگا۔ لیکن اُسی لمحے جولیا کا جسم کھان کی طرح مخالف سمت میں بھکا اور پھر جیسے ہی اس کے دونوں ہاتھ زمین سے

لگے۔ اس کا نیچلا جسم ایک جھٹکے سے سمٹا اور کمرسی جس کے کنارے پر اب اس کے پیر تھے۔ بنموق سے نکلنے والی گولی کی طرح مخالف

سمت میں اڑتی ہوئی پوری قوت سے جولیا کی طرف پکٹنے والے آدمی کے چہرے پر اس قدر قوت سے پڑی کہ وہ نہ صرف اچھل کر پشت

کے بل گرا بلکہ اس کے حلق سے لمبا دینے والی چیخ نکلی۔ گولی کی طرح اڑ کر نکلنے والی گولی کی کمرسی نے اس کے چہرے کا بھرتہ

بنا دیا تھا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون فوارے کی طرح بہنے لگا۔ اُسی لمحے باقی بچ جانے والے رابرٹ اور ماکسی ساندوڈ کی طرح

اچھل کر جولیا پر آئے لیکن جولیا نے فریش پر ہاتھ لگاتے ہی ہوا میں دو الٹی قلابازیاں کھائیں۔ اور وہ اب ان کی پشت پر جا کھڑی ہوئی اور وہ دونوں ہی بڑی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چھتے ہوئے

فرش پر جا گرے۔ جولیا نے واقعی اپنی بے پناہ پھرتی اور ذہانت سے ان چاروں دیوہیکل افراد کو گنتی کا ناچ بچا دیا تھا۔ ان میں سے دو تو بے کار ہو چکے تھے۔ جب کہ باقی دو ایک دوسرے سے ٹکرا کر

تیزی سے اٹھنے لگے اور ایک بار پھر ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گر گئے۔ اُسی لمحے جولیا نے ایک بار پھر ایک طرف پھٹی ہوئی

کھڑکی کھانی اور سردی سے گھبرا کر پوری قوت سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے ماکسی کے سر پر مار دی۔ اور ماکسی بھی

اپنے دوساتھیوں کی طرح چیخا ہوا فریش پر گر گیا۔ لیکن اس بار رابرٹ کا داؤد بھل گیا۔ جیسے ہی جولیا نے ماکسی کے سر پر کمرسی مار دی

راپرٹ ایک سخت بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس بار وہ جولیا کے پیچھے گرتے ہی رابرٹ نے پوری قوت سے جولیا کے چہرے

پر کمرسی زوردار ٹکرا دینی چاہی لیکن جولیا کسی جھکنی پھلی کی طرح تیزی سے پسینے میں اٹھتی ہوئی اس کے سر کو ہٹا لینے میں کامیاب ہو گئی اور رابرٹ کا

چہرہ پوری قوت سے سنجہ فریش پر لگا۔ اور اس کے حلق سے بھی ایک زوردار چیخ نکلی اُسی لمحے جولیا نے دونوں گھٹنے سمیٹ کر

سے پہلو کے بل اچھال دیا۔ اور خود اس طرح اٹھ کھڑی ہوئی جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی بجائے سپرننگ لگے ہوئے ہوں۔ رابرٹ اب دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کو پکڑے ہوئے کراہ کر اٹھ

رہا کہ جولیا بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی ایک بار پھر کمرسی کی

طرف بڑھی۔ اور جب وہ کمرسی اٹھا کر پلٹی تو رابرٹ اٹھ کر کھڑا ہو

رہا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ چہرے سے ہٹائے تھے۔ اس کا
چہرہ خون آلود تھا۔ آنکھوں سے وحشت ابل رہی تھی۔ اس کی ناک
پھینک گئی تھی اور اس سے خون نکل رہا تھا۔ پیشانی بھی پھٹ گئی
تھی اور پھر ایک زوردار دھماکا ہوا۔ جولیائے پوری قوت سے
کمری اس کے سر پر جمادی تھی اور دباوٹ چلتا ہوا خروش پر گرا۔ جولیائے
دوسرا اڑ گیا اور پھر جیسے جولیائے دودھ سا بڑ گیا۔ وہ مسلسل
کمری اس کے سر پر مارتی رہی۔ رابوٹ چند کے یہی طرح پھر دکتا
رہا پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا۔

اس کے ساکت ہوتے ہی جولیائے جیسے ہیٹ۔ اس کا سانس دھونکنی
کی طرح چل رہا تھا۔ وہ اب خود بھی پھرت پھرتی نظروں سے خروش
پر پڑے ہوئے ان چار قوی ہیکل افراد کو دیکھ رہی تھی۔ اسے شاید
خود بھی یقین نہ آ رہا تھا کہ اس نے بغیر کسی اسلحے کے صرف اپنی جستی اور
پھرتی کی مدد سے ان چار خوف ناک افراد کو خروش چلانے پر مجبور کر
دیا ہے۔

چند لمحوں کے سانس برابر کرنے کے بعد وہ تیزی سے دروازے
کی طرف بڑھی کیونکہ بہر حال ان چار کے خاتمے کے باوجود وہ
دشمنوں کے گروہ میں تھی۔ اور کسی بھی وقت کوئی آسکتا تھا۔ اس
نے دروازہ کھول کر باہر نکلا۔ تو رابوٹ اپنی خالی بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ
تیزی سے باہر آئی اور پھر بچوں کے بل دوڑتی ہوئی اسی طرف کو بڑھ
گئی جدھر سے اُسے لایا گیا تھا۔ جلد ہی وہ اس بال ہنسا کمرے
میں پہنچ گئی۔ یہاں سے اُسے الماری سے ایک مشین گن مل گئی اب

مسکرتا تھا یہاں سے نکلنے کا۔ اُسے جب پکڑا گیا تھا تو بے ہوش ہونے
سے پہلے اس نے ایک پہاڑی پٹان کو ایک طرف ہٹتے ہوئے
دکھایا تھا۔ اس سے ظاہر تھا کہ یہ سارا اڈہ زیر زمین بنایا گیا ہے۔
اس نے بروگروام ہی بنایا تھا کہ وہ میک اپ میں ان پہاڑیوں میں
گھومے گئی۔ اور ظاہر ہے اُسے پکڑ کر کسی اڈے پر لے جایا جائے
گا تو ان کے انداز میں وہ دہان سے نکل آئے گی۔ اس
طرح اُسے اڈے کی صحیح اندرونی صورت حال کا علم ہو جائے گا اور
پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت اس پر پوری قوت سے دھمکے گا کہ اس
کا خاتمہ کر دے گی۔ لیکن ہوا اس کی توقع کے خلاف کہ وہ جیسے
ایک جٹان کو اپنی جگہ سے ہٹے دیکھ کر ٹھٹھکی کسی گیس کا بھبکا سا
اس کی ناک سے نکل آیا اور وہ بے ہوش ہو گئی۔ اس کے بعد اُسے
خوش اسی بال ہنسا کمرے میں لایا تھا جہاں ترمذی اور اس کے ساتھی
موجود تھے۔ ترمذی کو اس نے اس لئے پہچان لیا تھا کہ ایک
بار پھر پہلے وہ عمران کے ساتھ کام کرتے ہوئے لیٹھی ایشلے اور
ترمذی کو اٹکھے دیکھ چکی تھی۔ اس نے تو اپنی بہت اور جرأت سے
یاد خوف ناک افراد کو خروش چلانے پر مجبور کر دیا تھا۔ لیکن اب
مسکرتا تھا یہاں سے نکلنے کا۔ مشین گن اٹھا کر وہ جیسے ہی بیٹھی اس کی
نظر بال کے ایک کونے میں موجود دروازے پر پڑی۔ یہ دروازہ
کسی لفٹ کے دروازے کی طرح تھا۔ وہ جلد ہی سے اس
درازے کی طرف بڑھی۔ وہ واقعی کسی لفٹ کا دروازہ تھا اس
میں داخل ہو کر اس نے جیسے ہی دروازہ بند کیا۔ لفٹ خود بخود اوپر

کو چڑھنے لگی۔ جولیا ہاتھ میں مشین گن اٹھائے خاموش کھڑی تھی۔ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ چند لمحوں بعد لفٹ رکی اور جولیا نے جیسے ہی ذرا سا دروازہ کھولا۔ اس نے دیکھا کہ سامنے ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے وسط میں ایک مشین کے پیچھے ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس نوجوان کا رخ دروازے کی طرف ہی تھا۔ جولیا نے ایک لمحت دروازہ کھولا اور اچھل کر کمرے میں داخل ہوئی۔ اسے اچانک لفٹ سے نکلتے دیکھ کر نوجوان اس بُری طرح چونکا کہ کمری سمیت پیچھے فرش پر جا گرا۔ اور جولیا ہرن کی طرح قلاچیں بھرتی ہوئی اس کے سر پر پہنچ گئی۔

”خبردار اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ورنہ“ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے مشین گن کی مال اس کی گینڈی سے لگا دی۔ نوجوان کانپتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ اس کے منہ سے خوف جھلکنے لگا تھا۔

”مم۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے مت مارو۔“ نوجوان نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”چلو مجھے اس اٹمے سے باہر لے چلو۔ جلدی کرو۔“ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”اچھا اچھا۔۔۔ مارو نہیں۔“ نوجوان نے کہا۔ اور اس نے مشین کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

”تھہرو۔۔۔ پہلے مجھے بتاؤ کہ تم کون سا بیٹن دبا رہے ہو۔“ جولیا نے مشین گن پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔

”باہر کا راستہ کھولنے والے بیٹن پر۔ اس پر ایگزٹ لکھا ہوا ہے تم خود

دیکھ لو۔“ نوجوان نے کانپتے ہوئے ہاتھ میں کہا۔

اور جولیا نے دیکھا کہ واقعی مشین پر ایک سرخ رنگ کے بیٹن کے اوپر ایگزٹ کا لفظ لکھا ہوا تھا۔

”ٹھیک ہے اسے دباؤ جلدی۔“ جولیا نے کہا اور نوجوان نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر وہ بیٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرے کی ایک

دھڑکیں خلا سا پیدا ہوا اور ایک سرخ رنگ دور جاتی دکھائی دی۔ یہ سرخ رنگ کہاں جاتی ہے۔“ جولیا نے پوچھا۔

”یہ بیرونی دروازے تک جاتی ہے۔ وہاں ہمارا ایک اور کمرہ ہے۔“ نوجوان نے کانپتے ہوئے کہا۔

”چلو آگے چلو۔ جلدی کرو۔ ورنہ میں ڈھیر کمرہ دوں گی۔“ جولیا نے کہا۔ اور نوجوان کو سرخ رنگ کی طرف دھکیل دیا۔ وہ دونوں آگے پیچھے

ہوتے ہوئے سرخ رنگ میں داخل ہوئے تو پیچھے کمرے کی دیوار پر ابھری ہوئی ایک سرخ رنگ میں خاصی روشنی تھی۔

”تھوڑی دیر بعد وہ سرخ رنگ کے ایک م پر پہنچ گئے۔ یہاں پھر دیوار تھی جس کی سائینڈ میں ایک مینڈل سا

”راستہ کھولو۔ اور سنو۔ کتنے آدمی ہیں دوسری طرف۔“ جولیا نے پوچھا۔

”میری طرح ایک ہے۔“ نوجوان نے جواب دیا۔ اور جولیا نے بات میں سہارا دے کر اس نے مینڈل کو دیکھ کر زور سے کھینچی تو

وہ وہاں سے کھل گئی۔ اور جولیا نے آگے بڑھ کر زور سے نوجوان کو دھکا دیا۔ اور وہ تقریباً دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ بھی اُسی طرف کا

ایک چھوٹا گمرہ تھا۔ جس میں دیسی سی مشین رکھی ہوئی تھی۔ اور ایک نوجوان اس مشین کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ نوجوان اور اس کے پیچھے آتی ہوئی جولیہ کو دیکھ کر اس کا ماتھ تیزی سے جیب کی طرف بڑھا ہی تھا کہ جولیہ نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ اور ریٹ ریٹ کی مخصوص آوازوں کے ساتھ ہی وہ نوجوان بڑی طرح جھجھکا ہوا نیچے جا گرا۔

”تم مجھے مت مارو۔“ جولیہ کے ساتھ آنے والے نوجوان نے گھکیانے ہوئے لہجے میں کہا۔

”بیرونی دروازہ کھولو جلدی۔“ جولیہ نے چیخ کر کہا۔ اور نوجوان نے جلدی سے آگے بڑھ کر مشین کا پٹن دبایا تو گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی نہ صرف سامنے کی دیوار کھلی بلکہ باہر جاتا ہوا راستہ نظر آنے لگا۔ باہر سے آسمان نظر آ رہا تھا۔ یہ کوئی چٹان کھلی تھی۔ اُسی سے جولیہ نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور پٹن دبانے والا نوجوان جھجھکا ہوا کسی لٹو کی طرح گھوم کر فرش پر گر ا تو جولیہ اچھل کر اس رستے میں دوڑتی ہوئی باہر کو بلی۔ اور چند لمحوں بعد وہ پہاڑی شیلوں پر پہنچ گئی۔ اُسی لمحے چٹان کا وہ کھلا ہوا حصہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔

باہر نکلے ہی جولیہ نے ادھر ادھر دیکھا وہ شاید اندازہ لگا ہی تھی کہ وہ اس وقت کہاں موجود ہے کہ اچانک کسی نے اس پر پھلانگ لگائی اور جولیہ کو ساتھ لئے زمین پر گر ا۔ اور جولیہ کے ماتھ سے مشین گن نکل کر وہ جاگرمی جولیہ نے نیچے گرتے ہی توپ کو اٹھا چایا لیکن اُسی لمحے دو اور افراد اس کے سر پر پہنچ گئے۔ اور انہوں نے اپنی مشین گنوں کی نالیں فرش سے اٹھتی ہوئی جولیہ کے جسم کے ساتھ

لگا دیں۔
”تم باہر کیسے آ گئیں۔ تم تو ٹارچنگ سیکشن میں تھیں۔ فریڈ جلدی کو باس سے بات کرو۔“ ایک نوجوان نے چیختے ہوئے اپنے ساتھی سے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ نوجوان کوئی حرکت کرتا اچانک ایک اور شخص کے پیچھے سے توڑا امیٹ کی آواز سنیں بلند ہوئیں اور وہ تینوں افراد بڑی طرح چیختے ہوئے پشٹانوں پر ڈھیر ہو گئے۔ جولیہ اچھل کر کھڑی ہوئی۔

”مس جولیہ۔ جلدی گیس نکل چلیں۔“ دوسرے لمحے اس کی تیز آواز ابھری۔ اور پھر سامنے والی چٹان کی اوٹ سے ایک نوجوان باہر آ گیا۔

اور جولیہ نے اس کی آواز سنتے ہی اس طرف دوڑ لگا دی۔ حالانکہ اس نوجوان کا یہ کہ چوہان کا وہ تھا لیکن جولیہ اس کی آواز پہچانتی تھی اس سے وہ سمجھ گئی کہ چوہان میک اپ میں ہے۔ وہ دوڑتی ہوئی اس کے پاس پہنچی۔

جلدی آتے۔ یہاں ہر طرف ہی لوگ پھیلے ہوئے ہیں۔
چوہان نے کہا اور پھر وہ شیلوں کی آڑ لے کر ایک طرف کودوڑنے لگا۔ جولیہ اس کے پیچھے تھی۔

کچھ لمحوں بعد چوہان دوڑتے دوڑتے ٹھٹھک گیا۔ جولیہ بھی اس کے پیچھے رک گئی۔

آخر چوہان نے دیے لہجے میں کہا۔ اور پھر جولیہ کا ماتھ

پکڑ کر اس نے ایک لخت ایک چٹان کے پیچھے چھلانگ لگا دی۔ اُسی لمحے گولیوں کی بوچھاڑ سی ہوئی لیکن وہ دونوں اس کی زد میں آنے سے بچ نکلے۔ اور پھر چوہان کے ماتھے میں موجود ریوا لور نے شعلہ انگا اور ایک ٹیلے کی سائیڈ سے بیخ بلند ہوئی۔

"آئیے۔" چوہان نے کہا اور ایک بار پھر تیزی سے دوڑ پڑا۔ چند ہی لمحوں بعد وہ ایک بڑے ٹیلے کے پیچھے پہنچ گئے۔ یہاں ایک موٹر سائیکل موجود تھا۔ چوہان اچھل کر اس کی سیٹ پر بیٹھا تو جولیاء نے پچھلی نشست پر چھلانگ لگا دی۔

دوسرے لمحے موٹر سائیکل کا انجن سٹارٹ ہوا اور وہ تیزی سے آگے دوڑنے لگا۔ چوہان مختلف ٹیلوں کے پیچھے سے دوڑتا ہوا تھوڑی دیر بعد ایک کچی سڑک پر پہنچ گیا۔ یہاں پہنچتے ہی موٹر سائیکل کی رفتار بے حد تیز ہو گئی۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ شہر کی طرف جانے والی پختہ سڑک پر پہنچ چکے تھے۔ اور چوہان اور جولیاء دونوں نے پختہ سڑک پر پہنچتے ہی اطمینان کا سانس لیا۔ اب موٹر سائیکل ہوا پر سپیڈ سے آگے بڑھ رہی تھی۔

"تم یہاں کیسے پہنچ گئے چوہان؟" جولیاء نے پوچھا۔

"مجھے یقین تھا کہ آپ ایسی دیاں جانتے گی۔ اس لئے میں کسی بھی صورت حال سے نمٹنے کے لئے دیاں گیا۔ دیاں جا کر میں نے محسوس کیا کہ دیاں بظاہر ہر طرف خاموشی ہے۔ لیکن کافی لوگ مختلف ٹیلوں کے پیچھے چھپے ہوئے ہیں۔ آپ مجھے کہیں نظر نہ آئیں تو میں ایک ٹیلے کے پیچھے چھپ کر ان کی پرہ داری کے نظام کا جائزہ

لے لگا۔ مجھے ان کے خفیہ اڈے کے کسی دروازے کی تلاش تھی۔ لیکن پھر اچانک میں نے ایک چٹان کو کھسکے اور اس میں سے آپ کو باہر نکلتے دیکھا۔ اُسی لمحے تین افراد نے آپ کو گھرا لیا۔ میں چونکہ بالکل ہی قریب تھا۔ اس لئے میں نے ان پر فائر کھول دیا۔ اس کے بعد کے حالات آپ جانتی ہیں۔ ویسے آپ اندر کیسے پہنچ گئیں؟ میں نے موٹر سائیکل چلاتے ہوئے سڑک جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا کہ پہلے اندر کا حال کیسی چیک کر لوں کیونکہ زیادہ افراد بعض اوقات وہ کام نہیں کر سکتے جو ایسا فر دکر گزرتا ہے۔ عمران کی کامیابی کا بھی ناز بھی ہے کہ وہ زیادہ تر کام اکیلے ہی سرانجام دیتا ہے۔ بہر حال یہ سچ ہے کہ کامیاب رہا ہے۔ میں نے ان کا اندر دنی دیکھ لیا ہے۔ اب ہم اس پر باقاعدہ منصوبہ بندی سے حملہ کر سکتے ہیں۔" جولیاء نے جواب دیا اور چوہان نے سر ہلا دیا۔

"لیکن اس کے لئے کوئی خاص سی طریقہ کار اختیار کرنا ہوگا۔ ورنہ اس طرح دو چار افراد اس اڈے کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔" چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔ یہ لوگ بے حد طاقتور اور منظم ہیں۔" جولیاء نے کہا۔ اور چوہان نے موٹر سائیکل کا رخ اس سڑک کی طرف موڑ دیا۔ جس پر جولیاء کا فلیٹ تھا۔

"باس — ہمیں ایک فیصد کی بھی امید نہ تھی کہ وہ بندھی ہوئی لڑکی ٹارچنگ سیکشن کے رابرٹ آدراس کے ساتھیوں کو اس طرح مار کر نکل جائے گی" — وکٹر نے سہمے ہوئے بلجے میں کہا۔

"ہمیں امید نہ تھی تو پھر یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ اب یہ سہارا خفیہ اڈہ سیکرٹ سروس کی نظروں میں آ گیا۔ اب وہ یورپی قوت سے اس پر جھپٹیں گے۔ ہو سکتا ہے وہ یہاں ملٹری ایکشن کریں پھر کیا ہو گا۔ ابھی لیبارٹری کا کام ہی مکمل نہیں ہوا۔" — ترمذی نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

وکٹر نے اس بار کوئی جواب نہ دیا وہ خاموش ہو رہا۔ ظاہر ہے وہ کچھ بھی کہنا نہ سکتا تھا۔

سنو — اب ہم سب بین سیکشن میں شفٹ ہو جائیں گے۔ یہ پوڈائنٹ کو مکمل طور پر تباہ کر دو۔ مکمل طور پر۔ سہرا ستہ بند کر دو۔ ہر مشین کو بین سیکشن میں تبدیل کر دو۔ زیادہ سے زیادہ دو ہفتوں میں یہ تبدیلی مکمل ہو جانی چاہیے۔" — ترمذی نے دوبارہ نیز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

باس — حکم کی تعمیل ہوگی — وکٹر نے مودبانہ میں کہا۔

سنو — تم خود چار افراد کو لے کر شہر میں پھیل جاؤ۔ اور شش کر دو کہ اس لڑکی جو لیا گئی۔ بلاش گاہ کا پتہ چل جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں وہیں شہر میں ہی الجھا دیا جائے۔

وکٹر دو افراد کے ساتھ سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔ وہ اس وقت چیف باس ترمذی کے خاص کمرے میں موجود تھا۔ ترمذی کی حالت دیکھنے والی تھی۔ وہ زخمی شیر کی طرح کمرے میں ٹپل رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ گیا تھا۔ وکٹر نے اُسے اس لڑکی کے نکل جانے اور نو افراد کے مارے جانے کی تفصیلات بتائی تھیں۔

"اب یہ حالت رہ گئی ہے یاور لینڈ کی۔ کہ ایک عورت اڈے میں داخل ہوتی ہے۔ چار قوی ہیکل افراد کو ہتے ہاتھوں ختم کرتی ہے۔ دو افراد کو اور مارتی ہے اور باہر نکل جاتی ہے۔ ادر دیاں تین افراد مارے جاتے ہیں اور پھر اس کا پتہ نہیں چلتا کہ وہ کہاں گئی۔ اور جب کہ وہ بندھی ہوئی تھی۔ یہ ہے کار کمرہ دگی۔ لعنت ہے اس کار کمرہ دگی پر۔" — ترمذی نے ان کی طرف مڑتے ہوئے چیخ کر کہا۔

ترمذی نے کہا۔

"مجھے ایک آدمی سے اس موٹر سائیکل کے نمبر کے متعلق اطلاع مل گئی ہے میں نے اس کے نمبر کے ذریعے کام کو آگے بڑھایا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس طرح میں مطلوبہ افراد تک پہنچ جاؤں گا۔ ایک بار مجھے ان مطلوبہ افراد کا علم ہو جائے تو میں انہیں پاتال سے بھی گھسیٹ لڈوں گا۔" وکٹر نے کہا۔
 "اور کسے۔۔۔ جادو میں جلد از جلد کامیابی کی خبر سننا چاہتا ہوں۔" ترمذی نے کہا۔

ادو وکٹر سر ملاتا ہوا ان دو افراد سمیت مڑکے کمرے سے باہر آگیا۔ اس نے ان دونوں افراد کو زید پوائنٹ کو خالی کرنے اور تباہ کرنے کے متعلق ہدایات دیں۔ اور خود تیز قدم اٹھاتا ایک رہبراری میں سے گزرتا ہوا ایک لفٹ تک پہنچا۔ چند لمحوں بعد لفٹ نے اسے اوپر کیمیکل فیکٹری کے ایک خصوصی کمرے میں پہنچا دیا۔ وکٹر اس کیمیکل فیکٹری کا انچارج تھا۔ یہاں اس کا مینک اپ دوسرا تھا۔ ریڈ پادری کی لیبارٹری اس کیمیکل فیکٹری سے کافی دور زید زمین بنانی جا رہی تھی۔ ترمذی نے خاصی ذہانت سے کام لیا تھا۔ مشینری اور ہنرمند افراد کو یہاں سے آنے اور ان کی موجودگی کا جواز یہ کہنے کے لئے اس نے پہلے ایک کیمیکل فیکٹری کی تنصیب کا پرمٹ حاصل کیا۔ اور پھر زمین کے اوپر تو کیمیکل فیکٹری کا کام سمست ہوئی سے شروع ہو گیا لیکن وہاں سے کافی دور مٹ کر جدید ترین مشینوں کی مدد سے زید زمین

ریڈ پادری کی جدید ترین لیبارٹری کی تکمیل کا کام شروع کر دیا گیا۔

ٹارچنگ کے لئے دو اور سیکشن بنائے گئے تھے۔ ایک کیمیکل فیکٹری کے بالکل مخالف سمت میں آرگن لیبارٹری کے نیچے عدائے میں ایک چھوٹا سا سیکشن زید پوائنٹ تعمیر کیا گیا تھا تاکہ اگر یہاں کی سیکرٹ سروس کو کوئی شک و شبہ بھی ہو۔ تو وہ اسی سیکشن میں چھپتے پھریں۔ کیمیکل فیکٹری کے نیچے زید پوائنٹ سے بالکل مٹ کر نین سیکشن تعمیر کیا گیا تھا۔ لیکن اس سیکشن کا بھی ریڈ پادری لیبارٹری سے قطعا کوئی تعلق نہ تھا۔ ریڈ پادری لیبارٹری سب سے علیحدہ تھی۔ اور کہاں تھی اور کیسی تھی اس کا علم کوئی بھی نہ تھا۔ کیونکہ اس لیبارٹری کے گرد انتہائی جدید ترین سائنسی آلات کا نام قائم کیا گیا تھا۔ اور اس پوری لیبارٹری کی تعمیر مشینی سان کمرے سے تھی۔ صرف چند مخصوص انسان جو صرف مسد ان تھے۔ وہ اندر موجود تھے۔ اور وہ بھی جیسے سے لیبارٹری کے اندر گئے تھے اس کے بعد باہر نہ آتے تھے۔ صرف اس سے ترمذی دیاں جاتا اور آتا تھا۔ کس طرح جاتا تھا اس کا علم کسی کو نہ تھا۔ چیف باس ترمذی کے خاص کمرے کے باہر جب جلتا رہتا تھا۔ اگر بلب سرخ رنگ کا ہو تو اس کا مطلب تھا چیف باس موجود نہیں ہے۔ اور جب چیف باس موجود ہے تو بلب سرخ رنگ کا ہو جاتا۔

وکٹر نے اپنے خاص کمرے میں پہنچتے ہی سب سے پہلے الماری سے ایک ماسک نکال کر پہنا اور پھر اسے دونوں ہاتھوں سے

تھپتھپا کر ایڈجسٹ کیا۔ اس طرح اس کا چہرہ ادب بالوں کے رنگ کا انداز سب ہی کچھ بدل گیا۔ صرف قدم قامت اور لباس وہی رہ گیا تھا۔

گھرے میں موجود میز کے پیچھے کسی پر بیٹھ کر اس نے میز کی دروازہ کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا سگاری باکس نکال کر باہر رکھا۔ اور پھر اس سگاری باکس کو الٹا کر کے جب اس نے اسے ایک کونے سے دبایا تو سگاری باکس کی سائٹ سے ایک ایریل سا بائرنکل آیا۔ اور اس کی سطح پر چھوٹے چھوٹے کسی بٹن نظر آنے لگے۔ وکٹر نے ایریل کیخبر کمر ادب کیا اور پھر دو تین بٹن دبائے۔ سگاری باکس سے ٹرانسمیٹر کی مخصوص آوازوں ٹول نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ دی۔ ون کالنگ اور۔۔۔" وکٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔۔۔ نی۔ ون اسٹنڈنگ اور۔۔۔" چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"موٹر سائیکل کے بارے میں رپورٹ دو اور۔۔۔" وکٹر نے پوچھا۔

"باس۔۔۔ موٹر سائیکل کی نمبر پلیٹ جعلی تھی۔ اس نمبر کی کوئی رجسٹریشن موجود نہیں ہے۔ البتہ میرے گروپ کے ایک آدمی نے اس موٹر سائیکل کا کھوج نکال لیا ہے۔ ابھی چند لمحے پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ موٹر سائیکل ایک ریاستی اسکوائر ملٹن اسکوائر کی پارکنگ میں موجود ہے۔ لیکن یہ پارکنگ بہت وسیع ہے یہاں

کم زخم ایک سو کے قریب موٹر سائیکل اور دوسری گاڑیاں موجود ہیں اس لئے میں نے گروپ کو نگرانی کا حکم دے دیا ہے۔ تاکہ اس موٹر سائیکل کا مالک جیسے ہی اسے باہر لے آئے گا ہم اسے گھر لے آئیں گے اور۔۔۔" نی۔ ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

گھر۔۔۔ تم ایسا کرو کہ اسے اغوا کر کے پوائنٹ ایون پر لے آؤ۔ میں دو ماہ پہنچ رہا ہوں۔ اب ہمارا اڈہ بھی پوائنٹ ایون ہو گا۔ نیکو۔۔۔ اسٹنٹ کو مکمل طور پر پکڑ کر دیا گیا ہے اور۔۔۔" وکٹر نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے باس اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا کہ وکٹر نے ادب یاختر آل کھہر کو بٹن دوبارہ دبائے اور پھر ایریل دوبارہ اس کے اندر گھر کے اس نے باکس کو اکٹھا کر جیب میں ڈالا۔ اور پھر میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا۔۔۔ سیور اکٹھا کر اس نے اپنے اس اسٹنٹ ماڈل کو تفصیلی ہدایات دینی شروع کر دیں۔ کیونکہ اس نے خود شہر میں اس وقت تک منتقل ہونے کا قصد کر لیا تھا۔ جب تک وہ اس سیکرٹ سروس گروپ کو خبر نہ کر لیتا۔

ہدایات دینے کے بعد وہ اکٹھا اور پھر قہور می دیہ بعد کیمیکل سروس کے گیٹ سے اس کی پمپائوٹ کار باہر نکل آئی۔ یہ کار اس کے ایک اور نام سے رجسٹرڈ تھی۔ شہر کے قریب پہنچنے پر اس نے کار ایک سائڈ پور کی اور پھر اس نے عقب نما آئینے دیکھتے ہوئے ماسک کو مختلف انداز میں تھپتھپانا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد جب اس نے ہاتھ روکے تو اس کے نقوش یکسر بدل
 چکے تھے۔ وہ واقعی میک اپ کا ماہر تھا۔ اس نے ایک نظر اپنے
 میں ڈالی۔ اور پھر اطمینان سے کار آگے بڑھا دی۔ اب وہ
 ایک غیر ملکی تاجر اسمتھ جانسن کے روپ میں آچکا تھا۔ اسمتھ
 جانسن اینڈ کمپنی کا بیجنگ ڈائریکٹر جو چائے کی درآمد کرنے والی
 مشہور کمپنی تھی۔ اور جس کا دفتر انصاف بازار میں تھا اور رہائش
 گاہ ماڈل کالونی میں تھی۔ اس کی کار اب تیزی سے ماڈل کالونی کی
 طرف بڑھی جا رہی تھی۔

جسٹس نے جولیا کو جب اس کے فلیٹ کے سامنے
 پہنچا تو جولیا نے اس سے بتایا کہ وہ سر سلطان سے بات چیت
 کرنے کے بعد اپنے تمام ساتھیوں کو کال کر کے ایک متفقہ لائحہ
 عمل طے کرنے کے لئے میٹنگ بلائے گی اس لئے وہ اپنے
 فلیٹ میں ہی رہے۔

جب ایسا کریں کہ مجھے بتادیں کہ یہ میٹنگ کہاں ہوگی تاکہ میں
 بھی ساتھیوں کو وہاں اکٹھا کر لوں۔ اس دوران آپ سر سلطان
 سے ضروری بات چیت کر لیں۔ اس طرح وقت ضائع نہیں
 ہوگا۔

جیسے ہی یہ بات ہوئی کہ سب کو اپنے فلیٹ میں بلا لو۔ میں
 اسے سچ جانتی تھی۔ جولیا نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی
 ہے فلیٹ کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

ڈاٹ کام

چوہان موٹر سائیکل دوڑاتا اپنے فلیٹ کے سامنے پہنچا اور اس نے موٹر سائیکل اسکوٹر کی پارکنگ میں کھڑی کر دی۔ کیونکہ اس کا خیال تھا کہ اب وہ کار کی بجائے آئندہ یہی موٹر سائیکل استعمال کرے گا۔ اور خود وہ لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر موجود

اپنے فلیٹ میں پہنچ گیا۔

وہ فلیٹ کا دروازہ کھول کر بھی اندر داخل ہی ہوا تھا کہ میز پر بیٹھ کر ہونے والی فون کی گفتگو سنا لی۔ چوہان نے آگے بڑھ کر دیکھا تو

”یس“ چوہان نے مختصر لفظ بولتے ہوئے کہا۔

”چوہان“ میں صدیقی بول رہا ہوں۔ تم کہاں غائب ہو گئے تھے۔ میں کئی بار ثرائی کر چکا ہوں۔“ صدیقی نے کہا۔

”اوہ۔۔۔“ مشن پر گیا تھا۔ میری توقع کے عین مطابق میں جولیا

ایکلی ویاں پہنچ گئیں۔ لیکن وہ شاید مجھ سے پہلے ویاں پہنچی تھی۔ اس

لئے گرفتار کر کے اڈے کے اندر اسے لے جایا گیا۔ میں بعد میں

ویاں پہنچا اور اسے تلاش کرتا رہا۔۔۔ ویاں کافی مسلح لوگ مختلف

ٹیلوں کی آڑ میں بہرہ ور رہے تھے۔ پھر اچانک ایک جٹان مٹی

احد اس میں سے جولیا باہر آ گئی۔ لیکن اس پر تین افراد چھل گئے۔ میں

قریب ہی موجود تھا۔۔۔ میں ان تینوں کو ختم کر کے میں جولیا کو

ویاں سے نکال لایا۔ ادب اب میں جولیا نے حکم دیا ہے کہ سب

ساتھی میرے فلیٹ پر پہنچ جائیں۔ وہ سر سلطان سے کوئی ضروری

باتیں کر کے خود بھی یہاں آئے گی۔ ادب اس کے بعد سب مل

کر آئندہ کالا کارڈ عمل طے کریں گے۔“ چوہان نے صدیقی کو

تھیل بتاتے ہوئے کہا۔

”میں جولیا نے اندر کیا دیکھا تھا اور وہ کس طرح باہر آ گئیں“

صدیقی نے پوچھا۔

”اب اس کی تفصیلات تو میں جولیا خود ہی بتائیں گی۔ بہر حال تم

وفاقیوں کو لے کر میرے فلیٹ پہنچ جاؤ۔“ چوہان نے

کہا۔ اور دوسری طرف سے ادب کے الفاظ سن کر اس نے

سیدور کھ دیا۔

پھر باقہ دم میں جا کر اس نے اپنا میک اپ صاف کیا۔

”وہاں کمرے میں آ گیا۔ اس نے الیکٹرک کیتلی میں پانی بھر کر

اس کا پیگ لگا دیا تاکہ ساتھیوں کے لئے چائے تیار کر سکے۔

تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے سارے ساتھی فلیٹ پر

پہنچ گئے۔

”تلبے کوئی معرکہ مار آئے ہو۔“ خاور نے اندر آتے ہی

پوچھا۔

”معرکہ کیا مارا ہے بس ابھی تو یا تھ پیر مار رہا ہوں۔“

چوہان نے ہنستے ہوئے کہا اور باقی ساتھی بھی ہنس پڑے۔

یاد دینے ایک بات ہے۔ عمران اور ایکٹو کے بغیر تو ہم بیکار

تھے۔ یہ چیزیں گئے ہیں۔ کسی چیز کا کوئی مہر پیری سمجھ میں نہیں آتا۔“

خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بھئی۔۔۔ میں خود عمران کی کھی شدت سے محسوس کر رہا ہوں۔ اب

دیکھو۔ ایک ٹارگٹ ہمارے سامنے ہے۔ مجرم بھی سامنے ہیں۔ لیکن کوئی طریقہ کار سمجھ میں نہیں آ رہا۔ مس جولیا بھی بے چارہ سی کٹی تینگ کی طرح ادھر ادھر ڈھونڈتی پھر رہی ہے۔ اور ہم بھی۔۔۔ چوہان نے کہا۔ اور باقی سب نے سر ہلا دیئے۔

اُسی لمحے کال سیل کی آواز سنائی دی۔ اور چوہان نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر جولیا موجود تھی۔

”اُدھر مس جولیا۔ ابھی ہم ہی باتیں کر رہے تھے کہ ایکسٹو اور عمران کے بغیر ہم خالی خالی سے لگ رہے ہیں۔“ چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ہاں واقعی۔ مجھے خود یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ہمارے سروں سے چھت بٹ گئی ہو۔ مطلب ہے جیسے ہم غیر محفوظ ہو گئے ہوں۔“ جولیا نے کہا۔

”بالکل بالکل۔ یہ بہترین ترجمانی ہے ہم سب کے احساسات کی۔ سب نے ہنستے ہوئے کہا اور جولیا ایک خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔

چوہان نے چائے کی پیالیاں ان سب کے سامنے رکھ دیں۔ اُدھر جولیا نے اڈے کے اندر جانے سے باز آنے تک تمام تفصیلات سنا لیں۔

”ادھر۔ بے حد خطرناک سچو کشن میں پھنس گئی تھیں آپ۔“ سب ساقیوں نے ٹارگٹ سیکشن کے چار قومی ہیکل افراد کے بارے میں سنتے ہی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن تمہیں پتہ ہے کہ مجھے اس قدر پریشانی نہ ہوئی۔ اس

تے کہ اس اڈے کے اندر داخل ہونے سے لے کر آخر تک میں نے اپنے آپ کو ذہنی طور پر عمران کا روپ سمجھ لیا تھا۔ اور یقین کر دیا ایک عجیب سی خود اعتمادی میرے اندر وجود میں آ گئی تھی۔“ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سب نے بے اعتدال اثبات میں سر جھکا دیا۔

اب آپ نے اڈہ بھی دیکھ لیا۔ اب کیا پروگرام ہے۔ اس اڈے کا حاتمہ کیسے کیا جائے۔“ صدیقی نے پوچھا۔

میں نے سر سلطان سے بات کی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں فوج کو استعمال کیا جائے تاکہ مجرم فرار نہ ہو سکیں۔ لیکن میں نے انہیں فی الحال منع کر دیا ہے کیونکہ میرا خیال ہے۔ پہلے آپ لوگوں سے مشورہ کر لوں۔“ جولیا نے کہا۔

”مس جولیا۔ آپ بطور ایکسٹو کام کر رہی ہیں۔ ادا ایکسٹو ایسے مشنر نو دنیا تھے۔ اس نے کبھی فوج کا سہارا نہیں لیا۔ اب اگر آپ فوج کا سہارا لیں گے تو ہو سکتا ہے کل ایکسٹو اس بات پر ناراض ہو جائے۔“ خاور نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے۔ لیکن اب ہم چند افراد اس اڈے کو سے تباہ کریں۔ ایک تو صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ہم سب اندر جا لیں اور خود اسے تباہ کر کے آجائیں۔ لیکن اڈے کو جس جدید انداز میں کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ اتنی آسانی سے نہیں ہو گا۔“ جولیا نے کہا۔

میری ایک اور تجویز ہے مس جولیا۔ ہم اس کمیکل فیکٹری

بانی کا شور باقہ روم میں گونجتا رہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک جھوٹا سا چپٹا سا باکس نکالا اور اس کے کونے میں لگے ہوئے جی کو دبایا تو باکس کے اوپر موجود ایک جھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے لگے۔
 لگا۔ غیر ملکی نوجوان نے دانش بین کی پوری رفتار سے بہتی ہوئی ٹونٹی کے ساتھ باکس کو رکھ کر اس پر چہرہ جھکا لیا۔

”میلو میلو۔۔۔ فریڈی کا لنگ باس اور۔۔۔ وہ بار بار اور مسلسل یہ فقرہ دہرائے چلا جا رہا تھا۔

یس۔۔۔ دی ون اسٹینگ یا اور۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بھاری آواز گونجی اور مسلسل جلتا بجھتا ہوا بلب اب مسلسل جلنے لگا۔

باس۔۔۔ میں میں اسکو ارمیں موٹر سائیکل کی نگرانی کر رہا ہوں۔ ابھی ابھی ایک کار آکر رکی ہے۔ اس میں سے وہی لڑکی نکل کر اوپر رہائشی علاقے میں گئی ہے۔ جو زیرو پوائنٹ سے نکل بھاگنے میں کامیاب ہو گئی تھی میں اسے پہچانتا ہوں اور۔۔۔ فریڈی نے تیز لہجے میں کہا۔
 اور۔۔۔ وہ کہاں گئی ہے۔ کیا اس کا ٹھکانہ معلوم کیا ہے اور۔۔۔

دوسری طرف سے تیز لہجے میں پوچھا گیا۔
 ”وہ سر اوپر کہیں رہائشی فلیٹ میں گئی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ وہ اسی موٹر سائیکل والے کے پاس گئی ہوگی۔ کیونکہ وہ دونوں ساتھی ہیں اور۔۔۔ فریڈی نے جواب دیا۔

”اوہ۔۔۔ دیر ہی گزے۔ واقعی ایسا ہوگا۔ تم وہاں اکیلے ہو یا اور کوئی ساتھی بھی ہے اور۔۔۔ دی ون نے جو دراصل وکٹر تھا پوچھا۔

کار پارکنگ میں آتے ہی ایک طرف کھڑا کھیل غیر ملکی نوجوان کھفت چونک پڑا۔ اس کی تیز نظریں کاریں سے اترنے والی غیر ملکی لڑکی پر جمی ہوئی تھیں۔ غیر ملکی لڑکی کار سے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتی اسکوائر کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ چونکہ اسکوائر کے نیچے جیل میں شور دم وغیرہ بنے ہوئے تھے۔ اس لئے مین گیٹ میں آنے والوں کا خاصا دلچسپی تھا۔

غیر ملکی نوجوان جو شکل صورت سے کوئی سیاح لگ رہا تھا۔ تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی متلاشی نظریں کار سے اترنے والی غیر ملکی لڑکی کو تلاش کر رہی تھیں۔ لیکن نیچے حصے میں پوٹا ٹپ بنے ہوئے شور دمز کے سامنے موجود گاہکوں کی کثیر تعداد میں اسے وہ غیر ملکی لڑکی نظر نہ آئی تو وہ ایک کونے میں بنے ہوئے باقہ رومز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک باقہ روم میں داخل ہو کر دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر واش بین کی ٹونٹی کو پوری طرح کھول دیا۔ تاکہ

"ہومز موجود ہے وہ ایک طرف کھڑی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا ہے تاکہ بروقت تعاقب کیا جاسکے اور"۔ فریڈی نے جواب دیا۔

"اور کے۔۔۔ اگر یہ دونوں اکٹھے نکلیں تو تم دونوں ان کی نگرانی کرو گے۔ اور اگر علیحدہ علیحدہ ہوں تو علیحدہ علیحدہ نگرانی کرو گے اور پھر ان کی رہائش گاہوں کا پتہ کر کے مجھے کال کرو گے۔ نگرانی اور تعاقب انتہائی احتیاط سے کرنا۔ یہ خاصے خبردار اور چوکیمان لوگ ہیں اور"۔

وہی دن نے کہا۔
 "میں باس۔۔۔ ایسا ہی ہوگا اور"۔ فریڈی نے سہرلاتے ہوئے جواب دیا۔
 "اور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور فریڈی نے بٹن آف کر کے بائیں کو واپس جیب میں ڈالا اور پھر ٹوٹی بند کر کے وہ ہاتھ روم کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اُسی لمحے اُسے خیال آیا کہ کہیں اس دوران وہ دونوں چلے نہ گئے ہوں۔ لیکن پارکنگ میں پہنچ کر اس نے اطمینان کا طویل سانس لیا کیونکہ موٹر سائیکل اور کار دونوں ہی موجود تھے۔

فریڈی تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ سے باہر نکل کر اس طرف کو بڑھا جہاں ہومز کی کار موجود تھی۔ ہومز ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا۔ فریڈی نے اُسے اس غیر ملکی لڑکی کی کار اور اس غیر ملکی لڑکی کے متعلق تفصیلات بتا کر باس کی ہدایات بتائیں۔
 "لیکن فریڈی میں اگر اس لڑکی کے پیچھے گیا۔ تو تم اس موٹر سائیکل سوار

کا تعاقب کس طرح کرو گے تمہارے پاس تو سواری نہیں ہے۔ ہومز نے کہا۔

میں نے ایک موٹر سائیکل ٹاڈ لیا ہے۔ وہ لاک نہیں کیا گیا۔ میں اسے اٹھا لوں گا۔ تم بہر حال اس لڑکی کا تعاقب انتہائی احتیاط سے کرو۔ فریڈی نے کہا۔ اور ہومز کے سر ہلانے پر وہ واپس پارکنگ کی طرف مڑ گیا۔

ابھی وہ پارکنگ میں داخل ہی ہوا تھا کہ اس نے اس غیر ملکی لڑکی کو جیب سے بیٹھے ہوئے دیکھا اور چند لمحوں بعد اس لڑکی کی کار پارکنگ سے باہر نکل کر سڑک پر مڑ گئی۔ فریڈی نے ہاتھ لہرا کر ہومز کو اشارہ کیا۔ ہومز کی کار بھی ایک جھپٹے سے آگے بڑھی اور لڑکی کی کار کے پیچھے چلتی ہوئی لڑکی کے اُرد پام میں شامل ہو گئی۔

فریڈی واپس مڑا اور اس موٹر سائیکل کے قریب جا کر رک گیا جسے وہ بوقت ضرورت استعمال کرنے کا ارادہ کر چکا تھا۔ اس کی نظریں البتہ اس موٹر سائیکل پر جمی ہوئی تھیں جس کے مالک کا اُسے ابھی تک علم نہ تھا۔

تقریباً دس منٹ بعد اس نے ایک لمبے تڑگے نوجوان کو اس موٹر سائیکل کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو وہ چونک پڑا۔ نوجوان اس موٹر سائیکل پر بیٹھا۔۔۔ اور دوسرے لمحے موٹر سائیکل بیرونی گیٹ کے پاس کر کے دائیں طرف کو مڑ گئی۔

فریڈی۔۔۔ اس کے باہر نکلتے ہی پہلی کی سی تیزی سے اپنی تاڑھی ہوئی موٹر سائیکل کی طرف لپکا۔ بڑھی پھرتی سے جیب سے ایک تار سا

نکل کر اس کے سوئیچ میں لگا کر گھمایا تو نوٹریل کی بی جلی اٹھی۔ اور پھر ایک ہی لگ سے انجن جاگ اٹھا۔ اور فریڈی موٹر سائیکل کو ایک جھٹکے سے دوڑاتا ہوا بیردنی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ بڑے با اعتماد انداز میں موٹر سائیکل پر بیٹھا تھا تاکہ پارکنگ کے پاس کھڑا ہوا چوکیدار مشکوک نہ ہو سکے۔ ویسے بھی چوکیدار اس وقت کسی آدمی سے باتوں میں مصروف تھا۔ اس لئے وہ فریڈی کی طرف متوجہ ہی نہ ہوا تھا۔ فریڈی مین گیٹ سے نکل کر اس طرف کو مڑ گیا جہاں پہلا موٹر سائیکل گیا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس نے آگے جاتا ہوا موٹر سائیکل جب تک گولیا۔

مختلف چوکوں سے مڑنے کے بعد آگے جانے والا موٹر سائیکل ایک کیفے کے سامنے رکا اور پھر نوجوان نیچے اتر کر تیز قدم اٹھاتا کیفے کے اندر داخل ہو گیا۔ نوجوان نے موٹر سائیکل جس انداز سے شیڈ کیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ جلد ہی واپس آنے گا۔ اس لئے فریڈی نے موٹر سائیکل ایک سائیڈ پر پارک کی لیکن وہ نیچے نہ اترا۔ اور پھر اس کی توقع کے عین مطابق نوجوان کیفے سے باہر آیا۔ اور

موٹر سائیکل پر بیٹھ کر ایک بار دھڑا گے بڑھ گیا۔ فریڈی نے بھی موٹر سائیکل آگے بڑھا دیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد اسے الجھن سی محسوس ہونے لگی۔ کیونکہ آگے جانے والا نوجوان خواہ مخواہ مختلف سڑکوں پر موٹر سائیکل دوڑائے چلا جا رہا تھا۔ اس کے انداز سے محسوس ہونے لگا تھا۔

جیسے اس کی کوئی منزل مقصود ہی نہ ہو اور وہ صرف ادارہ گردی کرتا پھر رہا ہو۔ فریڈی کو احساس ہونے لگا کہ شاید آگے جانے والا نوجوان تعاقب

سے باخبر ہو گیا ہے۔ لیکن آگے جانے والے کا انداز قطعاً ایسا نہ تھا۔ کہ جس سے ذرہ برابر بھی پتہ چلتا کہ وہ واقعی تعاقب کا احساس کرنے لگے ہے۔ یہ نتیجہ تو فریڈی نے اس کے خواہ مخواہ سڑکوں پر چکرانے کی وجہ سے نکالا تھا۔

اسی لمحے نوجوان کا موٹر سائیکل ایک ایسی سڑک پر مڑ گیا جس پر وہ پہلے سے نہیں گزرتا تھا۔ فریڈی نے سوچا کہ اس سڑک پر اگر نوجوان کو روک کر اغوا کر لیا جائے تو کم از کم اس ادارہ گردی سے فائدہ مل سکتی ہے۔ چنانچہ اس نے ایک سخت موٹر سائیکل کی سائیر کر دی۔ لیکن ابھی وہ آگے جاتے والے موٹر سائیکل کے

پچھا تھا کہ اچانک گولی تلے کا دھماکا ہوا اور دوسرے لمحے نوجوان محسوس ہوا جیسے موٹر سائیکل اس کے نیچے سے نکل گیا ہو۔ وہ کسی سوئی پٹنگ کی طرح فضا میں لہراتا پھر رہا ہو۔ یہ احساس صحت چند لمحوں کے لئے ہوا۔ اس کے بعد وہ ایک زوردار دھماکے سے سڑک کی سائیڈ پر گرا اور اس کے ذہن پر ایک لمحے کے لئے ہر شے کا شمارے ناپے اور پھر گھپ اندھیرا چھا گیا۔

پھر جسم میں پھیلنے والی تکلیف کی تیز لہر کی وجہ سے اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور اس نے کراہ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر اُسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم حرکت کرنے سے معذور ہے۔ ایک لمحے کے بعد اس کی آنکھوں کے سامنے گہری دھند سی چھائی رہی۔ پھر آہستہ سے منظر صاف ہوتا گیا۔ اُسے ایک بڑا کمرہ نظر آیا جس میں وہ ایک بیخ رہا ہو۔ فریڈی کو احساس ہونے لگا کہ شاید آگے جانے والا نوجوان تعاقب

منسلک تھیں۔ بندھا ہوا تھا۔ صرف اس کا سر اور گردن حرکت کر سکتے تھے۔ اس نے تیزی سے نظریں گھماتیں اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ اس کے ساتھ ہی ایک اور بچہ ہومز اسی طرح بندھا ہوا پڑا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔

”ہونہ۔۔۔ تو ہومز بھی قابو آ گیا۔ اس کا مطلب ہے یہ واقعی ضرورت سے زیادہ سی ہوشیار ثابت ہوئے ہیں۔“ فریڈی نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن کافی جدوجہد کے باوجود اس کا جسم ذرا سا بھی حرکت نہ کر سکا تو اس نے یہ جدوجہد ترک کر دی۔ ہومز اسی طرح بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے سر سے خون جما ہوا تھا اور ایک گومر سا بھرا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔

گھرے میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا۔

”ہومز۔۔۔ ہومز۔۔۔ ہوش میں آؤ۔“ فریڈی نے بے ہوش میں پوچھا۔

گھرے کو خالی دیکھتے ہوئے چیخ چیخ کر ہومز کو پکارنا شروع کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی ہومز کی بند آنکھوں میں تھڑ تھڑاہٹ سی ہونے لگی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

”ہومز۔۔۔ ہوش میں آؤ۔ میں فریڈی ہوں۔“ فریڈی نے کہا۔

اُسے ایک بار پھر پکار کر کہا۔

اور ہومز نے کراہتے ہوئے اپنا سر فریڈی کی طرف گھمایا اس پر ہومز نے ٹوٹے الفاظ میں رک رک کر کہا۔

منسلک تھیں۔ بندھا ہوا تھا۔ صرف اس کا سر اور گردن حرکت کر سکتے تھے۔ اس نے تیزی سے نظریں گھماتیں اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ اس کے ساتھ ہی ایک اور بچہ ہومز اسی طرح بندھا ہوا پڑا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔

”ہونہ۔۔۔ تو ہومز بھی قابو آ گیا۔ اس کا مطلب ہے یہ واقعی ضرورت سے زیادہ سی ہوشیار ثابت ہوئے ہیں۔“ فریڈی نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن کافی جدوجہد کے باوجود اس کا جسم ذرا سا بھی حرکت نہ کر سکا تو اس نے یہ جدوجہد ترک کر دی۔ ہومز اسی طرح بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے سر سے خون جما ہوا تھا اور ایک گومر سا بھرا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔

گھرے میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا۔

”ہومز۔۔۔ ہومز۔۔۔ ہوش میں آؤ۔“ فریڈی نے بے ہوش میں پوچھا۔

گھرے کو خالی دیکھتے ہوئے چیخ چیخ کر ہومز کو پکارنا شروع کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی ہومز کی بند آنکھوں میں تھڑ تھڑاہٹ سی ہونے لگی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

”ہومز۔۔۔ ہوش میں آؤ۔ میں فریڈی ہوں۔“ فریڈی نے کہا۔

اُسے ایک بار پھر پکار کر کہا۔

اور ہومز نے کراہتے ہوئے اپنا سر فریڈی کی طرف گھمایا اس پر ہومز نے ٹوٹے الفاظ میں رک رک کر کہا۔

تے گئے۔ جیسے وہ کاغذ کے بنے ہوئے ہوں۔

نہیں ہیں اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ تمہارا تعلق پاؤر لینڈ کے ہے۔ غیہ ملی لڑکی نے آگے بڑھ کر فریڈی اور ہومز سے نہیں ہے۔" — غیہ ملی لڑکی نے آگے بڑھ کر فریڈی اور ہومز سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں تحکم اور سختی نمایاں تھی۔

"نہ معلوم تم کیا کہہ رہی ہو۔ کیسا پاؤر لینڈ۔ ہم تو یہاں کے عام لوگ ہیں۔" — فریڈی نے اپنے لہجے کو سپاٹ رکھنے کی کوشش کی۔

جوانا اور جوزف تم دونوں ایک ایک کو جھنجھال لو۔ تاکہ یہ پہچان سکیں کہ ان کا چیف کون ہے۔ ان کا شہر میں اڈہ کہاں ہے۔

پہاڑی میں ان کے زیر زمین اڈے کی کیا تفصیلات ہیں۔" —

مڑ کر سخت لہجے میں قوی ہیکل جیشیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

اد۔ کے مادام جولیہ۔ یہ ابھی ٹیپ ریکارڈر کی طرح بولنا ہو جائیں گے۔" — جوانا نے سفاکانہ انداز میں منہ تہمتے ہوئے

اور پھر تیزی سے وہ فریڈی کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ بے چارہ تو طوطے کی طرح ابھی بول پڑے گا۔" —

ہومز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"سنو سنو۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ یقین کر دو مجھے۔"

فریڈی نے گہرائے ہوئے انداز میں کہنا شروع کیا ہی تھا کہ جوانا نے

اس کے منہ پر رکھ دیا۔ اور دوسرے لمحے فریڈی کے حلق سے

چخ نکلی۔ اور وہ اس بُری طرح بیخ پر پھڑکنے لگا کہ جیسے اس کے

بہنوں دو بیٹے کا کرنٹ گزرنے لگا ہو۔ جوانا نے صرف انگلیاں

کے ہتھکڑیوں میں ڈال کر ایک زوردار جھجکا دیا تھا اور فریڈی کے

۶۹

”ہمارا باس بی۔ ون ہے۔ اس کا اصل نام الفرڈ ہے جب کہ چیف دی۔ ون ہے۔ اس کا اصل نام وکٹر ہے۔ ہمارا گروپ دس افراد پر مشتمل ہے۔ ہمارا گروپ بی۔ ون گروپ کہلاتا ہے۔ ہمارا تعلق کامبرج ہے۔ ہم پاور لیٹنگ کی ایک ذاتی شاخ ہیں۔ اور ہیڈ کوارٹر کے گروپ چیف باس ٹرنڈی کے براہ راست ماتحت ہیں۔ گریٹ چیف باس یہاں سکوٹی خفیہ لیبارٹری تیار کر رہا ہے۔ ریڈیو کی لیبارٹری۔ ریڈیو انتہائی خوف ناک ہے۔ جب لیبارٹری تیار ہو جائے گی تو ریڈیو ان کی اور چشم زدن میں پاکیشیا کے دانا حکومت کے کرداروں اور خاتمہ ہو جائے گا۔ سب کچھ جلی کر رکھ ہو جائے گا۔ لیکن ہمیں نہیں کہ گریٹ باس یہ لیبارٹری کہاں بنا رہا ہے۔ ہمیں تو کاوشیات سے کیا۔ اور ہم یہاں شہر میں ہیں۔ ہمیں یہاں حکم بھی ملا کہ ہم ایک موٹر سائیکل کے نمبر کی مدد سے اسکے مالک کو تلاش کریں لیکن نمبر جلی تھا۔ اس بعد وہ موٹر سائیکل ہمیں ملش اسکا نمبر کی پانچ گیارہ میں کھڑا نظر آگیا۔ ہم کی نگرانی کر رہے تھے کہ آپ دہاں کا رہائیاں ہیں اس سے پہلے پہاڑی کے ٹیلوں میں پہرہ پر تھا۔ جب آپ نے خفیہ راستے سے ہمیں میں افراد کو قتل کیا اور پھر موٹر سائیکل پر اس آدمی کے ساتھ بھاگ کر نکل کر موٹر سائیکل کا نمبر بھی میں نے دیکھا تھا۔“ فریڈی نے بغیر کے سے سب کچھ بتائے ہوئے کہا۔

”تم نے یہ نہیں بتایا کہ شہر میں تمہارا اڈہ کہاں ہے۔“ جو نے سیٹ لہجے میں پوچھا۔

”ہمیں معلوم نہیں۔ ہم صرف ٹرانسپیرینڈر بالٹھ رکھتے ہیں۔ اور

خفیہ رہائش رکھتے ہیں۔ میری رہائش آلون ہٹل میں ہے۔ اسی طرح ہومز کی رہائش برگنز ہٹل میں ہے۔ ہومز کی کا رہی کر ایہ کی ہے۔“ فریڈی نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہاں آرگن پہاڑی کے اڈے کی پوری تفصیلات بتاؤ۔ پوری تفصیلات کہہ رہی ہوں۔“ جولی نے سکھانہ لہجے میں کہا۔

”ادامہ۔۔۔ یقین کریں ہم کبھی اندر نہیں گئے۔ ہمارے گروپ کی ڈیوٹی صرف باہر ٹیلوں پر رہتی ہے۔“ فریڈی نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں موجود سچائی کا جولی نے بھی احساس کر لیا۔

”چوہان۔“ جولی نے مڑ کر پیچھے کھڑے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہاں میں جویا۔“ چوہان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”ان دونوں کی جیبوں سے جو ٹرانسپیرینڈر نکلے میں وہ کہاں ہیں۔“ جویا نے پوچھا۔

”میری جیب میں ہیں۔“ چوہان نے جواب دیا۔ اور ساتھ ہی جیب سے دونوں باکسز نمائندہ ٹرانسپیرینڈر نکال کر جویا کی طرف بٹھا دیئے۔

دونوں بالکل ایک جیسے ہی تھے۔ اس لئے جویا نے ایک باکس چوہان کے ہاتھ سے لیا۔ اور پھر اسے لے کر وہ فریڈی کی طرف بڑھ گئی۔

”سنو۔ اگر تم واقعی اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو میں اس کا بیٹن دبا کر سے آن کر کے تمہارے منہ کے ساتھ لگا دوں گی۔ تم نے نارمل انداز سے بات کرتے ہوئے اپنے باس کو بتانا ہے کہ تم نے ہمیں پوری طرح گھیر لیا ہے۔ اور ہم سہرے رات کے تیسرے چورہے کے قریب سینما کے

سامنے ایک بڑی عمارت کے اندر گئے ہیں۔ اور تم نے چیک کر لیا ہے۔
کہ عمارت میں اور کوئی نہیں ہے۔ سمجھ لیا تم نے۔۔۔ جولیسا نے
سپاٹ لہجے میں کہا۔

”مس جولیسا اس طرح بات نہیں سنے گی۔ اگر آپ ان کے چہرے کو
ڈریس کرنا چاہتی ہیں تو پھر عمارت بتانے کی بجائے کسی دیران جگہ کا حوالہ
دیں۔۔۔“ جولیسا نے کہا۔

”تم خاموش رہو جولیسا۔۔۔ جولیسا نے تیز لہجے میں کہا اور ایک
بار پھر فریڈی کی طرف مخاطب ہو گئی۔
”تم نے سمجھ لیا۔۔۔ جولیسا نے سخت لہجے میں کہا۔

”ناں میں نے سمجھ لیا ہے۔“ فریڈی نے سر ملاتے ہوئے کہا۔
”اور سنو۔ اگر تم نے کوئی اشارہ دینے یا اسے ہوشیار کرنے کی
کوشش کی تو دوسرے لمحے تمہاری گردن کی ہڈی ٹوٹ چکی ہوگی۔“
جولیسا نے تیز لہجے میں کہا۔

اور فریڈی کے سر ملاتے ہی اس نے مٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے
بکس پر موجود بلب تیزی سے جلنے لگا۔

”میلو مہیلو۔۔۔ فریڈی کا لنگ باس اور۔۔۔“ مٹن دبتے ہی
فریڈی نے بولنا شروع کر دیا۔

”ایس۔۔۔ دی۔ دن انڈنگ اور۔۔۔“ چند لمحوں بعد بکس
میں سے ایک آواز ابھری اور بلب مسلسل جلنے لگا۔

”باس۔۔۔ میں نے ادھو مرنے اس غیر ملکی لڑکی اور اس موٹر سائیکل
دلے نوجوان کا ٹھکانہ ڈھونڈ لیا ہے اور۔۔۔“ فریڈی پورا پورا

تعاون کر رہا تھا کیونکہ جولیسا کے اشارے پر جونا آگے بڑھ کر اس کے
سامنے آکھڑا ہوا تھا۔ اور بات کرتے ہوئے فریڈی ہی جوتی لکڑوں
سے جونا کو دیکھ رہا تھا۔

”تفصیل بتاؤ اور۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز جولیسا پہلے ہی پہچان چکی تھی۔
”ہم دیکھتا جس نے اُسے مار چکا سیکشن میں پہنچایا تھا۔ اور فریڈی نے
جواب میں جولیسا کی بتائی ہوئی سچوشن تفصیل سے بتا دی۔

”وہ قطعہ نما عمارت میں پرانا یاؤس کی پلیٹ لگی ہوئی ہے اور۔۔۔“
وکر نے پوچھا۔

اور جولیسا کے اشارے پر فریڈی نے اثبات میں جواب دے دیا۔
”تم نے اس عمارت کا اندرونی جائزہ لیا ہے اور۔۔۔“ وکر نے
پوچھا۔

”ییس باس۔۔۔ وہاں یہ دونوں اکیسے ہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے
اور۔۔۔“ فریڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم دونوں اس وقت کہاں ہو اور۔۔۔“ وکر نے پوچھا۔

”ہم اس عمارت کے سامنے موجود ہیں اور۔۔۔“ فریڈی نے
جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو۔ میں بی۔ ون کو دوسرے ممبران کے
ساتھ بھیج رہا ہوں۔ تم نے انہیں اغوا کر کے لے آنا ہے۔ اس عمارت
کی مکمل تلاشی لینی ہوگی۔ بی۔ ون تمہیں لیڈ کرے گا۔ اور اینڈ
آل۔۔۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور جولیسا نے جلدی سے مٹن

کر دیا۔
"بی۔ ون کا حلیہ اور قد و قامت بتاؤ۔" جولیانا نے تیز لہجے میں

پوچھا اور فریڈی نے حلیہ بتا دیا۔

"چوہان مہارسی قد و قامت اس ہومز سے ملتی جلتی ہے۔ تم تو اس

کا لباس اتار کر پہنو اور میک اپ کر کے سامنے پہنچ جاؤ۔ یہاں تک کہوں

دینا۔ بی۔ ون جب اپنے ساتھیوں سمیت وہاں آئے تو تم نے انہیں

بتانا ہے کہ فریڈی تم اندر داخل ہو کر دونوں کو بے ہوش کر دیا ہے۔ اس

لئے اب عمارت میں کوئی خطرہ نہیں۔ تم انہیں لے کر اندر آ جانا۔ یہاں ہم

انہیں کور کر لیں گے۔" جولیانا نے تیز لہجے میں کہا۔ اور چوہان نے

اثبات میں سر ہلاتا دیا۔

"اُسی لمحے جوزف کا بازو ایک بار پھر اُٹھ اُڑا اور ہومز کی کینٹینی پر دو دروازے

مکھ پڑا اور ہومز ایک بار پھر بے ہوشی کی دلدہی میں داخل ہو گیا۔

"میں اس کامیک اپ کرتا ہوں۔ تم اس کا لباس اتار کر ڈریسنگ روم

میں لے آؤ تاکہ کام جلد ہی ہو سکے۔" چوہان نے جوزف سے کہا۔

اور خود تیزی سے مرمر کے سیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جوزف نے جلد ہی سے بے ہوش ہومز کے جسم کے گرد بندھی ہوئی

بیلٹس کھولنی شروع کر دیں۔

"تم جا کر لیا کرو گی۔" فریڈی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو۔ اس طرح تم قاتلے میں رہو گے۔" جولیانا نے

اُسے جھڑکتے ہوئے کہا۔ اور فریڈی ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

جوزف ہومز کا لباس اتار کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"جوانا۔ تم اور جوزف بڑی گیلری میں دیکھا ہونے لگے۔

سیرٹھیوں میں رہوں گی۔ ہم نے صرف اس آدمی کو زندہ کر دیا ہے جس کا

حلیہ اس فریڈی نے بتایا ہے۔ باقی افراد کا خاتمہ ضرور ہی ہے سمجھو گے۔

جولیانا نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ییس میڈم۔" جوانا نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اُسے

دراصل جولیانا کی فطرت کا یہ رخ اپنی طبیعت کے عین مطابق سمجھنا پڑا۔

تھانکہ وہ انسانوں کے قتل کا بے دریغ اور انتہائی سردانہانہ حکم دے

رہی تھی۔ ورنہ عمران کی توختی اوج کوشش ہی ہوتی تھی کہ تم سے کم

انسان میں۔

اُسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا اور جولیانا نے اُسے بھی پردہ گرام سمجھا

دیا۔

"اس کا کیا کرنا ہے۔ کہیں یہ عین موقع پر نہ پہنچ پڑے۔" جوزف

نے فریڈی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ میں خاموش رہوں گا۔ بالکل نہیں بولوں گا۔"

فریڈی نے خوف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے۔ اس لئے فی الحال اس کے

متہ میں رومال کٹونس دو۔" جولیانا نے کہا۔ اور جوزف سر ہلاتا ہوا

فریڈی کی طرف بڑھ گیا۔

اُسی لمحے چوہان اندر داخل ہوا۔ وہ نہ صرف ہومز کا لباس پہن چکا

تھا بلکہ اس نے واقعی انتہائی جلدی میں ہومز کا خلاصا اچھا میک اپ

بھی کر لیا تھا۔

”میرا میک اپ ٹھیک ہے۔ اور میں انہیں کہاں لے کر آؤں“
چوہان نے ہومز کے بلے میں کہا۔

”ٹھیک ہے بڑے کمرے میں لے آنا۔ میں نے جوزف اور جونا
کو بتا دیا ہے صرف بی۔ ون کو زندہ رکھا جائے گا۔ باقی کو ختم کر دیا
جائے گا۔“ جوزف اور جونا بڑی گیلری میں ہوں گے اور میں سیڑھیوں
میں۔ اور سنو۔ تہا رہی اداکاری بے داغ ہونی چاہیے۔“
جولیا نے کہا اور چوہان سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکلی گئی۔

ڈاکٹر سوسائٹی

”ہیجے فریڈی کی آواز میں عجیب سا کھوکھلا پن محسوس ہوا
ہے۔“ ڈاکٹر نے میری دوسری طرف پیٹھے ہوئے ایک بھاری
جسم کے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔
”کیا مطلب بائس۔“ کیا کھوکھلا پن۔“ بھاری جسم
والے نے چونک کر پوچھا۔

”اس احساس کی کوئی بظاہر توجیہ تو نہیں کی جاسکتی۔ میں احساس ہی
ہے۔ بہر حال تم چھ آدمیوں کو لے کر وہاں جاؤ ادا ان کو نہ صرف اٹھا
کر یہاں لے آؤ بلکہ تم نے اس عمارت کی مکمل تلاشی بھی لینی ہے۔“
ڈاکٹر نے کہا۔

”ییس بائس۔“ بھاری جسم والے نے کمرے سے اٹھتے ہوئے
کہا۔

”بس انتہائی ہوشیار رہنا۔ میری چھٹی جس کہہ رہی ہے کہ کوئی

ڈاٹ کام

گر بڑا کہیں نہ کہیں ضرور ہے۔ — وکٹر نے کہا۔
 "آپ بے فکر رہیں باس۔ بی۔ ون بہر قسم کی گواہی سنہالنے
 کی طاقت رکھتا ہے۔" بھاری جیم والے نے مسکراتے ہوئے
 کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
 وکٹر بھی اس کے پیچھے اٹھ کر باہر آ گیا۔ یہ خاصی وسیع و عریض
 کوٹھی تھی۔ ایک طرف تین خیراج بنے ہوئے تھے جس کے سامنے
 موجود دو کاروں میں بی۔ ون سمیت چھ افراد سوار ہوئے تھے۔ اور
 پھر وکٹر کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ گیٹ سے باہر نکل گئے۔
 ان کے جانے کے بعد وکٹر تیزی سے ایک گیراج کی طرف بڑھا۔
 جس میں سرخ رنگ کی سپورٹس ماڈل کار کھڑی تھی۔ اس نے اس کا
 دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے دروازہ بند
 کیا اور کار کو باہر نکال لیا۔ گیٹ پر موجود ایک نوجوان نے کار کو باہر
 آتے دیکھ کر گیٹ کھول دیا اور وکٹر نے کار باہر نکالی اور اس کے ساتھ
 ہی اس نے ڈیش بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دیا دیا۔ بٹن دبتے
 ہی ڈیش بورڈ میں موجود ایک چھوٹا سا خانہ کسی سکریں کی طرح روشن ہو
 گیا۔ اور اس سکریں پر بی۔ ون اور اس کے ساتھیوں کی کادیں نظر
 پہنچتی ہوئی نظر آئے تھیں۔
 وکٹر خاموشی سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے رانا یاداس
 کی عمارت دیکھی ہوئی تھی۔ ایک بار وہاں سے گزرتے ہوئے وہ اس
 کی عجیب و غریب طرز تعمیر پر حیران ہوا تھا۔ اس لئے یہ عمارت
 اس کے ذہن میں رہ گئی تھی۔

کار چلاتا ہوا وہ تقریباً دس منٹ بعد اس عمارت کے قریب پہنچ گیا۔
 اس سے چند لمحے پہلے بی۔ ون اور اس کے ساتھیوں کی کادیں وہاں
 پہنچی تھیں۔ — وکٹر نے ڈیش بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو
 بی۔ ون کی آواز سنائی دینے لگی۔
 "ہومز تم۔ فریڈی کہاں ہے۔" بی۔ ون کی آواز سنائی
 دی۔ اور سکریں پر اس نے ہومز کو بی۔ ون کی کار کے قریب پہنچتے
 ہوئے دیکھ لیا تھا۔
 "باس۔ فریڈی اور میں نے اندر جا کر ان دونوں پر قابو
 پا لیا ہے۔ فریڈی اندر ہے۔" ہومز کی ہلکی سی آواز سنائی
 دی۔
 "اچھا۔ کمال ہے۔ چلو اچھا ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔"
 بی۔ ون نے تیز لہجے میں جواب دیا۔ اور پھر وہ کار سے باہر نکل
 آیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے باقی ساتھی بھی کاروں سے باہر
 آ گئے۔
 "وکٹر نے گاڑی آگے بڑھائی اور پھر اسے وہ قلعہ نما عمارت نظر
 آنے لگی۔ اس کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ اور بی۔ ون اور اس کے ساتھی
 ہومز کے ساتھ چلتے ہوئے سرکل کو اس کے اس عمارت کی
 طرف بڑھ رہے تھے۔
 وکٹر کو یہ سب کچھ غیر متعلق لگ رہا تھا اس نے ہونٹ پھینچ لئے۔ اور
 پھر اس نے سکریں کے بٹن آف کئے اور کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل
 آیا۔ اس کے اوپر کوٹ کے اندر بغل میں سب مشین گن لگی ہوئی

سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی بی۔ ون کے حلق سے ایک نہ دیوار
پہنچ نکلی۔ دکن اب تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری کے سرے پر پہنچ چکا
تھا۔ آدائیں اس راہداری کے آخری سرے پر ایک کھجور کے
میں سے سنائی دے رہی تھیں۔

دکن نے ایک لمحے کے لئے عمارت کا جائزہ لیا۔ اور پھر وہ
تیزی سے برآمدے میں موجود سیڑھیوں پر چڑھتا گیا۔ اس کا
میشر حیاں چڑھنے کا انداز بالکل بتی جیسا تھا۔ وہ پنچوں کے بل
اچھل کر اوپر چڑھتا گیا۔ اور پھر یہی منزل کے برابر دے میں
گھس کر وہ ایک گھومتی ہوئی راہداری میں پہنچ گیا۔ اس راہداری میں
کچھ گھروں کے روشن ان موجود تھے۔

اب اسے آدائیں صاف سنائی دینے لگیں۔ وہ ایک کھلے
ہوئے روشن دان کے قریب سمٹ کر بیٹھ گیا۔ اور پھر اس نے
سر آگے کر کے کھلے ہوئے روشن دان سے نیچے جھانکا۔ یہ
ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس میں اس کے چھ ساتھیوں کی لاشیں بکھری
پڑی تھیں۔ جب کہ بی۔ ون کو ایک ستون سے باندھا گیا تھا۔ اور
اس کے سامنے ایک قومی ہیکل حبشی خنجر ہاتھ میں اٹھائے کھڑا تھا۔
ایک طرف وہ لڑکی بولیا کھڑی تھی۔ اس کے ساتھ ایک اور
سہیلی تھا اور ساتھ ہی ایک مقامی نوجوان بڑے اطمینان بھرے
ہاتھوں سے کھڑا تھا۔

جلد ہی بتاؤ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ ورنہ اس بار خنجر آنکھ میں
کوبیا دوں گا۔ اس قومی ہیکل حبشی نے دندگی سے بھرپور

فٹی۔ وہ باہر نکلتے ہی تیز تیز قدم اٹھاتا سرک کر اس کے دوسری طرف
آگیا۔ اس دوران بی۔ ون اور اس کے چھ ساتھی کھلے ہوئے پھاٹک
کے اندر داخل ہو چکے تھے۔

دکن تیز تیز قدم اٹھاتا اس عمارت کی طرف بڑھتا گیا۔ اور پھر جیسے
یہی وہ کھلے ہوئے پھاٹک کے قریب پہنچا اُسے دور سے بگنے سے
دھماکوں اور چیخوں کی آدائیں سنائی دیں تو وہ بڑی طرح اچھل پڑا۔
اس کے ذہن میں کھنکھورے سے رینگنے لگے۔ وہ تیزی سے
پھاٹک کی طرف بڑھا اور پھر اس نے خود اس سراسر اندر کے
جھانکا تو وسیع و عریض عمارت کا لان خالی پڑا ہوا تھا۔ برآمدے میں
بھی کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ پھاٹک کے ساتھ ہی ایک کوٹھڑی
سی بنی ہوئی تھی۔ وہ اچھل کر آگے بڑھا اور پھاٹک کے اس کمرے
اس کوٹھڑی میں داخل ہو گیا۔ ہلکی سی چیخوں اور فائرنگ کی آدائیں ایک
بار پھر اُسے سنائی دیں تو وہ کوٹھڑی سے نکل کر دیوار کے ساتھ ساتھ
تیزی سے دوڑتا ہوا عمارت کی سائید میں پہنچ کر ٹک گیا۔

اب اندر خاموشی تھی۔ اُسی لمحے اُسے بی۔ ون کی خوشحال پہنچ سنائی
دی۔ اس کی چیخ ایسی فٹی جیسے اُسے فوج کیا جا رہا ہو۔ اور دکن کے
جسم میں سرزدی کی لہر سی دوڑی۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے
تسمہ کھینچ کر سب مشین گن بغل سے نکالی اور پھر محتاط انداز میں
ہوا اس راہداری کی طرف بڑھنے لگا۔ جہاں سے یہ آدائیں سنائی
دے رہی تھیں۔

”بولو۔ کہاں ہے تہا را ہیڈ کوارٹر۔“ ایک نسوانی آواز

آواز میں کہا۔

”مم — مم — مجھے نہیں معلوم“ — بی۔ ون کی آواز سنائی دی۔ اور دوسرے لمحے بی۔ ون کے حلق سے نکلنے والی خوفناک اور دردناک پیچ سننے ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ اس جیسی نے واقعی بی۔ ون کی باتیں آنکھ میں خنجر کی نوک گھونپ دی تھی۔ وکٹر کے بے اختیار اچھلنے کی وجہ سے اس کے ہاتھ میں موجود گن کی نال دیوار سے ٹکرا گئی۔ اور ہلکا سا جھٹکا ہوا۔ لیکن وکٹر نے سبلی کی سی تیزی سے گن کی نال دوشنڈہ ان میں رکھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا اس کے ہاتھ کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور گن الٹ کر اس کے چہرے سے ٹکرائی اور وہ گن سمیت پیچھے کی طرف الٹ گیا۔ ٹریگر دب جانے کی وجہ سے گولیال چلیں ضرور۔ لیکن وہ دبا دہادی کی چھت سے ٹکرا کر رہ گئیں۔ نیچے گرتے ہی وکٹر نے اچھل کر سیدھا ہونا چاہا۔ لیکن اُسی لمحے اس دبا دہادی کا فرش ایک تخت اس کے جسم کے نیچے سے غائب ہو گیا۔ اور وہ قلابا بازیاں کھاتا ہوا نیچے گہرائی میں گرنا چلا گیا۔ دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکے سے وہ تختہ فرش پر گرنا۔ اور اس کے ذہن پر تاریکی کی چادر پھیلنے لگی۔ تاریکی کی چادر پھیلنے سے قبل آخری احساس اُسے جسم میں دوڑنے والی تکلیف کی شدید ترین لہر کا ہی ہوا تھا۔ شاید تختہ فرش پر بندسی سے گرنے کی وجہ سے اس کا جسم ٹوٹ پھوٹ گیا تھا۔

سائنس

دوشنڈہ کی طرف سے لوہے کی دیوار سے ٹکرا نے کا جھٹکا سننے ہی ٹکڑے میں موجود جولیہ اور اس کے ساتھیوں کی نظریں ایک تختہ اوپر دوشنڈہ ان کی طرف اٹھیں۔ اور پھر چوہان نے واقعی بے انتہا پھرتی کا مظاہرہ کیا۔ کیونکہ پلک بھینکنے میں اس نے نہ صرف گولی چلا دی بلکہ اس کی گولی اس طرح نشانے پر لگی کہ دوشنڈہ اس سے نمودار ہونے والی مشین گن کی نال کے نچلے حصے پر پڑی۔ اور گن پیچھے کی طرف الٹی۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین گن چلتے کی آواز سنائی دی۔ اُسی لمحے جو زف کا جسم بھی حرکت میں آیا۔ اور اس نے دووازے کے ساتھ موجود سویرج بورڈ پر موجود بے شمار بٹنوں میں سے ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی سرور کی تیز آواز سنائی دی اور پھر کسی کی گہرائی میں ڈوبتی ہوئی پیچ بھی سنائی دی۔ یہ کون ہو سکتا ہے۔ جولیہ نے ہونٹ بیچھے ہوئے کہا۔

"اپنی کا کوئی ساقی ہوگا۔" چوہان نے کہا۔

جب کہ جوزف اور جوانا دونوں اس دوران بھاگتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گئے تھے۔

"تو تم نے جگرافی کا خیال نہ رکھا تھا۔ اگر تمہارا نشانہ درست نہ پڑتا تو یہ مشین گن ہم سب کو بھون کر رکھ دیتی۔" جولیا کا لہجہ خاصا تلخ تھا۔

"میں کس طرح خیال رکھتا میں تو ان کے ساتھ تھا۔ اگر میں ایسا کرتا تو یہ مشکوک ہو جاتے۔ پھر میں میک اپ انارٹ نے چلا گیا۔ تم جوزف کو کچھ دیتیں۔" چوہان نے کہا۔

اُسی لمحے جوزف اور جوانا اندر داخل ہوئے۔ جوانا نے ایک آدمی کو کاندھے پر لاد دیا تھا۔ وہ آدمی بے ہوش تھا۔ جب کہ جوزف کے ہاتھ میں اس آدمی کی مشین گن تھی۔

"جوانا۔ تم اسے دوسرے ستون سے باندھ دو۔" جولیا نے کہا۔

اور جوانا نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے نئے آدمی کو ستون کے ساتھ باندھ دیا۔

پہلا آدمی بھی آٹھ میں خنجر گھونپے جانے کے بعد اب تک بے ہوش تھا۔

"اب ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ۔" جولیا نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور جوزف اور جوانا دونوں نے ان کے چہروں پر تھپڑ مارتے

شروع کر دیئے۔ اور چند لمحوں بعد کراہوں کے ساتھ وہ دونوں ہی ہوش میں آ گئے۔

"یہ ماسک میک اپ میں ہے۔" ایماک جوزف نے کہا۔ جو دوسرے آدمی کے چہرے پر تھپڑ مار رہا تھا۔ اور پھر اس نے بڑی پھرتی سے اس کے چہرہ اور سر سے باریک ماسک کھینچ کر اتار لیا۔

"اب ہے۔ یہ تو دیکھ رہے۔ بہت خوب۔ تو بڑی پھلتی آفر کا مقابلہ آسانی گئی۔" جولیا نے چونک کر یہ مسرت لہجہ میں کہا۔

دکڑنے اب آٹھیں کھول دی تھیں۔ لیکن اس کے حلق سے مسلسل کراہیں نکل رہی تھیں اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے خاصا جگڑا ہوا تھا۔

دکڑنے نے کہا کہ تم نے اپنے اڈے میں مجھ سے کہا تھا کہ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں ورنہ تمہارے یہ ٹارچنگ نیکشن کے افراد خوف ناک بھیڑیے ہیں۔ انتہائی خوف ناک حد تک سفاک لوگ ہیں۔ اور اگر میں نے تمہیں کچھ نہ بتایا تو یہ بیڑیوں سے گودا بھی نکال میں گئے۔ تمہارے بھیڑیے تو واقعی بھیڑیے ثابت ہوئیں جو ایک نہتی اور بندھ ہی ہوئی عورت کے مقابلے میں ڈھیر ہو گئے۔ لیکن میرے یہ ساتھی واقعی بیڑیوں سے گودا نکلنے کے ماہر ہیں۔ اس لئے میں بھی تمہیں ہی آفر کرتی ہوں کہ مجھے سب کچھ بتا دو۔" جولیا نے فاسٹا نہ اشاریں کیا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتی ہو۔" دکڑنے سپاٹ لہجہ میں پوچھا۔ "بیڈیاور کی خفیہ لیبارٹری کے متعلق پوری تفصیلات بتاؤ۔ مکمل اور

مختل رپورٹ چاہیے مجھے۔" جولیانا نے جواب دیا۔

"سوس جولیانا۔ اگر تم یقین کر سکو تو یقین کر لو کہ ریڈ یاد رکھی لیبارٹری کے متعلق ہم میں سے کسی کو کچھ معلوم نہیں۔ صرف گریڈ چیف یاس کو اس کا علم ہے۔ اس لئے۔۔۔ یاس کے علاوہ اور کوئی بھی آدمی تمہیں کوئی تفصیلات نہ بتا سکے گا۔ اور جہاں تک اس آڈے کا تعلق ہے جہاں سے تم فارار ہو گئی تھیں تو یہ بھی سن لو کہ اسے تباہ کر دیا گیا ہے۔ اب تمہیں وہاں کچھ نہیں ملے گا۔" ڈکٹر نے جواب دیا۔

"تمہارا یاس ترمذی کہاں ہے؟" جولیانا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"وہ لیبارٹری میں ہوگا۔ پہلے اس آڈے میں رہتا تھا۔ اس کے ختم ہونے کے بعد وہ لیبارٹری میں چلا گیا ہے اور ہمیں تمہاری گرفتاری کے لئے شہر بھیج دیا گیا ہے۔" ڈکٹر نے جواب دیا۔

"سنو ڈکٹر۔ تم اس سے رابطہ قائم کرو گے اور اسے کسی نہ کسی طرح یہاں بلاؤ گے۔" جولیانا نے کہا۔

"ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اب وہ لیبارٹری سے باہر اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک لیبارٹری مکمل نہیں ہو جاتی اور اس دوران اس سے رابطہ قائم ہونے کی کوئی بھی صورت نہیں۔" ڈکٹر نے جواب دیا۔

"جوانا۔" جولیانا نے ڈکٹر کو کوئی جواب دینے کی بجائے جوانا سے معنی طلب ہو کر کہا۔

"یس مس۔" جوانا نے جواب دیا۔

"سٹر وکٹر کو بتایا جائے کہ میرے حکم کی تعمیل ضروری ہوتی ہے۔"

جولیانا نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"بالکل ہوتی ہے۔" جوانا نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ پھر اس سے پہلے کہ ڈکٹر کچھ کہتا کمرہ تقییر کی زوردار آواز کے ساتھ ڈکٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا کا تقییر اس قدر بھری ہوئی تھی کہ ڈکٹر کے منہ سے کئی دانت پھجڑی کی طرح نکل کر باہر فرش پر گرے اور ڈکٹر کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ جوانا نے اس کے پہلو میں مکہ جما دیا اور ڈکٹر چختا ہوا دوبارہ ہوش میں آ گیا۔ اس کے منہ سے خون بہنے لگا تھا۔

تم بے وقوف ہو۔ احمق ہو۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ سچ کہہ رہا ہوں۔" ڈکٹر نے ہوش میں آتے ہی بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

لیکن جوانا نے اس بات اس کی گردن پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور پھر ڈکٹر کی آنکھیں جیسے اہل کر باہر نکل آئیں۔ اس کے چہرے کی رنگت تیزی سے عسلیہ ہونے لگی۔ اور وہ بندھے ہوئے کے باوجود بُری طرح جھونکنے لگا جیسے وہ جانکنی کے عالم میں ہو۔

بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔" دوسرے لمحے ڈکٹر کے منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کر لفظ نکلے اور جوانا نے ہاتھ کھینچ لیا۔

پانی۔ پانی۔ پانی۔" ڈکٹر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں بتاؤ۔ ترمذی کہاں ہے؟" جولیانا نے سخت لہجے میں کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ دگر کچھ کہتا دگر کا جسم ایک لخت بُرمی طرح
ترپا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں ایسے آگ بھڑک اٹھی جیسے کسی
نے اس کے جسم پر پٹرول ڈال کر شعلہ دکھادیا ہو۔

"فاریز!" اچانک ساتھ والے ستون سے بندھے ہوئے
دوسرے آدمی کی چیخ سنائی دی۔ اور پھر اس کی بھی وہی حالت ہوئی
اس کا جسم بھی ایک لخت ترپا اور اس سے بعد ایک لخت اس کا
جسم سوکھی لکڑی کی طرح دھڑ دھڑ جلنے لگا۔
"یکسا ہو گیا۔ کیسے ہو گیا۔" جولیا نے حیرت سے چیخے
ہوئے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اُس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک ان
دونوں کے جلتے ہوئے جسموں میں سے تیز روشنی کا دھواں اُٹھنے
کے لئے پھوٹا۔ اور پھر تو کمرے میں جیسے چیخوں کا طوفان اُٹھ آیا۔
جولیا۔ چولان۔ جوزف اور جوانا چادروں کے چلتے سبے اختیار چھین
ٹکلیں اُڑدہ اس طرح فرش پر گر کر تڑپنے لگے جیسے کسی نادیدہ شکنجے میں
ان کے جسموں کو جکڑ کر بُرمی طرح چوڑا جا رہا ہو۔ صرف چند لمحوں کے
ان کی یہ حالت ہوئی اس کے بعد ان کے جسم ڈھیلے پڑ گئے۔ وہ بیہوش
ہو چکے تھے۔

اب کمرے میں صرف دگر اور اس کے ساتھی کے جسم۔ جل
جانے کی وجہ سے فرش پر گر کر مسلسل جل رہے تھے۔ اور کمرے میں
انسانی گوشت جلنے کی تیز سمرانڈ پھیل گئی۔

ترمذی کی آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ ہو رہی تھیں وہ
لیبارٹری کے ایک حصے میں بنے ہوئے اپنے مخصوص کمرے میں
بیٹھا ہوا تھا۔ ابھی چند لمحے پہلے ہنری نے پیش کال پر اُسے عمران
کے ہاتھوں لیڈی ایشے کے قتل کی خبر دی تھی۔ اور یہ خبر سنتے ہی
ترمذی کے تن بدن میں جیسے انگارے سے بھڑکتے گئے اس کے
چہرے بھنجے ہوئے تھے اور مٹھیاں بند تھیں۔

"میں اس پورے ملک کو تباہ کر دوں گا۔ جلا کر داکھ کر دوں گا۔"
ترمذی نے بھنجے بھنجے لہجے میں کہا۔ اور پھر بے اختیار سامنے رکھی ہوئی
میز پر زور زور سے ہلکے برسے لگا۔ اس کے دل میں لاوا سا ابل رہا
تھا۔ اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ وہ لیڈی ایشے کا انتقام لینے میں
ایک لمحہ بھی دیر نہ کرے۔ لیکن مجبوری یہ تھی کہ لیبارٹری ابھی مکمل نہ
ہوئی تھی۔

اُسی لمحے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ ترمذی چپکے
لمحے انٹرکام کو اس طرح دیکھتا رہا جیسے گھنٹی کی آواز اس انٹرکام کی بجائے
کہیں دوسرے آدمی ہو۔ اس کا ذہن واقعی مادف ہو چکا تھا گھنٹی
مسلل بج رہی تھی۔ اور پھر اس کے جیم نے جب ککسا کھایا اور اس نے
باتھ بڑھا کر سیور اٹھا لیا۔

”زیروون بول رہا ہوں باس۔ تھری کس پوائنٹ زیرو کی مشین
میں خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ اُسے ہینڈل غلط کیا گیا تھا۔ دوسری
طرف سے ایک سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

”کیا ایک رہے ہو۔“ ترمذی نے بُری طرح چختے ہوئے کہا۔
کیونکہ یہ مشین پورن لیبارٹری میں سب سے اہم مشین تھی۔
”مشین کے پیچھے سسٹم میں خرابی ہو گئی ہے باس۔“

باس اس کی مرمت کا آٹومیٹک یونٹ موجود ہے۔ البتہ وقت ضرور
لگ جائے گا لیکن مشین ٹھیک ہو جائے گی۔“ زیروون نے
اُسے شاید ٹھنڈا کرنے کی غرض سے فوڈا ہی کہا۔

”کس نے ہینڈل کیا تھا اسے۔“ ترمذی کا لہجہ بگڑ گیا تھا۔
والا تھا۔

”ایون تھری نے باس۔“ باب اچانک نکل گیا تھا۔
زیروون نے مزید سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہوں۔“ مشین کو فوڈا مرمت کراؤ۔ اور ایون تھری کو میرے
باس بھیج دو۔ تاکہ میں اسے بتاؤں کہ ہینڈلنگ کیسے کی جاتی ہے فوڈا
بھیجو۔“ ترمذی نے بھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”یس باس۔“ دوسری طرف سے زیروون نے کہا۔ اور
ترمذی نے رسی پھینچ دیا۔ مشین کے اس طرح خراب ہونے سے اس کا
مرداد زیادہ بگڑ گیا تھا۔ کیونکہ مشین کی مرمت میں کافی دن لگ جانے
تھے۔ اس طرح لیڈی ایشلے کی موت کا انتقام لینے میں مزید وقت
لگے بٹھ گیا تھا حالانکہ وہ تو چاہ رہا تھا کہ ایک لمحہ بھی نہ گزرے اور
پھر اسے باکس میں کھانا کو جلا کر رکھ کر دے۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان سہمے ہوئے انداز میں اندر
آ گیا۔ اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔ یہ ایون تھری تھا۔
”یس باس۔“ نوجوان نے اندر آ کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔
ترمذی کی سرخ آنکھیں ایون تھری پر جیسے گڑھی گئیں۔ اس کے چہرے
پر غصہ اور نفرت کے پھول کھلے۔

”تم نے مشین خراب کی ہے ایون تھری۔“ ترمذی نے کو سی
تے ہوئے کہا۔ باوجود شدید ترین غصے کے اس کا لہجہ خاصا نرم تھا۔
”بب۔ بب۔ باس۔“ باب اچانک نکل گیا تھا۔ باس میرا
سمورن تھا۔“ ایون تھری نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تو میرا قصور تھا۔ یہی کہنا چاہتے ہو۔“ ترمذی نے اس کی
پٹ پٹتے ہوئے کہا۔

”بب۔ بب۔ باس۔“ ایون تھری نے کچھ کہنا چاہا لیکن
لمحے ترمذی اس پر اس طرح تھپٹا جیسے عقاب چڑیا پر چھپتا

میرا قصور تھا۔ تم اُتو کے پھٹے۔ تم نے میری بیوی کا انتقام لیٹ

کہا دیا۔ "تمہاری نے اس کی گردن دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اُسے ایک جھٹکے سے نیچے فرش پر گراتے ہوئے کہا۔

بب۔ بب۔ بب۔ باس۔ رحم کرو۔ معاف کرو۔ ایون تھری نے بڑی طرح پھڑکتے ہوئے کہا۔

"معاف کرو دوں تم کو۔ رحم کروں تم پر۔" تمہاری نے دانت پیتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں کو منہ سے حرکت دی اور ایون تھری کے حلق سے دردناک چیخ نکلی اور وہ بڑی طرح پھڑکنے لگا۔

"میں تمہیں کتے کی موت ماردوں گا۔ تم نے میرا انتقام لیٹ کر دیا ہے۔" تمہاری نے ہانگوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ایون تھری کی گردن سے ہاتھ اٹھائے اور پوری قوت سے اچھل کر وہ دونوں گھٹنے جوڑ کر ایون تھری کے پھڑکنے ہوئے جسم پر گر گیا۔ اور ایون تھری اس بڑی طرح چیخنے لگا جیسے اس کی ہڈیاں توڑی جا رہی ہوں۔ تمہاری پر تو واقعی پاگل پن کا وعدہ سارٹ گیا تھا اب وہ کسی گیند کی طرح اچھل اچھل کر دونوں پیر جوڑ کر ایون تھری کے پھڑکنے ہوئے جسم پر مسلسل کود رہا تھا۔ ایون تھری کی چیخیں مدھم مدھم ہوتے

اب بالکل ختم ہو چکی تھیں اور اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ تمہاری کے اس طرح کودنے کی وجہ سے اس کا پیٹ پھٹ گیا تھا۔ آنتیں باہر نکل آئی تھیں۔ اور تمہاری کے گل بولٹ بھی خون آلود مواد میں پھڑکنے لگے۔ گو ایون تھری ختم ہو چکا تھا لیکن تمہاری اُسی طرح جنون کے میں ابھی تک اس کے پھٹے ہوئے پیٹ پر مسلسل کودتا جا رہا تھا۔

اس کی آنکھیں پٹی ہوئی تھیں۔ بال بکھر گئے تھے اور چہرے کے عضلات پتھر کی طرح سخت ہو چکے تھے۔

پھر ٹیلی فون کی گھنٹی بج گئی۔ بج اٹھی اور گھنٹی کی اس آواز نے تمہاری کے اعصاب کو جیسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اس نے ایک جھبر بھری لی۔ اور پھر وہ رک کر حیرت بھرے انداز میں فرش پر بیٹھی ہوئی ایون تھری کی لاش کو دیکھنے لگا۔ وہ کبھی اپنے پیروں کو دیکھتا اور کبھی ایون تھری کے پھٹے ہوئے پیٹ کو۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسے تھا جیسے یہ سب کچھ اس نے نہ کیا ہو۔ اور وہ پہلی بار ہوش میں آیا ہو۔

اور۔ واقعی میں پاگل ہو گیا تھا۔ "تمہاری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ اب نارمل ہو چکا تھا۔ اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ اس کے دل میں یہ اچھوتے والا کھولا ڈاب واقعی ختم ہو چکا تھا۔ وہ اب اپنے آپ کو قطعی نارمل محسوس کر رہا تھا۔ شاید اس جنون اور ایون تھری کے اس طرح کی موت نے اس کے انتقام کی اس کو تسکین دے دی تھی۔ ٹیلی فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ تمہاری کے بڑھاپا اس نے رسیور اٹھالیا۔

"یس۔" تمہاری کا لہجہ نارمل تھا۔ "ہیڈ کوارٹر سے باس ہنری کی کال ہے۔ اٹنڈ کریں۔" دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

اور پھر ہنری نے اُسے بتایا کہ سا جان سنو اور اسلحہ فیکٹری تو تباہ ہو چکی ہے۔ لیکن اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہیلی کاپٹر انجینئرز میںزائل سے تباہ کر کے ان کے پرچے اڑا دیئے ہیں۔ اور

لیٹی ایشلے کا انتقام لے لیا ہے۔ اس کے بعد ہنری نے اسے سمجھا
کہ وہ اپنے انتقام کو صرف پاکیشیا کے دارالحکومت تک ہی محدود
رکھے۔ اس کا دائرہ کار سارے پاکیشیا تک نہ پھیلائے ہنری
کی زبان سے لیٹی ایشلے کی موت کا سن کر ترمذی کے دل میں ایک بار
پھر کھولاؤ کی لہری اٹھنے لگی۔ اور اس نے ضد کی کہ وہ پورے پاکیشیا
کو لاکھ کا ڈھیر بنا دے گا۔ لیکن بہر حال اس کھولاؤ میں وہ پہلے
جیسی شدت نہ تھی۔ اور پھر جب ہنری نے اسے سمجھایا کہ اس طرح
ترمذی کو یہاں بہت سا وقت لگ جائے گا۔ اور یاد لینے کے اہم
ترین منصوبے نامکمل رہ جائیں گے تو ترمذی مان گیا کہ وہ صرف
پاکیشیا کو پاکیشیا کے دارالحکومت تک ہی محدود رکھے گا۔ اس کے
بعد واپس آجائے گا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اسے بتایا کہ
مشین کی خرابی کی وجہ سے اب اسے کچھ دن مزید لگ جائیں گے۔
ہنری نے اسے جلد از جلد واپس آنے کا کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تو ترمذی
بھی سر ہلاتا ہوا سیوریہ رکھ کر ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ
اب اسے اپنے خون آلود مواد سے لٹھڑے ہونے سے روکنے سے گھن
سی آنے لگی تھی۔ باتھ روم میں جا کر اس نے غسل کیا اور لباس تبدیل
کر کے باہر آیا۔ غسل کرنے سے پہلے چونکہ اس نے باتھ روم کے
ایمر جنسی فون سے ہی اپنے کمرے میں موجود ایون تھرنی کی لاش ہٹانے
اور کمرے کی صفائی کا حکم دے دیا تھا۔ اس لئے جب وہ باتھ روم
سے باہر نکلا تو کمرہ صاف ہو چکا تھا۔

”وکر آؤ کیا کر رہا ہے۔ ابھی تک اس نے اس سیکرٹ سروس کے

بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی۔ باتھ روم سے نکلتے ہوئے
اچانک ترمذی کے ذہن میں وکر کا خیال آگیا۔ کیونکہ ہنری نے
اسے جلد از جلد واپس آنے کے لئے کہا تھا۔ اس لئے اُسے
خیال آیا کہ اس سیکرٹ سروس کے بچے کچھ گروپ کا بھی شامتہ ہو
جانا چاہیے۔

وہ ترمذی سے آگے بڑھتا ہوا میز کے پیچھے اپنی کرسی پر بیٹھا اور اس
نے میز کی دراز کھول کر ایک چھوٹا سا نرسیم پٹر باہر نکال لیا۔ اور اس کے کئی
پٹن دبا دیئے۔

”ہیلو ہیلو۔ گرینڈ باس کا لنگ وی۔ ون اور۔“ ترمذی نے
سخت لہجے میں بار بار یہ فقرہ دوہرا کر شروع کر دیا۔

”ییس باس۔ بی ایون اٹنڈنگ یور کال اور۔“ چند لمحوں بعد

ایک سہمی ہوئی موڈ بانہ سی آواز سنائی دی۔ کیونکہ بی۔ ایون کا درجہ بہت کم تھا
اور اس کو شاید زندگی میں کبھی بھی گرینڈ چیف سے بات کرنے کا موقع ہی میسر
نہ آیا تھا۔

بی۔ ون اور وی۔ ون کہاں ہیں۔ انہوں نے میری کال کیوں اٹنڈ نہیں
کی اور۔“ ترمذی کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی سختی
تھی۔

باب۔ باس۔ وی۔ ون نے باس بی۔ ون کو حکم دیا کہ ساتھیوں
کے ساتھ وہ کسی قلعہ نما عمارت پر چھاپہ ماریں۔ اور وہاں موجود ایک غیر ملکی
ٹرکی اور اس کے ساتھی کو انوکھا کر کے لے آئیں۔ اور بعد وہ خود بھی ایک
مخصوص کار میں باہر چلے گئے ہیں۔ اور باس بہت دیر ہو چکی ہے۔ ابھی

تک وہ واپس نہیں آئے۔ میں نے زید و تقری پوچھی۔ "ون یاس کو کال کرنے کی کوشش کی۔ لیکن زید و تقری خاموش رہے اور۔" بی۔ ایون نے پہلے ایک ایک کمرہ اور پھر روانی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زید و تقری پر جواب نہیں ملا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے اور۔" ترمذی نے چونکتے ہوئے کہا۔ "کیونکہ زید و تقری ایسا ٹرانسمیٹر تھا جو بی۔ ون اور بی۔ ون کے کانوں کے اور جسم میں نصب تھا یہ ایسا جدید ترین ٹرانسمیٹر تھا جس کا رابطہ براہ راست ذہن سے تھا۔ اس ٹرانسمیٹر پر جواب دینے کے لئے بولنے کی ضرورت نہ تھی صرف سوچنے سے جواب مل جاتا تھا لیکن اس پر جواب نہ آنے کے لئے دو مطلب ہو سکتے تھے کہ یا تو وہ بیہوش تھے یا مر چکے تھے۔ تیسری تو کوئی صورت نہ تھی۔"

"مم۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں پاس اور۔" بی۔ ایون نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ میں خود چیک کرتا ہوں اور ہائیڈرال۔" ترمذی نے

کہا۔ اور پھر ٹرانسمیٹر بند کر کے اس نے واپس وراڈ میں سکھا اور خود اٹھ کر تیزی سے شمالی دیوار میں موجود ایک چھوٹے سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے کنارے پر لگے ہوئے ایک بیٹن کو دباتے ہی دروازہ کسی شیٹ کی طرح کھسک کر ایک سائٹ میں غائب ہو گیا۔ اور ترمذی اس خلا میں سے دوسری طرف پہنچ گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس کی ایک دیوار کے ساتھ بہت بڑی مشین نصب تھی۔ ترمذی تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھا۔ اس نے اس کے سامنے رکھا ہوا اسٹول

کھینچ کر آگے کیا اور اس پر بیٹھ کر مشین کے مختلف بٹن دبائے شروع کر دیے۔

مشین میں زندگی سی جاگ اٹھی۔ اور پھر مشین کے درمیان ایک برقی سی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین کے نصف حصے میں پاکیشیا کے دار الحکومت کو تفصیلی نقشہ سا ابھرا آیا۔ ترمذی نے ایک بٹن دبایا تو نقشہ پر برقی ہوائی گنجان اور باربار لکیروں میں ایک جگہ سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جھنکھنے لگا۔ اس نقطہ کے چلنے کا مطلب تھا کہ بی۔ ون اس جگہ موجود ہے۔ مشین کے ذریعے اس جدید زید و تقری ٹرانسمیٹر سے رابطہ قائم کیا جا سکتا تھا۔ چلے جس جسم میں وہ زید و تقری ٹرانسمیٹر موجود ہو وہ مردہ ہی ہوں نہ ہو چکا ہو۔ اور مشین نے اس جگہ کی نشاندہی کر دی تھی۔ یہاں زید و تقری ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

ترمذی نے اس نقطہ کے خوار ہوتے ہی تیزی سے مختلف نابین گھمائی شروع کر دیں۔ سکرین پر تیزی سے مختلف سرکول اور عمادتوں کے منظر تبدیل ہوتے گئے۔ نقطہ مسلسل حل پھیر رہا تھا۔ ترمذی نابین گھماتا رہا۔ اور پھر سے بی سکرین پر ایک عمارت کا منظر ابھرا۔ نقطہ مسلسل چلنے لگا۔ ترمذی نے تھروک لیا۔ سکرین پر کوئی بڑی سی عمارت کا لان نظر آ رہا تھا جو خالی تھا ترمذی نے جلد ہی اسے مختلف بٹن دبائے اور پھر ایک ناب کو آہستہ سے گھمانے لگا۔

سکرین پر اس لان کا پہلے کلوز اپ آیا۔ اس کے بعد جیسے کیمرا حرکت کرتے ہوئے اس طرح منظر اندرونی برآمدے اور پھر راہداری کا ابھرا اور پھر ایک کمرے کے ساتھ ایک کمرے کا منظر ابھرا۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین میں سے ہکی سی سیٹی کی آواز گونج اٹھی۔ اور ترمذی نے چونک کر ہاتھ مٹھا۔ کمرے کا منظر دیکھتے ہی اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا۔ وہ

بے یقین انداز میں سکرین کو گھور رہا تھا۔ کمرے میں ستونوں کے ساتھ

بی۔ دن اور دو کڑیسیوں سے بندھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ جب کہ ادھر
ادھر بی۔ دن کے گروپ کے چھ افراد کی ٹیڑھے میٹرھے انداز میں لاشیں
پڑھی ہوئی تھیں۔ اور کمرے میں وہ غیر ملکی لڑکی جس نے اپنا نام جولیا
بتایا تھا۔ ایک نوجوان اور دو قوی ہیکل حبشیوں کے ساتھ کھڑی ہوئی تھی۔
بی۔ دن کی ایک آنکھ میں خون ناک سا گڑھا نظر آ رہا تھا۔ اور اس کا چہرہ
خون آلود تھا۔ یہی حالت دو کڑی تھی۔ ایک قوی ہیکل حبشی نے اس
کے دیکھتے ہی دیکھتے آگے بڑھ کر دو کڑی کے چہرے پر زوردار پھیر مارا۔ اور دو کڑی
کے منہ سے دانت پھیلنے کی طرح باہر جا گئے۔ اور دو کڑی کی گردن ٹک
گئی۔ ترمذی ایک لخت جیسے سکتے کے عالم میں سے باہر آ گیا ہو۔
اس نے جلد ہی سے ہاتھ بڑھا کر سائیں میں لگے ہوئے دو بٹن دبلے تو
مشین میں سے ایک لخت کمرے کی آواز میں بھی نکلے لگے۔ یہ سب کچھ
اسی زیر و کفری ٹرانسمیٹر کی وجہ سے ممکن ہو رہا تھا جو بی۔ دن اور دو کڑی
دونوں کے کانوں میں موجود تھا۔ پہلے اس مشین کا رابطہ دو کڑی کے
ٹرانسمیٹر سے تھا۔ کیونکہ وہ زیادہ طاقتور تھی۔ اس لئے جلد ریجن میں آ
گیا تھا۔ لیکن اس کمرے کے سکریں پر نمودار ہوتے ہی دونوں سے رابطہ
ہو گیا تھا۔ اسی لمحے اس حبشی نے دو کڑی کے پہلو میں زوردار مکہ جمایا۔
اور دو کڑی ایک بار پھر ہوش میں آ گیا۔ اس کے منہ سے خون بہہ رہا
تھا۔ اور اس کا چہرہ بڑی طرح مسخ ہو رہا تھا۔ وہ یقیناً زبردست تکلیف
میں مبتلا تھا۔

"تم بے وقوف ہو۔ احمق ہو۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ سچ کہہ رہا
ہوں۔" دو کڑی نے ہوش میں آتے ہی چیخ کر کہا۔

اسی لمحے اس حبشی نے اس کی گردن پر ہاتھ رکھا اور پھر دو کڑی آنکھیں
باہر کو ابل آئیں۔ اس کا چہرہ سیاہ پڑنے لگا۔ اور جسم بڑی ہی طرح
پھڑکنے لگا۔

"بب۔ بب۔ بب۔" بتا رہی ہیں۔" دو کڑی نے پھر پھڑکتے ہوئے
انداز میں کہا۔

اور ترمذی سوچنے لگا کہ آخر یہ لوگ دو کڑی سے کیا معلوم کرنا چاہتے
ہیں۔ حبشی نے ہاتھ ہٹا لیا تھا۔

"پانی۔ پانی۔ پانی۔" دو کڑی نے ڈوبتے ہوئے ابھ
میں کہا۔

"بتاؤ ترمذی کہاں ہے۔" اس غیر ملکی لڑکی کی چیختی ہوئی آواز سنائی
دی اور اپنا نام سن کر جیسے ترمذی کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔

دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بے اختیار مشین کے نیچے لگے ہوئے ایک
ہینڈل پر پڑا اور اس نے ہینڈل کو نیچے کھینچ دیا۔ ہینڈل کے
نیچے ہوتے ہی مشین میں گونج سی پیدا ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ہی سکریں
پر نمودار آنے والے دو کڑی کا جسم ایک لخت بڑی طرح ٹڑپا۔ اور اس کے
ساتھ ہی اس کے جسم میں آگ بھڑک اٹھی۔

"تم بتا رہے تھے۔ اس لئے اب موت تمہارا مقدر ہے۔"
ترمذی نے ہونٹ پھینچتے ہوئے کہا۔

"خادریرہ۔" اچانک بی۔ دن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور
اس کی بات سننے ہی ترمذی نے پہلے جسی پھرنی کے ساتھ پہلے ہینڈل
کے ساتھ ہی دوسرے کو بھی کھینچ کر نیچے کر دیا۔ اور دو کڑی جیسا حشری۔ دن

کا بھی ہوا۔ اس کے جسم میں بھی آگ بھڑک اٹھی۔

"تم نے سیکرٹ بتا دیا۔ تم دونوں کمزور ہو۔" — تمہاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائینڈریم موجود بڑے بڑے دو بیٹن دبانے اور پھر تیزی سے ان کے ساتھ لگے ہوئے ایک ہینڈل کو جھٹکے سے کھینچ کر دائرے کی صورت میں گھما دیا۔ دوسرے لمحے وکٹر اوبنی۔ دن کے دھڑا دھڑھٹے ہوئے جسموں میں سے تیز روشنی کا جھماکا سا نکلا اور اس کے ساتھ ہی مشین میں سے جینیں سٹائی دینے لگیں۔ ادھر کمرے میں موجود حبشی غیر ملکی لڑکی اور اس کا ساتھی چاروں بڑی طرح چیختے ہوئے فرش پر گر کر ٹپتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔

"تم۔ تم نے یاد دلیندہ کو کیا سمجھ لیا تھا۔ احمقو۔" — تمہاری نے دانت پیتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سکریں پر جمی ہوئی تھیں۔ غیر ملکی لڑکی اور اس کے ساتھیوں کے جسم اب ڈھیلے پڑ چکے تھے اور وہ بے ہوش تھے۔

"کاش اس مشین کے ذریعے میں تمہیں تو بتا کر دیا کہ مار سکتا۔"

تمہاری نے دانت پیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے مشین کے مختلف بیٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ مشین آف کر کے وہ اٹھا اور واپس اپنے خاص کمرے میں آ گیا۔ اس نے دوبارہ میز کی دیوانے سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بیٹن واکر کال کرنا شروع کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ گرینڈ چیف باس کالنگ اور۔" — تمہاری نے کہا۔

"میں باس۔ بی۔ ایون کال اسٹنڈ کر رہا ہوں اور۔" — چند

لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے بی کس کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بی۔ ایون۔" — ہیڈ کوارٹر میں اس وقت کتنے افراد موجود ہیں۔ اور۔" — تمہاری نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"باس۔" — مجھ سمیت آٹھ افراد موجود ہیں۔" — بی۔ ایون نے انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔" — تمہارا اصل نام کیا ہے۔ اور تمہارا تعلق بی گروپ میں آنے سے پہلے کس تنظیم سے تھا اور۔" — تمہاری نے پوچھا کیونکہ وہ صرف بی۔ دن سے واقف تھا۔ باقی گروپ کی تفصیلات کا اسے علم نہ تھا۔

میرا نام کولن ہے۔ اور سیاب بی گروپ میں آنے سے پہلے میں ریڈ سٹار تنظیم کا سینڈ چیف تھا۔ ریڈ سٹار تنظیم ایک بڑے مشن میں ختم ہو گئی۔ صرف میں ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے بچ گیا تھا۔ اس کے بعد میں نے بی گروپ جوائن کر لیا اور۔" — بی۔ ایون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن اس بار اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔ شاید وہ گرینڈ چیف باس کے ان تمام سوالات کا مقصد نہ سمجھ سکا تھا۔

"او۔" — کولن اب میری بات غور سے سن رہا ہے۔ بی۔ دن اور وہی۔ دن دونوں نے تنظیم سے غداہی کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس لئے سب کے طور پر میں نے ان دونوں کو جلا کر ہالک کر دیا ہے۔ اور بی۔ دن انتظامی طور پر انتہائی نا اہل ثابت ہوا تھا۔ وہ دشمنوں کی جال میں آ گیا۔ ادا پنے باقی ساتھیوں کو بھی ان کے ہاتھوں مروا بیٹھا۔ چنانچہ اب

”اور اینڈ آل۔۔۔ ترمذی نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی
 مابلطہ ختم کر دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات موجود
 تھے۔ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ سا جان سنٹر میں منبری
 نے کر دیا ہے تو یہاں کی لیڈر اور اس کے ساتھی کو ناک ڈاؤن کر
 دیا ہے۔ اس نے اس غیر ملکی لڑکی جو لیا اور اس کے ساتھی کو یہاں
 اس لئے یہاں منگوایا تھا کہ جو لیا اسے پسند آگئی تھی اور اب جب کہ
 لیڈی ایشلے مر چکی تھی۔ اُسے اس کی طرف سے بھی چیکنگ کا کوئی خطرہ نہ
 تھا۔ کیونکہ لیڈی ایشلے اس معاملے میں بے حد سادہ واقع ہوئی
 تھی۔ گو ترمذی اپنی بد معاشی سے باز نہ آتا تھا۔ لیکن پھر بھی اُسے لیڈی
 ایشلے کی طرف سے خطرہ بہر حال باقی نہ تھا۔ اور اب تو یہ خطرہ قلعہ
 دودھ ہو چکا تھا۔ اس لئے اس نے یہی سوچا تھا کہ اس غیر ملکی لڑکی
 جو لیا کو یہاں اپنے ساتھ رکھے گا۔ جب کہ اس کے ساتھی کو دردناک
 موت کا عذاب دے کر اپنے انتقام کو بھی تسکین دے گا۔ اور ساتھ
 ہی اس سے سیکرٹ سروس کے بچے کچھ ممبرز کا پتہ چلا کہ ان کا خاتمہ
 بھی کر دے گا۔ اور اگر جو لیا اُسے زیادہ پسند آگئی تو وہ اُسے
 اپنے ساتھ یاد لیڈ کے ہیڈ کوارٹر لے جائے گا۔ جہاں اس کے
 ذہن بدل کر اُسے ہمیشہ کے لئے اپنی کینز بنائے گا۔ بہر حال اب اسے
 سیکرٹ سروس سے کوئی فوری خطرہ نہ رہا تھا۔ اس لئے وہ
 مطمئن تھا۔ پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر دیا کہ اس نے
 کیمیکل فیکٹری میں وکٹر کے نمبر ڈیڑھ گھنٹے سے بات چیت شروع کر دی۔
 اس نے اُسے بتایا کہ وکٹر ایک مشن کے دوران ہلاک ہو چکا ہے۔

اس لئے اب مارٹی سی کیمیکل فیکٹری کا نمبر ون ہوگا۔ اور اس کا کوڈ نام
 اب ایم۔ ون ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اُسے ریڈ سٹار کی طرف
 سے بے ہوش افراد کی آمد کی اطلاع دیتے ہوئے اُسے ہدایت کی
 کہ جیسے یہ لوگ پہنچیں انہیں انتہائی نگرانی میں رکھا جائے۔ اور
 اُسے فوراً اطلاع دینی جائے۔ یہ ہدایات دینے کے بعد اس نے
 انٹرکام کا رسیور رکھا اور لیڈی ایشلے کے کام کی چیکنگ کے لئے
 اس کا ہاؤنڈ لگانے کے لئے اس کے مخصوص دروازے کی طرف بڑھ
 گیا۔

ہے۔ اور پھر کچھ دیر بعد اُسے دوستے باس بی۔ ون کی چیخوں کی آوازیں سنائی
 دیں تو اس کا رونا رونا کا نپ اٹھا۔ باس بی۔ ون کی چیخیں تیار ہی تھیں۔
 اس پر بے پناہ تشدد کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد پھر خاموشی سی چھا گئی۔
 کافی دیر بعد اُسے ایک بار پھر دور سے چیخوں کا طوفان سا اٹھتا ہوا سنائی دیا۔
 لیکن اس بار چیخنے والوں کی آوازیں پہلے سے مختلف تھیں اور اس کے ساتھ ہی
 کل خاموشی طاری ہو گئی۔ فریڈی سی سوچنے لگا کہ آخر کیا ہوا ہے۔ یہ کیسی
 عجیب تھیں۔ کیا جو لیا اور اس کے ساتھ بھی کسی طرح ہلاک ہو چکے ہیں۔ لیکن انہیں
 اس نے ہلاک کیا ہے۔ کیا باس بی۔ ون نے۔ لیکن اس کی بھی بعد میں کوئی
 تازہ سنائی نہ دی تھی۔ اب عمارت پر مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

اُسی لمحے فریڈی کو ہومز کی گمراہ سنائی دی۔ اور اس نے چونک کر ہومز
 کی طرف دیکھا جس کا جسم اب حرکت کر رہا تھا۔ فریڈی کے منہ میں چونکہ
 رونا دہا ہوا تھا۔ اس لئے وہ بولنے سے مجبور تھا۔ ہومز چند لمحے کو اُٹھا
 رہا۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ اور اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ اس کا چہرہ
 رونا آلود تھا۔ اور آنکھوں میں وحشت سی تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ شعور
 کی چمک بھی تھی۔ اور شعور کی اس چمک کو دیکھ کر فریڈی میٹھی ہو گیا۔ کہ
 ہومز پوری طرح ہوش میں آچکا ہے۔ ہومز کی نظریں جیسے ہی فریڈی پر پڑیں۔
 دودھ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور پھر شاید اُسے پہلی بار اپنے عریاں ہونے کا احساس
 ہوا تو ایک لمحے کے لئے وہ سمٹ سا گیا۔

فریڈی می۔ یہ کیا ہوا۔ میرا لباس اور یہ لوگ کہاں گئے۔ ہومز
 نے فریڈی سے مخاطب ہو کر کہا۔

ارے۔ تمہارے منہ میں تو رونا دہا ہوا ہے۔ ہومز نے

فریڈی کے منہ میں رونا دہا ہوا تھا۔ اس لئے وہ بول نہ سکتا
 تھا لیکن وہ تھا ہوش میں۔ الیتہ ہومز فرش پر عریاں حالت میں بیٹھ
 پڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر صرف ایک زیر جامہ تھا۔ فریڈی کی نظریں
 بار بار ہومز کی طرف مڑ جاتیں۔ کیونکہ اگر ہومز کسی طرح ہوش میں آ
 جاتا تو پھر ان دونوں کا آزاد ہو جانا ناممکن نہ تھا۔ لیکن ہومز لمبی بیہوشی
 میں تھا۔ ٹھنڈے فرش پر عریاں حالت میں پڑے ہوئے کے
 باوجود وہ ہوش میں نہ آ رہا تھا۔ فریڈی کے کان پر دنی آوازیں پڑ
 گئے ہوتے تھے۔ پھر اُسے کافی آدمیوں کے چلنے اور اس کے بعد
 فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور فریڈی سمجھ گیا کہ
 جولیا کی سکیم کامیاب رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی نے ہومز کے
 میک اپ میں باس بی۔ ون اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف یک
 لپٹے بلکہ یقیناً بی۔ ون کے علاوہ باقی ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا گیا

فریڈی کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے فریڈی کے منہ سے رومال کھینچ لیا اور فریڈی کے حلق سے طویل سانس نکل گیا۔

”ہومز۔ جلدی کرو مجھے کھولو۔ جلدی کرو۔“ فریڈی نے تیز لہجے میں کہا۔

اور ہومز نے سہماتے ہوئے جلدی سے سٹریپ کھولنے شروع کر دیئے۔

”یہ میرا لباس کہاں گیا۔ اور یہ لوگ ہمیں چھوڑ کر کہاں گئے ہیں۔“ ہومز نے سٹریپ کھولتے ہوئے پوچھا۔

اور فریڈی نے اُسے مختصر لفظوں میں اس کے بے ہوش ہونے سے لے کر اب تک کی ساری کہانی سنا دی۔ اور پھر سٹریپ کھلتے ہی فریڈی اچھل کود سے نیچے اترا۔ اور اس نے جلدی جلدی ہاتھ پیر چلانے شروع کر دیئے۔ کیونکہ مسلسل پنج پر لیٹے لیٹے اس کا جسم تقریباً بے حس ہو چکا تھا۔

جب کہ ہومز تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ لیکن دروازہ باہر سے بند تھا۔ فریڈی نے بھی کچھ دیر ہاتھ پیر چلائے۔ اور پھر جب اس کا جسم کچھ گرم ہو گیا تو وہ بھی دروازے کی طرف بڑھا۔

”کچھ لوگوں کے چلنے پھرنے کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔“ ہومز نے سرگوشیاں انداز میں قریب آتے ہوئے فریڈی سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور فریڈی نے بھی سر ہلادیا۔ آوازیں اس نے بھی سن لی تھیں۔ ”اب یہ معلوم نہیں کہ یہ کون لوگ ہیں۔ کیا ہمارے ساتھی ہیں یا جویل کے ساتھی ہیں۔“ فریڈی نے کہا۔

”کیا خیال ہے۔ دروازہ کھٹکھٹایا جائے۔“ ہومز نے کہا۔

”کیوں موت خریدنے پر تلے ہوئے ہو۔ ہمارے پاس اسلحہ نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اور ہمیں آزاد دیکھ کر وہ لوگ گولیوں سے بھون ڈالیں گے۔“

فریڈی نے کہا۔ اور پھر گردن گھما کر غور سے کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ لیکن کمرے کی دیواریں ٹھوس تھیں۔ ان میں کہیں بھی نہ ہی کوئی گھڑکی تھی اور کوئی پوشندہ ان۔ صرف یہی اکلوتا دروازہ تھا جو باہر سے بند تھا۔

لیکن اصل صورت حال کا آخر ہمیں علم کیسے ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ ہمارے ساتھی ہوں۔ وہ چلے جائیں اور ہم یہاں بھوکے پیاسے قید رہ جائیں۔“ ہومز نے کہا۔

اور اس کے میرے خیال میں اب اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہیں۔“ فریڈی نے بھی رضامند ہوتے ہوئے کہا۔ اور ہومز نے ہاتھ گھٹا کر تیزی سے لوہے کے دروازے پر زور زور سے مکے برسائے شروع کر دیئے۔

اور چند لمحوں بعد قدموں کی آوازیں تیزی سے اس طرف آتی سنائی دیں۔ وہ دونوں جہٹ کر دیواروں سے جھگڑ گئے۔ قدموں کی آوازیں دروازے کے قریب آ کر رک گئیں۔

”کون ہے اندر۔“ دوسرے لمحے باہر سے ایک چیختی ہوئی محکمہ دار سنائی دی۔

”اے۔۔۔ یہ تو کولن کی آواز ہے۔ بی۔ ایون کی۔“ فریڈی نے بہت سخت مسرت بھرے انداز میں لپکتے ہوئے کہا۔ اور ہومز کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کولن کی غیر متوقع آواز سننے ہی اُسے ایسا محسوس

میں کہا۔

"اوہ۔۔۔ میں تمہیں بات کرنے کے قابل ہی نہیں چھوڑ دوں گا۔"
کولن نے ایک لمخت چختے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ فریڈی اور ہومز کچھ سمجھتے کولن نے ماتھے میں
پکڑی ہوئی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ اور کمرہ مشین گن کی فائرنگ اور ہومز کی
بیچ سے گونج اٹھا۔ گولیوں کی بوچھاڑ نے ہومز بے چارے کا عریاں جسم
چھلنی کر کے دکھ دیا تھا۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ میں سہزادہ کرتا ہوں۔ تمہیں اپنا لیڈر ماننا ہوں۔"
فریڈی نے ایک لمخت اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"سوچ لو۔۔۔ اگر تم نے کسی بھی لمحے غداری کرنے کی کوشش
کی تو تمہارا حشر اس سے بھی بُرا ہو سکتا ہے۔" کولن نے اس
کے چہرے پر نظریں گاڑ لے ہوئے کہا۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں کبھی غداری نہیں کروں گا۔"
فریڈی نے فوڈا ہی کہا۔

"او۔۔۔ کے۔۔۔ میں تمہیں ایک موقع دے رہا ہوں۔ ایک بار تم نے
بی۔ون کی ناراضگی سے مجھے جھوٹ بول کر بچا لیا تھا۔ اس احسان کے
بدلے میں تمہیں یہ موقع دیا جا رہا ہے۔ ورنہ میں یہ رسک ہرگز نہ لیتا۔"
کولن نے مشین گن نیچے کرتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں بائس۔ آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔"
فریڈی نے فوڈا ہی خوشامدانہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"تو سن لو۔۔۔ تمہارا نمبر اب ریڈ سٹار نان ہو گا۔ آؤ۔۔۔ کولن

ہوا جیسے وہ کسی خوف ناک دلدل سے صحیح سلامت یاہر آ گیا ہو۔

"کولن دروازہ کھولو۔ میں بی۔سکس ہوں۔ میرے ساتھ بی۔تھری ہے
فریڈی نے چختے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے دروازے کی چٹخنی کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور پھر
دروازہ ایک دھمکے سے کھلا۔ اور ایک لمبا ترنگا نوجوان اندر آ گیا۔ یہ
کولن تھا بی۔ایون۔ اس کے پیچھے دو اور افراد تھے جو ان کے گرد و
کے ہی آدمی تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"بی۔ایون۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ وہ غیر ملکی لڑکی اداس کے
جستی سکتی وہ کہاں ہیں۔" فریڈی نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

"پہلی بات تو یہ سن لو۔ کہ اب میں بی۔ایون نہیں ہوں بلکہ اب میں
ریڈ سٹار ہوں۔ اور یہ ریڈ سٹار تھری افراد فائیو بی۔بی۔ون اور دو

ون۔ دونوں کو گرینڈ چیف بائس نے غداری کے الزام میں جلا کر داکو
دیا ہے۔ ادبی۔ون کے چھ ساتھیوں کو یہاں کے لوگوں نے ہلاک

دیا ہے۔ اس لئے گرینڈ چیف بائس نے بی۔گروپ ختم کر دیا ہے۔ اور
گروپ ریڈ سٹار قائم کیا ہے۔ جس کا میں چیف ہوں۔ اور باقی ساتھی

ریڈ سٹار گروپ کے ممبر بن چکے ہیں۔ تمہارے متعلق جو کچھ کوئی علم
تھا کہ تم کہاں ہو۔ اس لئے اب تمہارے نمبر آخری ہوں گے۔"

کولن نے بڑے سخت اور حکمانہ لہجے میں کہا۔
"یہ کیسے ممکن ہے۔ میں بی۔تھری اور بی۔سکس موجود ہیں۔ ہماری

موجودگی میں بی۔ایون کیسے گروپ لیڈر بن سکتا ہے۔ ٹھیک ہے مم۔
گرینڈ چیف بائس سے بات کریں گے۔" ہومز نے ناخوشگوار لہجے

نے کہا۔ اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

فریڈمی نے باہر آکر دیکھا کہ بڑے سے لائن نما صحن میں ہیڈ کوارٹر کی ایک بڑی دیگن کھڑی تھی۔ اور گردپ کے افراد ایک جیسی کوئل کمر اٹھاتے ہوئے اس دیگن میں رکھ رہے تھے۔ جیسی بے ہوش تھا۔

"کیا بوزیشن ہے؟" کولن نے دیگن کے قریب پہنچے ہی پوچھا۔
"باس۔ چاروں بے ہوش ساتھی دیگن میں پہنچ چکے ہیں۔ ایک نے موڈبانہ آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اد۔ کے۔ اب چار نمبر زہاں رہ کر عمارت کی نگرانی کریں گے۔ لیکن یہ نگرانی باہر سے ہوگی۔ باقی چار افراد واپس ہیڈ کوارٹر چلے جائیں گے۔ میں ان بے ہوش افراد کو گریڈ چھت باس کے پاس پہنچا کر واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤں گا۔ نگرانی انتہائی احتیاط سے کی جائے اور اگر کوئی آدمی اس عمارت میں داخل ہو تو اسے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا جائے۔" کولن نے بڑے سمجھانے انداز میں کہا۔

"یس باس۔" دو افراد نے کہا۔

"ریڈ سٹار تھری سے ریڈ سٹار سکس نگرانی کریں گے۔ ریڈ سٹار سیون سے نائن سمیت واپس ہیڈ کوارٹر جائیں گے۔" کولن نے باقاعدہ ہدایات کرتے ہوئے کہا۔ اور خود وہ دیگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

دوسرے لمحے دیگن کا انجن شارٹ ہوا۔ اور دیگن تیزی سے عمارت کے کھلے پچا کھک کی طرف بڑھنے لگی۔ فریڈمی باقی ساتھیوں کے ساتھ خاموشی سے پیدل پچا کھک کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن

میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی۔ اس نے صرف جان بچانے کے لئے کولن کو اپنا پاس مان لیا تھا۔ لیکن اس کا ذہن کسی صورت بھی اسے لیڈر ماننے کے لئے تیار نہ تھا۔ کیونکہ کولن بہر حال اس سے بے حد جونیئر تھا۔ لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ اسے موقع کی تلاش میں رہنا چاہیے۔ اس لئے وہ فی الحال خاموشی سے بلکہ موڈبانہ انداز میں باقی ساتھیوں کے پیچھے چلتا ہوا پچا کھک کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

کے بعد کسی طرح حرکت میں نہ آسکیں۔ میں تھوڑی دیر میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔ اس کے بعد مزید ہدایات دوں گا۔" — ترمذی نے کہا۔

"یس یا س — حکم کی تعمیل ہوگی یا س" — مارٹی نے جواب دیا۔ اور ترمذی نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا کریڈٹل دیا یا اور پھر ایک اور کریڈٹل دیا۔

"یس — جیکسن سیکنگ — دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ترمذی بول رہا ہوں" — ترمذی نے اُسی طرح حکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس یا س" — جیکسن کا اچھے فوڈا ہی مؤدبانہ ہو گیا۔

"کیمیکل لیبارٹری سے مارٹی ابھی ایک غیر ملکی کو تم تک پہنچائے گا۔ وہ لڑکی بے ہوش ہے تم اسے پیش سیل میں رکھو۔ میں کیمیکل لیبارٹری جا رہا ہوں۔ وہاں سے واپسی پر اس کے متعلق مزید ہدایات دوں گا۔" — ترمذی نے کہا۔

"یس یا س" — جیکسن نے کہا۔ اور ترمذی نے ریسیور رکھ دیا۔

اور پھر قدم بڑھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیبارٹری کی حدود سے نکل کر جب وہ اپنی مخصوص کمانڈ گاڑی میں طویل سفرنگ کے ذریعے سفر کرتا ہوا کیمیکل لیبارٹری کی حدود میں داخل ہوا تو مارٹی وہاں اس کے استقبال کے لئے خود موجود تھا۔ گاڑی کے رکتے ہی ترمذی نیچے اتر آیا۔

ترمذی کے لیبارٹری کا راونڈ لنگر جیسے ہی وہاں اپنے کمرے میں پہنچا تو میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ ترمذی نے آگے بڑھ کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس" — ترمذی نے حکمانہ لہجے میں کہا۔

"یا س — میں مارٹی بول رہا ہوں کیمیکل لیبارٹری سے۔ ابھی ریڈیو سٹار دیکن میں ایک غیر ملکی لڑکی — ایک مقامی نوجوان اور دو قومی مہیکل حبشیوں کو چھوڑ گیا ہے۔ میں نے آپ کی ہدایات کے مطابق انہیں پیش سیل میں پہنچا دیا ہے۔ ویسے وہ بے ہوش ہیں" — مارٹی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس غیر ملکی لڑکی کو وہاں سے لیبارٹری سیکشن کے پیش سیل میں پہنچا دو۔ میں یہاں جیکسن کو اس کے متعلق ہدایات دے دوں گا۔ اور باقی افراد کو اس طرح باندھ دو کہ وہ ہوش میں آنے

"لوہکی کو پہنچا دیا جیکس کے پاس" — ترمذی نے نیچے اترتے
ہی ماٹی سے پوچھا۔

"یس باس — اور آپ کے حکم کے مطابق باقی افراد کو اچھی طرح
بے ہوش کر دیا گیا ہے" — ماٹی نے سر جھکاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے
میں کہا۔

"اور کے — آؤ انہیں دیکھ لیں" — ترمذی نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔ اور پھر وہ مختلف راہمادیوں سے گزر کر ایک کمرے کے
دروازے پر پہنچا۔ دروازے پر دو مسلح افراد بڑے مستحاننازی میں
کھڑے تھے۔ انہوں نے ترمذی کو سیٹوٹ کیا۔ اور پھر ایک آدمی نے
مڑ کر دروازہ کھول دیا اور ترمذی اندر داخل ہوا — ماٹی اس کے
پیچھے تھا۔ کمرے کے اندر بھی دو مسلح افراد موجود تھے۔ کمرے کے
دو دروازوں کے ساتھ وہ مقامی آدمی اور دونوں قوی ہیکل
حبشی بندھے ہوئے تھے — نائیلون کی رسیوں کے ساتھ انہیں
باندھا گیا تھا۔ ان تینوں کی گردنیں لٹکی ہوئی تھیں وہ ہوش تھے۔

"یہ فارینز کا شکا رہیں۔ اس لئے انہیں انٹی فارینز انجکشن لگا دیا
اور مجھے ایک خاردار ہنٹر لادو۔ میں ان کی بوٹیاں اڑانا چاہتا ہوں" —
ترمذی کا لہجہ یک لخت تیز ہو گیا۔ اور ماٹی سر ہلاتا ہوا جلدی سے
کمرے سے باہر نکل گیا۔

ترمذی کی نظریں ان تینوں پر جمی ہوئی تھیں۔ خاص طور پر وہ ان حبشیوں
کو دیکھ رہا تھا۔ وہ دونوں انتہائی توہمہ جیم کے مالک تھے۔ بالکل
سانڈوں کی طرح پلے ہوئے تھے۔

"پہلے ان کی چربی نکالوں گا" — ترمذی نے بڑبڑاتے ہوئے
کہا۔ اور تھوڑی دیر بعد ماٹی اندر داخل ہوا تو اس کے ایک ہاتھ میں
ایک ڈبہ اور دوسرے ہاتھ میں ایک خوف ناک ہنٹر کھپا ہوا تھا۔
ہنٹر پر خاردار تار لپیٹی ہوئی تھی۔

ترمذی نے ہنٹر اس کے ہاتھ سے کھینچا اور پھر اسے زور سے
چٹخایا۔ شراب کی تیز آواز کمرے میں گونجی۔ اور ترمذی کے ہونٹوں پر
اس آواز کے سنتے ہی سفاک سی مسکراہٹ رینکنے لگی — وہ تصور
میں اس خاردار ہنٹر کی ضرروں سے ان تینوں کے جسموں کی بوٹیاں
اڑتے دیکھ رہا تھا۔

جب کہ ماٹی نے ڈبہ کھول کر اس میں سے ایک سرسبز ادب ایک
نیلے رنگ کے محلول کی شیشی نکالی اور پھر سرسبز میں یہ محلول بھر کر اس
نے پہلے اس محلول کی کچھ مقدار مقامی نوجوان کے بازو میں اوداس
کے بعد باقی محلول نصف نصف مقدار میں دونوں حبشیوں کے بازوؤں
میں انجکٹ کر کے وہ پیچھے مہٹ گیا۔

ترمذی کی نظریں ان تینوں پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد ان تینوں
کے جسموں میں ہلکی سی تھر تھر مہٹ محسوس ہونے لگی۔ اور ترمذی نے
ایک بار پھر اپنا کوڑا چٹخایا تو شاید اس کی تیز آواز کی وجہ سے ان تینوں
کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"ہوش میں آ جاؤ جلدی — میں چاہتا ہوں کہ تمہاری چٹخیں
پوری قوت سے بلند ہوں" — ترمذی نے ایک بار پھر کوڑے
کو چٹختے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"کون ہو تم۔" اچانک اس مقامی نوجوان کی آواز سنائی دی اس کے لہجے میں ہلکی سی حیرت تھی۔

"میرا نام ترمذی ہے اور میں پادری لینڈ کا ڈائریکٹر ہوں۔ سن لیا تم نے۔ اب تم ایسا نام بتاؤ۔ اور ستو۔ جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے جھوٹ سے شدید نفرت ہے۔" ترمذی نے سفاکانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ میرا نام جو مان ہے۔ اور یہ جوزف اور وہ جوانا ہے۔ ہماری سہیلی لڑکی کہاں ہے۔" جو مان نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ مجھے پسند آگئی ہے۔ اور میں نے اُسے اپنے خاص کمرے میں پہنچا دیا ہے۔ اس لئے اب اس کا تصور بھی اپنے ذہنوں سے کھرچ ڈالو۔ اب وہ زندہ واپس نہیں جاسکتی۔ یا تو وہ میری کینسرین کمرے کی یا پھر اس کا جسم مٹی میں دفن ہو جائے گا۔ اور سنو بہت لمبے سیکرٹ سرورس کے وہ لوگ جو پادری لینڈ کے ہیڈ کوارٹر پر حملے کے لئے گئے تھے وہ سب ختم ہو چکے ہیں۔ اور اب میں نے یہاں موجود باقی لوگوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ بولو۔ تمہارے باقی ساتھی کتنے ہیں۔ اور کہاں ہیں۔" ترمذی نے کوڑے کو چٹختاتے ہوئے جو مان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ باس کبھی نہیں مر سکتا۔ تم جیسے چوہے باس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔" اچانک جوزف کی دھاڑ سنائی دی۔ اور ترمذی تیزی سے جوزف کی طرف مڑ گیا۔

"تم۔ تم۔ تم۔ تم۔ تم۔ انسان۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم میری شان میں ایسی گستاخی کرو۔" ترمذی نے بڑی طرح دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے لہرایا اور ٹھپا پ کی تیز آواز سے خاد دا کوڑا پوری قوت سے جوزف کے جسم سے ٹکرایا اور جوزف کے جسم کا وہ حصہ جس سے کوڑا ٹکرایا تھا ادھر تاج چلا گیا۔ لیکن جوزف کے حلق سے ہلکی سی سسکی بھی نہ نکلی۔

"رک جاؤ احمق آدمی۔ یا تو روک لو۔ ورنہ تم کتے کی موت مر گے۔" اچانک جو مان نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"سنو ترمذی۔ اب اگر تمہارا کوٹا ہم میں سے کسی کے جسم پر پڑا۔ تو تمہارا انجام عبرت ناک ہوگا۔" جو مان نے بھی بڑی طرح دھاڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ دم ختم ہیں۔ تو پھر دیکھو تمہاری بوٹیاں کیسے اڑتی ہیں۔"

ترمذی نے سفاکانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو ایک بار پھر فضا میں اٹھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا کوڑا ان تینوں میں کسی کے جسم سے ٹکراتا اچانک کمرہ دسیوں کے تڑتڑانے کی آواز سے گونج اٹھا۔ اور یہ آواز سننے ہی ترمذی کا ہاتھ وہیں رک گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ صورت حال کو سمجھتا اچانک جو مان نے اس پر چھلانگ لگائی۔ ترمذی کسی حقیر چڑیا کی طرح اس کے بازوؤں میں جکڑا ہوا سامنے والی دیوار تک گھسٹتا چلا گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر اچانک اور تیزی سے ہوا تھا کہ مرنے میں موجود مسلح افراد حرکت تک نہ کر سکے۔

"خبردار۔ اگر کسی نے فائدہ کھولا تو میں اس کی ہڈیاں ایک لمحے میں توڑ ڈالوں۔"

گا۔ جو انا کی چنتی ہوئی آواز سنائی دی۔

ترمذی نے ایک لمحے کے لئے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک بھیٹا تک چیخ نکلی۔ اس کا جسم جو انا کے بازوؤں میں بڑی طرح پھڑکتے لگا۔

”بھیٹا بھینک دو۔ اور دیواروں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ۔ جلدی کرو۔ ورنہ میں اس کو ابھی تو ڈھکڑا کر رکھ دوں گا۔“ جو انا نے چیخے ہوئے کہا۔

”بھیٹو۔ بھینک دو۔“ ترمذی کی گھٹی گھٹی آواز سنائی دی اور کمرے میں موجود دونوں مسلح افراد نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں نیچے پھینک دیں۔ مارٹی پہلے ہی خالی ہو چکا تھا۔ اس کا چہرہ زبردست گیا تھا۔ اور آنکھوں سے شدید غوت ہو رہا تھا۔ کیونکہ جلدی کرنے کی اس طرح رسیاں توڑ کر حملہ کرنے میں وہ اپنی نا اہلی سمجھ رہا تھا کہ اس نے مضبوط انداز میں رسیاں نہیں باندھیں۔ لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ جو انا ناکوں کی رسیاں تو کیا لوہے کی زنجیریں توڑ دینے پر قادر ہے۔ بشرطیکہ اسے غصہ آجائے۔ اور شاید جو لیا کے متعلق ترمذی کا حقہ اور بھر جوت پر خوار و تار کے کوٹے نے اس کا دماغ الٹ دیا تھا۔ اس لئے کہ ہر ہے۔ ناکوں کی رسیاں ایسی حالت میں کہاں ٹھہر سکتی تھیں۔

”دیوار کی طرف منہ کر لو۔ جلدی کرو۔“ جو انا نے چیخے ہوئے کہا۔ اور مارٹی سمیت دونوں افراد دیوار کی طرف منہ کرنے لگے۔ لیکن اسی لمحے جو انا کے حلق سے چیخ نکلی۔ کیونکہ ایک آدمی نے مڑتے ہوئے انتہائی برقی رفتار سے بچائے کہاں سے خنجر نکال کر جو انا پر پھینچ مارا تھا۔ اور یہ خنجر جو انا کی پسلیوں

میں گھستا چلا گیا تھا۔ اور جو انا کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی۔ لیکن اس کی گرفت ترمذی پر ڈھیلی بند پڑی۔ البتہ اس نے انتہائی برقی رفتار سے ترمذی کو ان تینوں پر اچھال دیا۔ لیکن جس آدمی نے جو انا پر خنجر پھینکا تھا وہ جو انا کی توقع سے کہیں زیادہ پھر تھلا نکلا تھا۔ خنجر پھینکتے ہی اس نے اچھل کر فرش پر گوی ہوئی مشین گن اٹھائی اور اس طرح اچانک بھگنے کی وجہ سے وہ ترمذی کے ساتھ ہونے والے ٹکراؤ سے بھی بچ گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین گن سیدھی کر کے خاکہ کھولے۔ جو انا نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہینٹر اہرایا اور شراب کی آواز کے ساتھ ہی ہینٹر اس آدمی کے ہاتھ پر پڑا اور نہ صرف مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل گئی بلکہ وہ چیخا ہوا نیچے جا گرا۔ ادھر خنجر ابھی تک جو انا کی پسلیوں میں دھکے لگا دھکا ہوا تھا۔ اور جو انا کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا لیکن اس آدمی کو گرانے کے ساتھ ہی جو انا کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا۔ اور اس بار ہینٹر پوری قوت سے مارٹی کے جسم سے ٹکرایا اور ترمذی سے ٹکرا کر نیچے تو گرا تھا لیکن سائیڈ پر ہونے کی وجہ سے وہ ترمذی کے نیچے دبنا نہ تھا۔ اور جب جو انا اور خنجر والے آدمی کے درمیان کش مکش ہو رہی تھی اس نے انتہائی پھرتی سے دوسری مشین گن اٹھائی چاہی تھی۔ لیکن جو انا کا ہینٹر پوری قوت سے اس کی سائیڈ پر پڑا۔ اور مارٹی خوف ناکہ چیخیں مارتا ہوا نیچے گر کر پھیل کی طرح تڑپنے لگا۔ ادھر ترمذی نے نیچے گرتے ہی تھلا بانہ کی کھائی اور پھر اس سے پہلے کہ جو انا اس پر ہینٹر آزاد مادیسی پرندے کی طرح اچھل کر پھیلی دیوار کے قریب پہنچا۔ اور دوسرے لمحے پھیلی دیوار میں کھٹاک کی آواز سے دوا نہ نمودار ہوا۔ اور

ترندی بجلی کی سی تیزی سے یہ دروازہ پار کر گیا۔ جو انا مجبور تھا۔ اس کے پاس کوئی ایسا ہتھیار نہ تھا جس سے وہ اسے روک سکتا۔ البتہ اس نے اندھا دھند مارنی اور باقی دو افراد پر ہنٹر چلانا شروع کر دیا اور کمرہ ان تینوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔

"ہمیں کھولو جانا۔" جلدی۔ جو انا نے چیتے ہوئے کہا۔ اور جو انا کو جیسے ہوش آ گیا۔ اس نے اچھل کر پہلے ایک طرف بڑھی ہوئی مشین گن اٹھائی اور پھر کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ سے گونج اٹھا۔ مارنی اور اس کے دونوں ساتھی گولیوں کا شکار ہو گئے۔ انہیں ڈھیر کرنے کے

بعد جو انا تیزی سے آگے بڑھا۔ اور پھر اس نے پہلی بار ہاتھ موڑ کر سیلیوں میں موجود خنجر ایک جھٹکے سے باہر کھینچا۔ خنجر کے باہر نکلنے ہی اس کے زخم سے خون کسی فوارے کی طرح نکلنے لگا۔ لیکن جو انا نے خون اور زخم کی بدوا کے بغیر جلدی سے اس خون اور خنجر کی مدد سے جو انا کی رسیاں کاٹیں۔

تو جوت نے اپنے زخموں کی پرداہ کے بغیر سب سے پہلے اپنی ادھڑی ہوئی قمیض کو بجلی کی سی تیزی سے پھاڑا۔ پھر قمیض کے ایک حصے کا گولہ بنا کر اس نے جو انا کے زخم پر رکھ کر اس پر قمیض کے باقی حصے کی پٹی باندھنا شروع کر دی۔

"تم خود زخمی ہو جوت۔" جو انا نے اسے دکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ہتھار از ختم زیادہ خطرناک ہے۔" جوت نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور جو انا اس کی ہمدردی پر بے اختیار مسکرا دیا۔

جو انا نے آزاد ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے مشین گن اٹھائی اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف لپکا۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ سائنڈ پر فٹ ہے۔ ورنہ لازماً گولیوں کی آوازیں باہر ضرور جاتیں۔ دروازہ لاک نہ تھا صرف بند تھا اس لئے جیسے ہی جو انا

نے دروازہ کھولا باہر کھڑے ہوئے دونوں مسلح افراد چونک کر پیٹھے پر اسی لمحے جو انا نے مشین گن کا فائر کھول دیا۔ اور وہ دونوں خنجر مٹے رہا۔ دوسری سی سی گئے اور جو انا اچھل کر باہر آ گیا۔ اس نے تیسری بار جو انا اور جوت بھی باہر آ گئے۔ جو انا کے ہاتھ میں بدستور

مشین گن تھی جب کہ جوت نے باہر بڑھی ہوئی ایک مشین گن سنبھال لی۔ اور وہ تینوں تیزی سے باہر دوسری میں دوڑتے ہوئے آگے بڑھے۔ یس باہر دوسری کا موڑ مڑتے ہی جیسے وہ آگے بڑھے ایک تخت فرش کے قدموں تلے سے نکل گیا۔ اور وہ تینوں خنجر ہوئے فرش

پر پڑ جانے کی وجہ سے نیچے گہرائی میں گرے پڑے گئے۔ چند لمحوں بعد کے جسم دھماکے کے ساتھ زمین سے ٹکرائے اور ایک بار پھر ان کے حلق سے چنچیں نکل گئیں۔ لیکن پیراڈرپنگ کی تربیت اس ہونے کی وجہ سے نیچے گرتے ہی وہ لاشورسی طویر قلابازی کھا گئے۔ اس لئے ٹوٹ پھوٹ سے بہر حال بچ گئے۔ قلابازی کھا کر جیسے

وہ سیدھے ہوتے چپٹ کی آواز کے ساتھ ہی وہ جگہ روشن ہو گئی۔ سان تینوں کے حلق سے ایک طویل سانس نکلا۔ کیونکہ انہوں نے آگے آپ کو ایک ایسے کمرے میں کھڑے دیکھا جس کی دیواروں میں سے ہر جگہ مشین گنوں کی نالیں نصب نظر آ رہی تھیں۔ اور کمرے کا کوئی

دردانہ نہ تھا۔

"تم لوگ واقعی بے حد خطرناک ہو۔ لیکن اب دیکھ لو۔ تمہاری موت تمہارے سامنے ہے۔ جب ہر طرف سے مشین گنوں کی گولیاں برسیں گی تو تمہارے جسم شہد کی مکھڑوں کے چھ بن جائیں گے۔ وہ غیر ملکی لڑکی بھی چونکہ تمہاری لیڈر ہے وہ بھی یقیناً تمہاری ہی طرح خطرناک ہوگی۔ اس لئے اب میں نے اسے ساتھ رکھنے کا فیصلہ بدل دیا ہے۔ اب وہ بھی تمہارے ساتھ ہی مرے گی۔ تم یہاں سے نہیں نکل سکتے۔ اس لئے جب تک وہ لڑکی تمہارے درمیان نہیں پہنچ جاتی تو الحاح تم زندہ رہو گے۔ اس کے بعد میں تم چاروں کی عبرت ناک موت کا تماشا دیکھوں گا۔" شرمندی کی آواز بھٹ میں لگی ہوئی ایک جالی سے نکلی۔ اور اس کے بعد ایک سخت خاموشی سی چھا گئی۔ وہ عینوں اس طرح ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جیسے ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہوں کہ اب یہاں سے بچ نکلنے کی کیا صورت ہوگی۔ لیکن ظاہر ہے کسی کے پاس اس سوال کا جواب نہ تھا۔

عائشہ

شرمندی نے مائیک کا بٹن بند کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ سنٹرل روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ پیش سیل سے نکل آنے میں تو کامیاب ہو گیا تھا۔ لیکن باہر آنے کے بعد اس کے جسم نے جیسے حرکت کرنا چھوڑ دیا تھا۔ یہ شاید اس کے سینے پر اس جشی جواتا کے طاقتور باندھن کے بے پناہ دباؤ کا نتیجہ تھا کہ اسے اپنے سینے میں اس قدر تکلیف محسوس ہو رہی تھی جیسے اس پر دل کا دورہ پڑ گیا۔ پہلے تو وہ اپنی جان بچانے کی غرض سے حرکت میں آ گیا تھا۔ لیکن پیش سیل کے خفیہ دروازے سے باہر آنے کے بعد جیسے ہی اس کے شعور کو محفوظ ہونے کا یقین ہوا سینے کی تکلیف نے اسے بے دم کر دیا۔

پیش سیل کے اس خفیہ دروازے کی دوسری طرف بھی ایک درہ تھلی جسے سٹور کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ خفیہ دروازہ گو

آٹومیٹک تھا لیکن دیوار کی جڑ کے ایک مخصوص حصے پر پیر مارنے سے کھلتا تھا۔ جب کہ سٹور کی طرف اس کے کھولنے کے لئے ایک ہینڈل تھا جو دیوار میں نصب تھا۔ ہینڈل کو ڈبل طریقے سے استعمال کیا جاتا تھا۔ اگر اسے نیچے کر دیا جائے تو دروازہ کھلنے کا سسٹم جام ہو جاتا تھا۔ ترمذی نے سٹور میں پہنچنے ہی سب سے پہلے اس ہینڈل کو نیچے کیا تھا تا کہ دشمن اس بات سے گواہ نہ ہو کہ اس نے اس طرح وہ اس کمرے میں وقتی طور پر محفوظ ہو گیا تھا۔ لیکن پہنچنے کی بے پناہ تکلیف کی وجہ سے اس میں فوری طور پر یہ بہت بڑا ہی تھی کہ وہ دوڑ کر باہر نکلتا اور ان لوگوں کے خاتمے کے فوری احکامات جاری کرتا۔

وہ کچھ دیر تک سینہ پکڑے وہیں سٹور روم میں بیٹھا رہا پھر آہستہ آہستہ دروازہ کھول دیا۔ اور اس کا سانس نارمل ہونے لگا تو اس کی تشویش دور ہو گئی۔ اور پھر جب اس کا سانس پوری طرح نارمل ہوا تو وہ اٹھا اور تیزی سے سٹور کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ اور دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا تو وہ ایک تنگ سی راہداری میں تھا۔ جس پر ایک سرابند تھا اور دوسرا این کنٹرول روم میں جا کر ختم ہوتا تھا۔

یہ کنٹرول روم کے دروازے سے مکمل کہ وہ دوبارہ اس راہداری میں پہنچ سکتا تھا جہاں پیش سیل کا دروازہ تھا۔ چنانچہ باہر نکلتے ہی وہ دوڑتا ہوا این کنٹرول روم کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ میں کنٹرول روم کا دروازہ کھول کر اندر

ہوا۔ تو کنٹرول روم میں موجود افراد اُسے اس طرح اچانک سامنے کر لو کھلا کر اپنے اپنے سٹو اؤں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس کمرے

میں چار مشینیں دیواروں کے ساتھ نصب تھیں۔ ہر مشین کے سامنے ایک ایک آپریٹر موجود تھا۔ جب کہ ایک سائیڈ میں لکھی ہوئی میز کے پیچھے ان کا انچارج بیٹھا ہوا تھا۔

”بب۔ بب۔ بب۔ بب۔ بب۔“ آپ۔۔۔ انچارج نے بوکھلائے ہوئے ہلچے میں کہا۔

پیش سیل کو چیک کر دیکھی۔۔۔ ترمذی نے چیخے ہوئے کہا۔ اور اس کی آواز سننے ہی ایک مشین کے سامنے کھڑا ہوا آپریٹر تیزی سے سرگرم مشین کے مختلف بٹن دبائے میں مصروف ہو گیا۔ اور ترمذی تقریباً دوڑتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔ انچارج بھی اس کے پیچھے اس مشین کی طرف بڑھا آیا۔

آپریٹر کے بٹن دبائے ہی سکریں پر پیش سیل کا اندرونی منظر ابھرا۔ تو اس لمحے دونوں حبشی دروازے سے نکل رہے تھے۔ راہداری کو رگڑ کر دیکھی۔۔۔ آپریٹر سر پر کھڑے ہوئے ترمذی نے چیخ کر کہا۔

اور آپریٹر نے بجلی کی سی تیزی سے ادبٹن دیا دیتے۔ سکریں پر کچھ کا سا ہوا اور پھر راہداری کا منظر ابھر آیا۔ راہداری میں دو لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ جب کہ وہ تینوں تیزی سے راہداری میں بائیں طرف دوڑ بے چلے جا رہے تھے۔ ان تینوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

انہیں شوٹنگ روم میں گمراہ۔ فرش ہٹا دو۔ جلدی کرو۔ ترمذی نے چیخے ہوئے کہا۔ اور آپریٹر نے تیزی سے ایک سرخ

رنگ کے بٹن پر ہاتھ رکھا۔ اور ساتھ ہی مشین کے نیچے لگے ہوئے
ہینڈل پر دوسرا ہاتھ رکھ دیا۔ باہداری میں بھاگتے ہوئے تینوں
افراد جیسے ہی باہداری کا موٹر سٹرک آگے بڑھے۔ آپریٹر نے
بیک وقت سرخ بٹن دبایا اور ہینڈل کو نیچے کر دیا۔ دوسرے لمحے
فرش پر دوڑتے ہوئے تینوں افراد غائب ہو گئے۔
"وہ مال۔ اب یہ سچ کر نہیں جاسکتے۔ شوٹنگ روم آں کر وہ
اور مجھے مائیک دو۔" ترمذی نے مسرت بھرے انداز میں
چیخے ہوئے کہا۔

اور آپریٹر نے جلدی سے اور مختلف بٹن دبائے اور پھر مشین کی
سائیڈ پر ہاتھ سے لٹکا ہوا مائیک نکال کر ترمذی کی طرف بڑھا دیا۔ بٹن
دبائے ہی سکریں پر دو تین جھلکے ہوئے۔ اور پھر اس پر ایک بند
کمرے کی تصویر ابھر آئی۔ جس کی دیواروں میں مشین گنوں کی نالین نصب
تھیں۔ اور وہ تینوں اس کمرے میں کھڑے حیرت بھرے انداز میں
کمرے کو دیکھ رہے تھے۔

"بڑے سخت جان لوگ ہیں۔ بلندی سے گرنے کے باوجود ویسے
کے ویسے کھڑے ہیں۔" ترمذی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور
اس کے ساتھ ہی اس نے مائیک کے سائیڈ میں موجود بٹن پر پس کر
دیا۔

"تم لوگ واقعی بے حد خطرناک ہو۔ لیکن اب دیکھو تمہاری موت
تمہارے سامنے ہے۔ جب ہر طرف سے مشین گنوں کی گولیاں
برسیں گی تو تمہارے جسم شہد کی کھیلوں کے چھتے بن جائیں گے۔ وہ

غیر ملکی لڑکی چونکہ تمہاری ایڈریس ہے۔ وہ بھی یقیناً تمہاری طرح ہی خطرناک
ہوگی۔ اس لئے اب میں نے اسے ساتھ رکھنے کا فیصلہ بدل دیا ہے۔
اب وہ بھی تمہارے ساتھ ہی مرے گی۔ تم کہاں سے نہیں نکلی
سکتے۔ اس لئے جب تک وہ لڑکی تمہارے درمیان نہیں پہنچ جاتی۔
فی الحال تم زندہ رہو گے۔ اس کے بعد میں تم چاروں کی عبرت ناک
موت کا تماشا دیکھوں گا۔" ترمذی نے دانت پیستے ہوئے ایک
ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔ اور پھر مائیک کا بٹن بند کر کے مائیک آپریٹر
کی طرف بڑھایا اور خود ترمذی سے مرزا اور کنٹرول روم کے بیرونی
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"باس۔ ان کا کیا کرنا ہے۔" اچانک انچارج نے پوچھا۔
"وہ دروازے کے قریب پہنچاؤ۔ ترمذی چوٹ کھائے ہوئے سانس
کی طرح بیٹھا۔ اس کا چہرہ یک لمحے غصے سے سرخ ہو گیا۔ آنکھوں
سے جیسے شعلے سے نکلنے لگے۔

"ادھر آؤ۔" کیا تم نے سنا نہیں کہ میں نے مائیک میں کیا کہا
تہ ترمذی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سس۔ سس۔ سس۔" لیکن باس شوٹنگ
روم میں نصب آٹومیٹک گنیں شوٹنگ روم کے فرش پر وزن پٹنے
کے زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ کے بعد خود بخود چل پڑتی ہیں۔ اس
لئے بب۔ بب۔ بب۔ باس۔ میں نے سوچا کہ شاید آپ مزید آڈر کریں
گے۔" انچارج نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ واقعی۔ اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ بہر حال

ٹھیک ہے۔ میں یہیں سے کال کر کے اُسے منگوا لیتا ہوں۔
ترمذی نے کہا۔ اور واپس انچارج کی کمرسی کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے انچارج کی کمرسی پر بیٹھ کر سامنے مینز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر پر مخصوص فریکوئنسی سیٹ کی ادیکٹر ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

”ہیلو۔ ترمذی کا لنگ جیکسن اور۔۔۔۔۔ ترمذی نے تیز لہجے میں کہا۔ اور چند لمحوں بعد رابطہ قائم ہو گیا۔

”ہی باس۔ میں جیکسن بول رہا ہوں اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے لیبارٹری کے انچارج جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جیکسن۔ وہ غیر ملکی لڑکی کس حالت میں ہے جسے ماری نے تم تک پہنچایا تھا اور۔۔۔۔۔ ترمذی نے تنکھانہ لہجے میں کہا۔

”وہ پینٹل سیل میں موجود ہے اور بے ہوش ہے اور۔۔۔۔۔ جیکسن نے جواب دیا۔

”او۔ کے۔ تم اُسے فوری طور پر کیمیکل لیبارٹری کے خفیہ گیٹ پر پہنچا دو۔ جہاں سے انچارج کا نمبر اُسے لے لے گا۔ میں اس وقت کیمیکل لیبارٹری کے مین کنٹرول روم میں موجود ہوں۔

ترمذی نے کہا۔

”بہتر باس۔ لیکن باس کیمیکل لیبارٹری کا انچارج تو کون ہے بعد ماری تھا۔ گارنر تو ماری کا نمبر ٹو ہے اور۔۔۔۔۔ جیکسن نے لہجے میں حیرت مٹی۔

”ماری ڈی ایک جھڑپ میں مارا جا چکا ہے۔ اور اب میں نے کی جگہ گارنر کو کیمیکل لیبارٹری کا انچارج بنا دیا ہے۔ تم اس لڑکی

کو ایلیج دو اور ایڈیٹل۔۔۔۔۔ ترمذی نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کو بجی آف کر دیا۔

”تم نے سن لیا گا۔ نم۔ میں نے تمہیں ترقی دے کر اب کیمیکل لیبارٹری کا انچارج بنا دیا ہے۔ کیونکہ تم ذہین آدمی ہو۔ تم نے بروقت مجھے یاد دلایا تھا کہ آٹومیشک مشین گنیں پندرہ منٹ بعد کام شروع کر دیں گی۔

ترمذی نے قریب کھڑے انچارج کے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہی باس۔ آپ کی مہربانی باس۔ میں آپ کے اعتماد پر پورا عمل گا۔۔۔۔۔ انچارج گارنر نے باقاعدہ سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

”تم نے اچھا کیا کہ لفظ کوشش استعمال نہیں کیا۔ کیونکہ مجھے اس لفظ سے چڑھنے کی کوشش کا مطلب نا اہل کا اعلان ہوتا ہے اور نا اہل افراد کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ ترمذی نے کہا۔ اور گارنر نے ہنسا دیا۔

اب تم جا کر خفیہ گیٹ پر سے اس لڑکی کو وصول کر لاؤ۔ اور واپسی کے سگور سے اینٹی فائرینز انجکشن بھی لیتے آنا۔۔۔۔۔ ترمذی نے کہا۔ اور گارنر سر جھکا کر واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیردنی ورفائے وقت بڑھ گیا۔

”شوٹنگ روم کی کیا پوزیشن ہے۔۔۔۔۔ ترمذی نے آپریٹر سے کہا۔

”باس۔ وہ کمرے میں ادھر ادھر گھوم کر جائزہ لے رہے ہیں۔۔۔۔۔ ترمذی نے مشین گنیں چلانے کی بھی کوشش کی لیکن میکینزم جام ہونے

کی وجہ سے ان کی مشین گئیں نہیں چل سکیں۔ آپریٹر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ ٹھیک جگہ پر پہنچے ہیں۔ اب یہ یہاں سے کسی صورت نہیں نکل سکتے۔ وہ لڑکی آجائے پھر میں ان کی بے بسی دیکھوں گا۔" ترمذی نے سفاکانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اگر اس لڑکی کی آمد میں دیر ہو تو میں مشین گتوں کی پیمائش منٹ بعد آٹومیٹک فائرنگ کو جام کر دوں گا۔ آپریٹر نے ترمذی کو مسکراتے دیکھ کر حوصلہ کر کے کہا۔

"اوہ۔ واقعی۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے ایسا کر دو۔" ترمذی نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام لیا۔ اب اسے خود اپنے آپ پر ٹھمرانے لگی تھی کہ وہ گریڈ چیف باس ہونے کے باوجود آخر اس قدر احمق کیوں ہو گیا ہے کہ اسے کوئی چیز یاد نہیں رہی ہے۔ پندرہ منٹ بعد گتوں کے آٹومیٹک فائرنگ جلنے کی بات گارنر نے یاد دلائی اور اب انہیں جام کرنے کی بات آپریٹر نے اسے یاد دلائی ہے۔ حالانکہ یہ باتیں اسے معلوم تھیں۔ آخر اس نے یہی سوچا کہ بے دریغ خلاف توقع واقعات پیش آنے کی وجہ سے اسے کافور بھی ابھی تک صحیح طور پر کام نہیں کر رہا۔

اسی لمحے ایک آپریٹر نے ترمذی سے مخاطب ہو کر کہا۔ "باب۔ باس۔ دارالحکومت ہیڈ کوارٹر سے ریڈ سٹار کی امیر جنسی کال ہے آپ کے نام۔" آپریٹر کا لہجہ خاصا سہما ہوا تھا۔ "امیر جنسی کال۔ اوہ بات کراؤ۔" ترمذی نے چونک کر کہا۔

آپریٹر نے سر ہلاتے ہوئے اپنے سامنے موجود مشین کے دویشن سے ترمذی کے سامنے رکھتے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں کرنے لگیں۔ ترمذی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بشن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ریڈ سٹار نمبر ڈن کا لنگ چیف باس ادور۔" بشن کرتے ہی کولن کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ چیف باس اسٹنڈ بائی ادور۔" ترمذی نے جگہ بانہ میں جواب دیا۔

"باس۔ تین افراد اس عمارت میں داخل ہوئے ہیں وہ تینوں گتے آئے تھے۔ میں نے ان پر اچانک حملہ کر کے انہیں بے ہوش کر دیے۔ اور انہیں اٹھا کر اب ہیڈ کوارٹر میں لے آیا ہوں۔ اب ان سے معافی کیا جگہات میں اس ادور۔" ریڈ سٹار ون نے کہا۔

"تین افراد۔ اوہ۔ وہ یقیناً سیکرٹ سروس کے ممبر ہوں گے۔ یہ سب تم انہیں بھی کیمیکل لیبارٹری کے گیٹ پر پہنچا دو۔ یہاں انہیں سون کر لیا جائے گا۔ کوڈ ریڈ سٹار ہی ہوگا اور اینڈ آل۔" ترمذی نے جواب دیا۔

اسی لمحے گارنر اندر داخل ہوا۔ اس کے کانٹے پر غیر ملکی لڑکی بیہوشی کے عالم میں لدی ہوئی تھی جب کہ ہاتھ میں ایک ڈبہ تھا۔

اسے انجکشن لگا کر شوٹنگ روم کے خفیہ سوراخ کے ذریعے اندر لے جا رہے تھے۔ ان کے تین ساتھی دارالحکومت ہیڈ کوارٹر سے اغوا کے لئے جا رہے ہیں۔ اس لڑکی کو شوٹنگ روم میں پہنچانے کے بعد تم گیٹ پر چلے جانا۔ اور ان تینوں افراد کو وہاں سے وصول کر کے

انہیں بھی شرمناک روم میں پہنچا دینا۔ میں اب ان سب کا اکٹھا ہی انجام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ ترمذی نے گارنر کو احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔ گارنر نے کہا۔ اور پھر اس نے غیر ملکی لڑکی کے بارے میں انجکشن انجکٹ کر دیا۔ اور پھر لڑکی کو دوبارہ اکٹھا کر دہ تقریباً دو گنا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا کیونکہ انجکشن لگنے کے بعد غیر ملکی لڑکی کو جلد ہی ہوش آجانا تھا۔ اس نے وہ چاہتا تھا کہ ہوش آنے سے قبل ہی اسے شوٹنگ روم میں پہنچا دے۔

"جب یہ لڑکی شوٹنگ روم میں پہنچے مجھے بتانا"۔ ترمذی نے آپریٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔ آپریٹر نے جواب دیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد آپریٹر نے تیار کردہ لڑکی کو صرف شوٹنگ روم میں پہنچ گئی ہے بلکہ اُسے ہوش بھی آ گیا ہے۔ اور شوٹنگ روم میں موجود باقی افراد اس کے گرد جمع ہیں۔

اور آپریٹر کی بات سن کر ترمذی اب ان مشین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ سکریں پر واقعی شوٹنگ روم کا منظر نظر آ رہا تھا۔ اور غیر ملکی لڑکی اب ابھی کمرے کی کھلی تھی۔ جب کہ باقی افراد اس کے گرد جمع تھے اور اس سے باتیں کر رہے تھے۔

"سائونڈ آن کرو"۔ ترمذی نے کہا۔ اور آپریٹر نے جلدی سے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"تمہیں کسی نے کچھ کہا تو نہیں مس جولیہ"۔ وہ ترمذی تو بہت غلط باتیں کر رہا تھا۔ ایک جیٹھی پوچھ رہا تھا۔

"نہیں جوزف۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ رانا ماؤس میں بے ہوش ہونے کے بعد مجھے یہیں ہوش آیا ہے اور میں ٹھیک ہوں۔"۔ جولیہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اب وہ اللہ کو کھڑی ہو گئی تھی۔

"یہ کون سی جگہ ہے۔ یہاں تو سہرورد مشین گنوں کی ٹالیں نظر آ رہی ہیں"۔ جولیہ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہاں"۔ اور ترمذی نے ابھی کہا تھا کہ تمہارے یہاں پہنچنے کے بعد وہ ان مشین گنوں کو چلا دے گا۔ مقامی نوجوان نے کہا۔

"تو پھر ہمیں فوڈا یہاں سے کھینچ بیٹھے"۔ جولیہ نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم نے سہرورد سے کوشش کر لی ہے۔ لیکن کوئی راستہ پیدا نہیں ہوا۔ تمہارا ہی آپ بھی اچانک فرس سے ہوئی ہے۔ ہلکا سا کھٹکا ہوا اور تم فرس پر بیٹھی ہوئی نظر آنے لگی۔"۔ اسی مقامی نوجوان نے جواب دیا۔

"بہر حال کوئی نہ کوئی راستہ تو ضرور ہوگا۔ ہم کوشش تو کریں۔ ورنہ اگر واقعی یہ مشین گنیں چل پڑیں تو ہمارے جسموں کے پوزے اڑ جائیں گے"۔ جولیہ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہم نے تو مشین گنیں چلا کر بھی کوئی راستہ پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن یہاں آنے کے بعد یہ مشین گنیں بھی جام ہو چکی ہیں۔ لاکھ کوشش کے وجود میں ہی نہیں رہیں۔"۔ مقامی نوجوان نے کہا۔

"مس جولیہ"۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ تمہارا ہی اسے یہ بات تو طے ہے کہ راستہ فرس کی طرف سے ہے۔ اگر ہم اس جگہ کو اکٹھا کرنے کی کوشش کریں جہاں تم نمودار ہوئی ہو تو شاید

داستہ کھل جائے۔ اسی جیٹھی نے کہا۔ جس نے ترمذی کی گردن دبا دی تھی۔

"مائیک مجھے دو۔ ترمذی نے آپریٹر سے کہا اور آپریٹر نے بڑھی پھرتی سے مائیک ہک سے نکال کر ترمذی کو دے دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میں ترمذی تم لوگوں سے مخاطب ہوں۔ تم کچھ بھی کر لو۔ شوٹنگ روم سے زندہ بچ کر نہیں نکل سکتے۔ میں اب تک جوشیہ گیس

آن کر چکا ہوتا۔ لیکن ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہارے تین مزید ساتھی پکڑے جا چکے ہیں۔ میں نے انہیں یہاں طلب کر لیا ہے۔ تاکہ

تم سب کی اجتماعی قبر ہی شوٹنگ روم ہی بن جائے۔ ترمذی نے حکمانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی خیر مشاؤ مسٹر ترمذی۔ تم پہلے ہی مٹی لوگ یہی دعویٰ کرتے ہوئے قبروں میں پہنچ چکے ہیں۔ جولیاء کی جوابی آواز سنائی دی۔

"اوہو۔ اب تم بھی بول رہی ہو۔ پہلے میں فیصلہ کیا تھا۔ کہ تمہیں اپنی کینیز بنا کر دکھوں گا۔ لیکن پھر تمہارے ساتھیوں کی کارکردگی

دیکھ کر میں نے اپنا فیصلہ بدل دیا۔ لیکن تم ایک خوب صورت اور جوان لڑکی ہو۔ اگر تم چاہو تو اب بھی تمہاری جان بچ سکتی ہے۔ اگر تم

وعدہ کرو کہ ہمیشہ میری کینیز بن کر رہو گی تو میں تمہیں یہاں سے زندہ نکال سکتا ہوں۔ لیکن تمہارے ساتھیوں کو بہر حال مرنا ہی پڑے گا۔"

ترمذی نے ہنستے ہوئے کہا۔ "میں تمہاری شکل پر ہتھوکنے کی بھی روادار نہیں ہوں تم میرے

کے اور قوم کے مجرم ہو۔ اور تمہاری موت میرے ہاتھوں ہی لکھی ہوئی ہے۔ اس بات کو نوٹ کر لو۔ اچھی آدمی۔ جولیاء نے انتہائی سخت جہے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے نوٹ کر لیا ہے۔ اب تمہارے ساتھی ابجائیں۔ جس دیکھوں گا کہ تم لوگ کتنے پانی میں ہو۔ ترمذی نے غصے سے

کہا۔ ادا کا ادا اور ساتھی مائیک کا مٹن آف کر کے واپس انچارج کی طرف بڑھ گیا۔

دہ گم بخت ان کے ساتھی تو ہی نہیں رہے۔ ترمذی نے غصے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ادا بھی اس کی بڑبڑاہٹ ختم بھی نہ ہوئی۔

لیکن کنٹرول روم کا دواڑہ کھل ادا کا دواڑہ داخل ہوا۔ اس نے پیچھے سے افراد اندر داخل ہوئے۔ ان کے کاندھوں پر تین مقامی بیہوش فراڈلے ہوئے تھے۔

"یہ آگے ہیں یا پس۔" گاندہ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ٹھیک ہے۔ انہیں بھی شوٹنگ روم میں پہنچا دو۔ ترمذی

سے سیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ادا کا دواڑہ سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ جب کہ ترمذی دوبارہ آپریٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آپریٹر کو ایک

منٹے کا اشارہ کیا اور خود مشین کے سامنے رکھے ہوئے سنوئل بیٹھا گیا۔

اب میں دیکھتا ہوں کہ موت میری آتی ہے یا ان کی۔ ترمذی نے وانت پیتے ہوئے کہا۔ اس کی ففٹن سکریں پر بھی ہوتی ہیں۔ سنوئل روم میں موجود افراد اب ایک دیوار کے ساتھ پشت لگائے

کمرے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ لیکن چونکہ ساؤنڈ آف تھا۔ اس لئے ان کی آوازیں سنائی نہ دے رہی تھیں۔ ترمذی نے ہاتھ بڑھا کر ساؤنڈ کا بٹن آن کر دیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چونک بڑا۔ کیونکہ اچانک سکریں پر سے آنے والے تینوں بے ہوش افراد نظر آنے لگے تھے۔ اور کمرے میں موجود تینوں افراد تیزی سے ان کی طرف بیک پڑے۔ وہ ان تینوں کو ہوش میں لانے کی کوششیں کر رہے تھے۔ ترمذی خاموش بیٹھا رہا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی چمک تھی جیسے اسے یہ احساس ہو کہ وہ ان افراد کی زندگیوں کا مالک ہے نہ جب چاہے ان پر موت وار دے اور کمرے اور جب تک چاہے انہیں زندہ رہنے دے۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں بھی ہوش میں آ گئے۔

"مائیگ مجھے دو۔۔۔ ترمذی نے بڑے کھڑے ہوئے انداز میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ آپ میرے کہا۔ اور مائیگ کمرے سے نکال کر ترمذی کی طرف بڑھا دیا۔ ترمذی نے مائیگ کا ہین آن کیا۔

"تمہارا بے ساختگی ہوش میں آگے۔ اب میرے خیال میں سیکرٹ سروس کا لہایا ہی کچھ ہو گا جو اس وقت شوٹنگ روم میں موجود ہے کیونکہ تمہارے باقی ساتھی تو سب ان سٹریٹس ختم ہو چکے ہیں۔ اور اب تم بھی اپنے آخری سانس لے لو کیونکہ اب میرا ہاتھ تم پر موت وار دے گا۔ بٹن کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اور پھر جیسے ہی میں بٹن دباؤں گا۔ شوٹنگ روم میں موجود سیکرٹوں مشین گنیں چاروں طرف سے تم پر گولیوں کی بارش شروع کر دیں گی۔ اور تمہارے جسموں کے

چھڑے اڑ جائیں گے۔" ترمذی نے مزے لے لے کر کہتا شروع کر دیا۔ اور اس کا ہاتھ واقعی اس سرخ بٹن کی طرف بڑھنے لگا جس کے دبائے سے مشین گنیں آن ہو جانی تھیں۔

"باس۔۔۔ سسٹم جام ہے۔ آپ یہ دونوں بٹن بیک وقت دبائیں گے تو مشین گنیں آن ہوں گی۔" باس کھڑے آپ میرے دبائے ہوئے ہاتھ پر دبا دیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تو مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ سیکرٹ سروس کے حیلے لوگو۔ تم نے اپنی سیکرٹ سروس کو پوری دنیا کے لئے ہوا بنا رکھا تھا۔" ترمذی نے سکریں پر نظرں جماتے ہوئے کہا۔

پہلے شوٹنگ روم کا منظر نظر آ رہا تھا۔ اور شوٹنگ روم میں موجود سب افراد ہوش بھینچے ہوئے خاموشی کھڑے تھے جیسے پتھر کے بت ہوں۔

"سنو ترمذی سنو۔۔۔ میری بات سنو۔ میں تمہاری کینٹر مینٹے کے لئے تیار ہوں۔ میں تمہاری ہر خواہش پوری کر دوں گی۔ تمہاری دل و جان سے خدمت کر دوں گی۔ مجھے بچا لو۔ فارگاہ ڈیک۔ مجھے بچا لو۔"

پاک پتھر کی طرح ساکت کھرہ جویا بڑی طرح چیخ پڑھی۔ ساؤنڈ سسٹم آن ہونے کی وجہ سے اس کی آواز مشین سے نکل کر کنٹرول روم میں گونج اٹھی۔ اور موت کے بٹنوں کی طرف بڑھتا ہوا ترمذی کا ہاتھ رک گیا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو جویا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم یہ بات کر دو گی۔" اچانک اس مقامی نوجوان کی انتہائی غصیلی آواز سنائی دی۔ جو شروع سے ہی غیر ملکی لڑکی جویا کے ساتھ تھا۔

میں ابھی جوان ہوں۔ میں نے ابھی دنیا کا لطف بھی نہیں اٹھایا میں اس طرح حسرت ناک موت نہیں مرنا چاہتی۔ میں زندہ رہنا چاہتی ہوں۔ اور میں نے دیکھ لیا ہے کہ پادری لینڈ ناقابل تسخیر ہے۔ قطعی ناقابل تسخیر اور اگر مجھے پادری لینڈ کے سپر باس کا سہارا مل جائے تو مجھے یقین ہے کہ دنیا کا ہر لطف میرے قدموں میں ڈھیر بوجھ جائے گا۔ جولیانے ہدایانی انداز میں کہا۔ اس کا چہرہ کچھ بے رحم لگا۔ رنگ بدل رہا تھا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو مس جولیا۔ پادری لینڈ سے برداشت نہیں کریں گے۔" اچانک جوزف نے غصے لہجے میں کہا۔ میں اس پتھر عمران کے پیچھے اپنی زندگی ضائع نہیں کر سکتی۔ اور پھر باس ترمذی جب کہہ رہے ہیں کہ عمران مر چکا ہے تو وہ کچھ ہی کہہ رہے ہوں گے۔ اور پھر مجھے تمہاری سیکرٹ سروس نے آخرا بٹنگ کیا دیا ہے۔ کون سی نعمت مجھے ملی ہے۔ گھر کیاں۔ سرد لہجہ۔ بھاگ دو۔ خطرات اور بس۔ اب میں پھر پادری لینڈ میں زندہ رہنا چاہتی ہوں۔ جولیانے اور زیادہ اونچے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے سے ظاہر ہوا تھا کہ وہ کچھ کہہ رہی ہے۔ پورے غلوں کے ساتھ کہہ رہی ہے۔

"تم زندہ رہو گی مس جولیا۔ اور تمہیں زندگی کا ہر مزہ اور ہر لطف ملے گا۔ یہ میرا وعدہ ہے۔ لیکن میں غدار ہی برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر تمہاری اس آفر میں کوئی منافقت کوئی غدار ہی یا بدعتی شامل ہے۔ تو پھر تمہارے لئے موجودہ موت زیادہ آسان ثابت ہو گی۔"

ترمذی نے کہا۔

"نہیں۔ میں جو کچھ کہہ رہی ہوں سوچ سمجھ کر کہہ رہی ہوں۔" جولیانے جواب دیا۔

"اور کسے۔" سمجھ لو کہ موت کا بل مقدمہ میرے اٹھ گیا ہے۔ اور تم زندگی کی جنت میں داخل ہو چکی ہو۔" ترمذی نے کہا۔ اور جولیانے کہا۔

"آپریٹر۔" ترمذی نے کہا۔

"میں باس۔" آپریٹر نے فوراً ہی جواب دیا۔

"ایشلم گیس شوٹنگ روم میں داخل کرو۔ تاکہ یہ سب بے ہوش ہو جائیں۔ اس کے بعد اس لوکی کو دہان سے نکال کر دایس لیبارٹری پہنچا دو۔ اور باقی افراد کو گولیوں سے بھون ڈالو۔" ترمذی نے کمرے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سہ۔ آپ ان کی موت کا نظارہ نہیں دیکھیں گے۔" گارنر نے ادب سے کہا۔ وہ دایس آکر آپریٹر کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔

"اوہ نہیں۔ میں اب ان کی موت کا جشن اس لڑکی کے ساتھ من کرناؤں گا۔" ترمذی نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں چپک ابھرائی تھی۔ اور گارنر نے سر ہلا دیا۔

"سنو۔ ہر کام انتہائی احتیاط سے کرنا۔ یہ لوگ بھی خطرناک ہیں۔" ترمذی نے گارنر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ آپ کے حکم کی حرف بحرف تعمیل ہو گی۔" گارنر نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔ اور ترمذی عجیب

سے انداز میں سر ملتا ہوا بیردنی دودانے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے
 ذہن میں اس وقت جولیا کا خوب صورت سراپا گھوم رہا تھا۔ اور
 اور نجانے کیا بات تھی کہ جب سے جولیا نے اس سے دفا دارمی کا
 اعلان کیا تھا تو زندگی کو سوائے جولیا کے باقی کسی بات سے کوئی
 دلچسپی ہی نہ رہی تھی۔ اس کا دل یکسر ہر چیز سے ہٹ گیا تھا۔ وہ
 تو بس اب اتنا چاہتا تھا کہ فوراً ہی طور پر جولیا اس کے پاس پہنچ جائے
 باقی افراد کے جسموں کے چمکڑے کیے اڑتے ہیں اور وہ کس طرح
 مرتے ہیں۔ اب اُسے اس سے کوئی دلچسپی نہ رہی تھی حالانکہ
 پہلے وہ بڑے شوق سے یہ نظارہ دیکھنا چاہتا تھا۔ لیکن اب وہ
 سوچ رہا تھا کہ بہر حال انہوں نے تو سنا ہی ہے۔ جب تک وقت
 سیفکھول جولیا ان کے جسموں میں پیوست ہوں گی تو بس یکساں
 جھمکنے میں سب کچھ ختم ہو جائے گا پھر دیکھنے کو کیا رہ جائے گا۔ اس
 لئے اب وہ مردہ جسموں کے ٹکڑے دیکھنے کی بجائے جیتی جاگتی اور زندگی
 سے بھرپور جولیا کو دیکھنا چاہتا تھا۔ حالانکہ زندگی پوری دنیا گھوم
 چکا تھا اور اس کے لئے کسی بھی لڑکی یا عورت کا حصول کبھی کوئی مسئلہ
 نہ رہا تھا۔ لیکن نجانے کیا بات تھی کہ وہ جولیا کی شخصیت میں ایک
 عجیب سحر انگیز کشش محسوس کر رہا تھا۔ ایک انوکھی اور عجیب سی
 کشش جسے وہ صرف محسوس کر سکتا تھا الفاظ میں بیان نہ کر سکتا تھا۔
 یہی وجہ تھی کہ جولیا کے اس کی دفا دارمی کی حامی بھرتے ہی اس کا دل
 مسرت کی پرجوش اہروں سے بھر گیا تھا اور اس کے نزدیک باقی ہر
 چیز کی کشش ختم ہو چکی تھی۔

عاطف

سائسی

سائسی

سائسی

سائسی

سائسی

سائسی

”مس جولیا۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم خود ہی تمہارا گلا گھونٹ دیں۔
 کم از کم یہ تو براہ راست نہیں کر سکتے۔ جو کچھ ہم چاہ رہے ہو۔۔۔ جو مان نے بڑی
 حرج وانت پیتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ رہا تھا۔ اور
 اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

”تم خاموش رہو۔ ہر شخص کو اپنی زندگی کا فیصلہ خود کرنے کا حق ہے۔ تمہارا
 کیا مطلب ہے۔ میں یہاں گولیوں کا شکار ہو کر ختم ہو جاؤں۔ بے رنگ اور
 بے زندگی کا بے رنگ اور بے خیر خاتمہ۔۔۔ جولیا نے اُسے تقریباً جھڑکتے ہوئے
 کہا۔

”مس جولیا۔ آخر حیکر کیا ہے کچھ ہمیں بھی تو بتیچلے۔۔۔ خاور نے
 غلت کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اُسے تو سہرے سے ہی اس حیکر کی لفت
 ب کا بھی علم نہ تھا۔ اور چو مان نے مختصر فقروں میں تو زندگی اور اس کے ادا دوں
 کے متعلق بتا دیا۔

”جو ذلت اور جونا و دونوں ایک طرف بے تعلق سے ہو کر کھڑے تھے۔ ان دونوں کی نفوس ان کی بجائے کمرے کی دیوار کو ٹٹول رہی تھیں لیکن کمرے میں ہر طرف چھپت سے لے کر فرش تک صرف مشین گنوں کی نالیں ہی جھانکتی تھیں۔ آہی آہی تھیں اور کچھ بھی نہ تھا۔“

”نویاس ترمذی — میری بات سنو مجھے یہاں سے فوراً نکالو۔
اب ان لوگوں سے بچ کر رہنا چاہتی ہوں۔“ اچانک جو ایسا نے چمکتے ہوئے کہا۔

باس تمندی جا چکے ہیں۔ میں گارنٹی بول رہا ہوں۔ ان کا نائب آپ
 کو چند لمحے ٹھہر جائیں ہم آپ کو ابھی باہر نکال لیتے ہیں۔" اچانک
 سے میں ایک اہل سی آڈر سٹاف کی سوی۔

کیسے مجھے بتاؤ اور اس کو میرا دل بے حد کمزور ہے۔ ایسا نہ ہو کہ
تم کوئی ایسی حرکت کرو کہ اچانک سونے کی وجہ سے میرا ہارٹ فیمل ہو جائے
وہاں نے بڑی طرح گھبرائے ہوتے ہی میں کہا۔

کوئی ایسی بات نہیں۔ ہم صرف باس ترمذی کے احکامات کی تعمیل کر رہے ہیں۔ ابھی چند لمحوں بعد ایشلم گیس شوٹنگ شروع ہو چکی ہے۔ جس سے ہم سب بے ہوش ہو جاؤ گے۔ اس کے بعد ہمیں باس نکال کر باس ترمذی کے پاس پہنچا دیا جائے گا۔ اور پھر اسے باقی سہیتوں کو اسی بے ہوشی کے عالم میں شوٹ کر دیا جائے گا۔ میرا آدمی ایشلم گیس کا کیڈیول کر رہا ہے۔ بس صرف چند لمحوں کی دیر ہے۔ گانتر کی تیز آواز سنائی دی۔

”ایٹلم گیس۔۔۔ اسے وہ تو اعصاب پر اثر انداز ہو جاتی ہے، ایسا نہ

”اے مس جو ایسا — ایسا ہونا ناممکن ہے۔ موت تو بہر حال آتی ہے۔ لیکن اس بے غیرتی کی زندگی سے موت زیادہ بہتر ہے۔“ — خاور کا لہجہ بھی ایک سخت سخت ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ آنے والے صدیقی اور نعمانی کی آنکھوں میں سے بھی غصے کا اظہار ہونے لگا۔

سنو۔ میری بات سنو۔ اگر تم زندہ رہیں گے جاؤ اور یہاں سے نکل جاؤ تو عمران اور حبیبت باس کو میرا آخری سلام دے دینا۔ چوہا نے ایک لمختہ کے بلرک کر چوہان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے طنزاً منہ پر ہاتھ رکھا۔ چوہان نے پہلے تو ایک جھٹکے سے ایسا ہاتھ پھڑکانا چاہا لیکن دوسرے لمحے وہ

جو تک پڑا۔ کیونکہ بویلا نے عجیب سے انمازیں اس کا ماتھ دیا تھا جسے
 وہ اسے کوئی مخصوص اشارہ کر رہی ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی بویلا کی پکیس تیزی
 سے جھپکنے لگیں۔ چوہان اُسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ جب کہ باقی ساتھی چوہان
 کو حیرت سے دیکھ رہے تھے جس کا غصہ سے آگ کی طرح تپا ہوا چہرہ ایک سخت
 نرم برہ گیا تھا۔

تھیکا ہے مس جو لیا۔۔۔ تمہاری مرضی۔۔۔ تم کیا کہہ سکتے ہیں۔
چوہان نے یک لخت نعمانی اور خاوند کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ اور اس کے
ساتھ ہی اس کی پلکیں تیزی سے جھپکنے لگیں۔ وہ آئی کوڑ میں بات کر رہا تھا
اور کہے۔۔۔ تھیکا ہے چوہان۔۔۔ نعمانی نے دھیرے سے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔ وہ ساری بات سمجھ گیا تھا۔

جولیانے انتہی بتایا تھا کہ وہ یہاں سے نکلنے اور فوری موت سے بچنے کے لئے یہ ڈرامہ کھیل رہی ہے۔ اور چونکہ ان کی آوازیں دوسری طرف سنی جا رہی ہیں۔ اس لئے وہ زبان سے ایسی بات نہیں کر سکتی۔

ہو کہ میں ہوش میں آکر پاگل ہو۔۔۔۔۔ جولیانے کہا۔ اس کا ہجے
 ہی یکسر بدل گیا تھا۔ وہ گارنٹ سے اس ہجے میں بات کر رہی تھی جیسے گارنٹ
 اس کا براہ راست ماتحت ہو۔

ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ بے ضرر گیہیں ہے اور میں اس کی معمولی مقدار چھوڑ دوں گا۔ صرف چند منوں کے لئے۔ بس اتنی دیر کے لئے آپکو سہیوش کرنا مقصود ہے کہ آپکو شوقِ شکار سے باہر نکالا جاسکے۔

اپنے سانس بند کر لینا جب یہ لوگ مجھے گلے کرنے کے لئے اندر آئیں۔
میں ان پر پل پڑیں گے۔ اچانک جولیہا نے بڑبڑانے کے سے انداز
میں اردو میں بات کہتے ہوئے کہا۔ اسی کا لہجہ اتنا آہستہ تھا کہ اگر کارنر
اس کا کوئی ساتھی اردو زبان سمجھتا بھی ہوگا تو آواز اس تک نہ پہنچ سکے گی۔ اور
اس کی بڑبڑاہٹ سنتے ہی اس کے ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔ جب کہ
جو زف اور جوانا دونوں یک جہت چونک کر جولیہا کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ تو
شاید اب تک یہی سمجھ رہے تھے کہ جولیہا بغاوت اور غدار ہی کر رہی ہے۔
اور جولیہا نے ان دونوں کو اس طرح چونکتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے انکھڑا
اشارہ کیا تھا۔ جو زف اور جوانا دونوں کے چہرے یک جہت کھل اٹھے
وہ جولیہا کے اس فقرے سے ہی جولیہا کا سارا ڈرامہ سمجھ گئے تھے۔

جلد ہی کرو۔ گیس فائر کرو۔ دیر ملت کرو۔ اچانک گارنر کی آواز
 کھرے میں سنائی دی۔ وہ کسی اور سے بات کر رہا تھا۔ شاید مایک کا بش
 آن رہ گیا تھا۔ اور گارنر اسے بند کرنا بھولی گیا تھا۔

اس کے ساتھ ہی کمرے میں موجود سب ساتھیوں نے سانس روک

لئے۔ دوسرے لمحے کھٹکا سا ہوا اور پھر کمرے کی چھت سے جیسے نیلے رنگ کی گیس کا غبار سا کھلا اور تیزی سے کمرے میں پھینتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ سب اس طرح فرش پر گرے گئے جیسے نہ ہرلی دوا چھڑکانے سے کپڑے کوڑے فرش پر گرے ہیں۔ اسی لمحے میز پر آئینہ انڈیا میں ان کے ہاتھ پیر مڑ گئے تھے۔ اور آنکھیں اور پروں پر ٹھکرتی تھیں نیلے رنگ کی گیس کا غبار پھیلنے لگا۔ دایس سمت کی چھت میں غائب ہو گیا۔ اور فضا صاف ہو گئی۔

اسی لمحے ایک سائینڈ سے فرش تیزی سے ایک طرف ہٹا۔ اور دو
 سلع افراد اندر داخل ہوئے۔ وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے ایک سائینڈ پر
 بے ہوش پڑی جو لیا کی طرف بڑھے ہی تھے کہ اچانک جو انا بجلی کی سی تیزی
 سے اپنی جگہ سے اٹھلا۔ اور ان دونوں کو بیک وقت اپنے دونوں
 بازوؤں میں سمیٹتا ہوا انتہائی تیز رفتاری سے فرش کے کھلے حصے میں سے
 نیچے جاتی سیڑھیوں کی طرف لپکا۔ اور جو انا کے اس طرح چھپتے ہی باقی سب
 افراد بھی اس طرح اٹھ کھڑے ہوئے جیسے اچانک جانی بھرے کھلونے
 حرکت میں آجاتے ہیں۔

”جلدی نکلویں یاں سے فوٹا“۔ جولیہ نے ایک لخت چٹے ہونے

اُسی لمحے جتنا کمی بغل میں ہے جان لو تو قدرے کی طرح گھٹتے ہوئے ایک آدمی کے حلق سے یہ جھجھنا آواز نکلی۔

”فائر کھول دو۔ کھول دو۔“ وہ آدمی جیسی طرح پھڑکتے ہوئے
 پیچ رہا تھا۔ لیکن جو اناؤں سے اسی طرح لٹکتے ہوئے انداز میں انتہائی

تیز رفتاری سے سیڑھیاں اتر گیا۔ اور باقی ساتھیوں نے بھی واقعی برق رفتاری سے کام لیتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف پھلانگیں لگا دیں۔ سب سے آخر میں صدیقی نیچے اترے۔ اور پھر شاید ایک لمحے کے ہزارویں حصے کا فرق پڑا تھا کہ پورا گھر مشینیں چلنے کی ہولناک آوازوں سے گونج اٹھا۔ لیکن وہ سب اس خوف ناک فائرنگ سے بال بال بچ گئے تھے۔

سیڑھیوں کا اختتام ایک راہداری میں ہوا۔ اور اس راہداری میں پہنچتے ہی جوانانے اپنے دونوں بازوؤں کو ایک دوسرے کے گرد دھککا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی بغلوں میں دب کر کھٹے ہوئے دو نول افراد کے حلق سے گراہیں سی نکلیں۔ اور ان کے پھر کٹے ہوئے جسم یک لخت ساکت ہو گئے۔ جب کہ باقی ساتھی راہداری میں پہنچتے ہی بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ جوانانے بھی ان دونوں کے ساتھ ہوتے ہی بازو اونچے کئے۔ اور وہ دونوں کٹے ہوئے شہتیروں کی طرح نیچے فرش پر گر گئے۔ اور جوانا بھی انہیں دیکھ چھوڑ کر اپنے ساتھیوں کے پیچھے بھاگ پڑا۔ راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا اور وہ جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچے اُسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا۔ اور ایک آدمی ہاتھ میں مشین گن لئے اس میں نمودار ہوا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چلتا ہوا اچھل کر پشت کے بل واپس کمرے میں جا گیا۔ سب سے آگے موجود جوزف کا کہ پوری قوت سے اس کی ٹاک پر پڑا تھا۔ جب کہ اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن جوزف کے ساتھ موجود چوہان نے بجلی کی سی تیزی سے جھپٹ لی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی چوہان مشین گن کا ٹریگر دباتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ اور کمرے میں موجود دو

افراد تیزی سے مشینوں کی آڑ میں چھپنے ہی گئے تھے کہ چھین مارے ہوئے لٹو کی طرح گھومے اور فرش پر گر گئے۔ گولیوں نے ان کے جسموں کے پرچے اڑا دیے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی چوہان نے گن کا رخ ذرا سائیچے کیا۔ اور فرش پر گر کر اٹھنے کی کوشش کرنے والا بھی چلتا ہوا واپس ڈھیر ہو گیا۔ اور وہ سب اندر پہنچ گئے۔ یہ مین کنٹرول روم تھا۔ اس میں چار مشینیں نصب تھیں۔ اور ایک مشین مسلسل چل رہی تھی اس کی روشن کرنیں ابھی تک شوٹنگ روم کا منظر وجود تھا۔ اور وہاں ابھی تک مسلسل گولیاں چل رہی تھیں۔ خادہ تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھا اور اس نے اس مشین کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ شوٹنگ روم والے مین تلاش کر کے انہیں آف کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور سکریں پر چلتی ہوئی گولیاں پہلے غائب ہوئیں اور پھر سکریں بھی تارک ہو گئی۔

"یہ مین کنٹرول روم لگتا ہے۔ خادہ تم اس مشین کی کو سمجھو ہم اس کے ذریعے یہاں پر آسانی سے کنٹرول حاصل کر سکتے ہیں" جولیو نے تیز لہجے میں کہا۔ اور خادہ سر ہلاتا ہوا دوبارہ مشین پر ہلکا ہلکا دھکا دیا۔

"مس جولیو! ہمیں فوراً یہاں سے باہر نکلنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم کو کسی اور جگہ میں پھنسا لیا جائے یہ لوگ سائنسی لحاظ سے طاقتور ہیں" چوہان نے کہا۔ اور نعمانی اور خادہ نے بھی اس کی تائید کر دی۔

"مس جولیو! میں نے باہر کا راستہ ٹریس کر لیا ہے۔ یہ دیکھیں اس جگہ کا نقشہ۔ یہ مین کنٹرول روم ہے۔" اچانک صدیقی نے

ایک الماری سے نکالا ہوا بڑا سا کاغذ انہیں دکھاتے ہوئے کہا اور وہ سب اس پر جھک گئے۔ واقعی یہ تفصیلی نقشہ تھا۔ جس میں ایک دائرے کے اندر تین کنٹرول روم دکھایا تھا۔ اور پھر ایک بیرونی راستہ بھی ظاہر کیا گیا تھا۔

”یہ لفٹ ہے۔ اس لفٹ کے ذریعے ہم اوپر والے حصے میں پہنچیں گے اور پھر وہاں سے باہر۔“ ٹھیک ہے۔ ”آؤ۔“ جولیانا نے کہا۔ اور ساتھ ہی اسی نے نقشہ تہہ کر کے اُسے فزٹ کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ کیونکہ یہ نقشہ بعد میں بھی ان کے کام آسکتا تھا۔

”لفٹ ادھر ہے۔ اگر اسلحہ مل جاتا تو ٹھیک تھا۔“ چوہان نے ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”اسلحہ میرے خیال میں اس الماری کے پچھلے خانے میں موجود ہے۔ کیونکہ وہ خانہ ایسے باکس کے طور پر بنا ہوا ہے جیسے اسلحہ رکھنے کا ہوتا ہے۔“ صدیقی نے کہا۔ اور وہ سب تیزی سے اس الماری کی طرف پکے۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ اس صندوق بنا فلنے کو کھولنے میں کامیاب ہو گئے۔ واقعی اس میں ہکی مشین گنیں اور جدید ساخت کے فلاصے طاقتور بموں کا اچھا خاصا ذخیرہ موجود تھا۔

”لے لو۔ جلدی کرو۔ یہ تو قدرت ہماری امداد کر رہی ہے۔“ جولیانا نے ایک مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

اور چند لمحوں میں سب نے نہ صرف مشین گنیں اٹھالیں بلکہ انہوں نے کافی مقدار میں بم اٹھا کر بھی جیبوں میں بھر لئے۔ پھر وہ لفٹ کے دروازے کی طرف بڑھ رہی رہے تھے کہ اچانک ایک سائینڈ پر پڑی ہوئی

میز جس کے پیچھے ایک کرسی بھی تھی پر رکھی ہوئی مشین سے ایسی آوازیں بھنے لگیں جیسے ٹرانسمیٹر کا کال ہو۔

”ادہ۔“ یہ یقیناً ترمذی کی کال ہوگی۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کال کا جواب دیا کہ کوئی ایسی حرکت کرے کہ ہم باہر نہ نکل سکیں۔“ جولیانا نے

تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ گارنر یہاں کا اچھا راج ہے۔ میں اس کے لہجے میں اتار چڑھاؤ کرتا ہوں۔“ صدیقی نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جاگ کر چند لمحوں کے عرصے میں اس مشین کو دیکھا۔ اور

چمرین دبا دیا۔

”ہیلو ہیلو۔“ چیٹ باکس کا لنگ اور۔“ اس بٹن کے دیتے ہی ترمذی کی آواز اس مشین میں سے نکل کر گونجی۔ اس کا اچھا خاصا سخت اور برہم تھا۔

”یس۔“ گارنر اٹھٹھک اور۔“ صدیقی نے جلدی سے دوسرا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

”ادہ تم۔“ کون ہوتا۔“ گارنر کہاں سے۔ ادے تم یہاں۔ تم تو شوٹنگ روم میں تھے۔“ اچانک ترمذی کی چیٹی ہوئی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ کیونکہ دوسرا بٹن دبتے ہی مشین پر ایک تیز بلب روشن ہو گیا تھا۔ اور شاید اس بلب کے روشن ہونے کی وجہ سے ترمذی کو یہاں موجود ہر شخص کی تصویر نظر آنے لگ گئی تھی۔

”دیکھو ترمذی۔“ ہم زندہ ہیں۔ اور اب ہم تم پر موت بن کر بھینٹنے والے ہیں اور۔“ ایک لحظہ جولیانا نے انتہائی غصیلے لہجے

میں کہتا۔

”ادہ۔ تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا۔ ادب میں تم لوگوں کو تڑپا کر مار دوں گا۔“ ترمذی اتنے زور سے چخا کہ اس کی آواز بیٹھ گئی۔ اسی لمحے صدیقی نے بٹن آف کر دیا۔

”اب یہاں سے فوراً نکلنا چاہیے۔“ صدیقی نے بٹن آف کرتے ہی کہا۔ اوردہ سب سر ملاتے ہوئے انتہائی تیزی سے لفٹ کے دروازے کی طرف دوڑے۔ اور پھر چند لمحوں بعد لفٹ انہیں لئے ہوئے اوپر کو چڑھتی چلی گئی۔

ترمذی کے کی حالت واقعی پاکوں جیسی ہو رہی تھی۔ وہ مشکل سے کسی طرح بھی ذمی پوش آدمی نہ لگ رہا تھا۔ اور اس کے سامنے کھڑے ہوتے دس افراد یوں سہجے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے کہ جیسے ان پر کوئی وحشی دندہ جھپٹنے والا ہو۔ — ترمذی اس وقت سیمیکل لیبارٹری کے گیٹ والے حصے کے برآمدے میں کھڑا تھا۔ سامنے مین گیٹ کا چھانک ٹوٹا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”تم اتنے افراد یہاں موجود ہو اور وہ سب پھر بھی یہاں سے نکل گئے۔
بتاؤ۔ جواب دو۔ یہ کیسے ہوا۔ کیوں ہوا۔ بولو۔“ — ترمذی نے بڑی
طرح فرش پر پیر ٹھختے ہوئے کہا۔

باب باس۔۔۔ یہ سب کچھ اچانک ہوا۔ ہمیں تو کسی چیز کا علم ہی نہ تھا۔ ہم سب اپنے کاموں میں مصروف تھے کہ اچانک سنٹرل ہال کا لفٹ والا دروازہ کھلا۔ اور اس کے ساتھ ہی ہال میں گولیوں کی

”گھر تو کہاں ہے۔۔۔ جلد ہی اُسے ڈھونڈ کر لے آؤ گئیں۔۔۔“
 ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور دایس مڑ گیا۔ برا آمدے میں
 سے ہو کر وہ سنٹرل ہال میں داخل ہوا تو دایاں واقعی بے پناہ تباہی مچی
 ہوئی تھی۔۔۔ چھ افراد کی لاشیں گھڑیوں کی صورت میں پڑی تھیں اور
 ارد گرد موجود مشینری تباہ ہو چکی تھی۔ وہ ہال کے ایک دروازے
 میں سے ہوتا ہوا ایک اور تھپوٹے کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ کمرہ دفتر
 کے انداز میں سجایا ہوا تھا۔ ترمذی میز کے پیچھے موجود اپنی نشست
 دالی ریو الونگ چیمیر پر جیسے ڈھیر سا ہو گیا۔ اس کا ذہن مادون ہو رہا

اُسی لمحے دروازہ کھلا۔ اور دیوی نوجوان حسین نے باہر برآمدے میں سے دیوٹ دی ہتی اندر داخل ہوا۔ اس کے گاندھے پر ایک اور

ہو رہا ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ۔ تمہاری دانت سے ہونے لگا۔

اور نوجوان سر ہلاتا ہوا کمرے سے ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحے بعد جب وہ نمودار ہوا تو اس کے ہاتھ میں پانی سے مالا مال جار تھا۔ اس نے جاگ کا تمام پانی بے ہوش گارنر کے چہرے پر الٹ دیا۔ اور دوسرے لمحے گارنر کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ گارنر۔" ترمندی نے اُسے ہوش میں آنے دیکھ کر انتہائی غصیلے لہجے میں چیخ کر کہا۔ اور ترمندی کی آواز کا اثر گارنر پر اس طرح ہوا جیسے کسی نے اُسے خاردارہ کوڑا مار دیا ہو۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"بب۔ بب۔ بب۔" وہ حبشی۔ گارنر نے کھڑے ہوتے ہی بے اختیار اپنی گردن ملتے ہوئے ہکلا کر کہا۔ پیٹے سے زبردہ اور بھی زیادہ زرد پڑ گیا تھا۔ وہ ابھی تک اُس طرح پکیں چبکے کر دیکھ رہا تھا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ اس کمرے میں پہنچ گیا ہے۔

"گارنر۔ جو لیا اور اس کے ساتھ نہ صرف شوٹنگ روم تکل گئے ہیں بلکہ وہ لیبارٹری سے بھی زندہ سلامت نکل جانے کا میاب ہو گئے ہیں۔ اور یہاں انہوں نے بے پناہ تباہی پھیلانی اور یہ سب کچھ تمہاری نا اہلی کی وجہ سے ہوا ہے۔" ترمندی لہجہ انتہائی سرد تھا جب کہ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکلے ہوئے تھے۔

"بب۔ بب۔ بب۔" اس نے شوٹنگ روم میں اٹھ کر گیس چھوڑی اور وہ سب بے ہوش ہو کر گر گئے۔ گیس خارج کر کے میں ریڈ گاڑ کے ساتھ خود شوٹنگ روم میں داخل ہوا تاکہ جولیپ دہان سے اٹھا کر آپ کے پاس بھیجا دوں۔ مگر اچانک فرشتہ بیڑا ہوا تو ہی ہیکل حبشی کسی وحشی درندے کی طرح ہم دونوں پر چھو پڑا۔ اور اس نے مجھے اٹھا کر ڈکوبیک وقت اپنے بازوؤں میں

میں نے اس کی گرفت سے اپنے آپ کو چھڑانے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کی گرفت خدہ کی پناہ۔ انتہائی سخت تھی اور پھر میرے دماغ پر اندھیرا چھا گیا۔ مجھے اب ہوش آیا ہے باس۔" گارنر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ تو تم نے اس بات کی تسلی نہ کی تھی کہ وہ واقعی بے ہوش ہوئے ہیں یا نہیں۔ نے تمہیں بتایا تھا کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ اس لئے تم پوری طرح محتاط رہو۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے چنہ لمحوں کے لئے اپنے سانس لے لئے ہوں۔" ترمندی نے دانت پیسے ہوئے کہا۔

"بب۔ بب۔ بب۔" جب وہ بے ہوش ہو کر گر رہے تھے تو اس نے انہیں دیکھ کر پوچھا۔ ان کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں اور ان کے جسم ٹیڑھے ہو کر نیچے گر رہے تھے۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ واقعی بے ہوش ہو گئے ہیں۔ گارنر نے جواب دیا۔

جب کہ وہ بے ہوش نہ ہوئے تھے یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ نے تمہاری سزا موت ہے۔" ترمندی نے ہونٹ بھینچے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ مینر کے نیچے سے اوپر آیا اور دوسرے ہاتھ کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چھوٹے سے ریبار سے دھماکہ ہوا اور

وہی گارنر چیخ مار کر پشت کے بل زمین پر جا گر۔ گولی چونکہ ٹھیک دل میں لگی۔ اس لئے اس بیچارے کو تڑپنے کی بھی مہلت نہ ملی۔

"ترمندی نے ساتھ کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

کی گاڑی سرنگ میں انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی لیبارٹری کی طرف
چلی جا رہی تھی۔



UrduPhoto.com

جولیا اپنے فلیٹ میں بیٹھی مسلسل اپنے ہونٹ دانتوں سے چباتے
علی جا رہی تھی۔ اس کی پیشانی پر خشکوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ کیمیکل فیکٹری سے
واپس آنے کے بعد اس نے فوری طور پر سر سلطان سے رابطہ قائم کیا تھا۔
ادراہیں پوری تفصیل بتا دی تھی۔ چنانچہ سر سلطان کے مشورے پر
حکومت کی سطح پر ایک اعلیٰ اختیارات کی حامل ریڈنگ پارٹی تیار کی گئی جس کی
سربراہ جولیا کو بنایا گیا۔ خود میکرٹری صنعت بھی اس پارٹی کے ہمراہ تھے۔ اور
یہ پارٹی کیمیکل فیکٹری کی مکمل چھان بین کے تمام آلات سے مزین کی گئی تھی۔
مسلم فوجی اس پارٹی کی حفاظت کے لئے ہمراہ بھیجے گئے تھے۔ لیکن جب
جولیا اس پارٹی کے ہمراہ وہاں فیکٹری میں پہنچی تو وہاں کا نقشہ ہی بدل چکا
تھا۔ وہاں پر کوئی آثار باوجود تلاش کے میسر نہ آ سکے جس سے جولیا کی رپورٹ

کیمیکل فیکٹری سے بظاہر کوئی تعلق نہ ہوگا۔ صرف مخصوص راستے سے اس
کیمیکل کی سپلائی جو اس فیکٹری میں تیار ہو رہا ہے۔ خفیہ طور پر لیبارٹری
سپلائی کیا جاتا ہے گا تاکہ لیبارٹری کا کام مکمل ہو سکے۔ اور اب ہم
طور پر اس پوری کیمیکل فیکٹری کے انچارج ہو گے۔ یہاں سے ایسے
نشانات بالکل صاف کرادیں گے اس کا تعلق مجھ سے ثابت ہو سکے
اور تباہ شدہ سامان جٹا دیا جائے۔ حالت ٹھیک تھاں کر دی جاتی
اور اگر حکومت کی کوئی ریڈنگ پارٹی یہاں آئے تو اسے اس طرح ڈیل کیا جائے
جیسے عام حالات میں کیا جاتا ہے اور انہیں مکمل طور پر مطمئن کر دیا جائے
عام کیمیکل فیکٹری ہے اور ابھی زیر تعمیر ہے۔ نیچے خصوصی تہہ غلنے بند
دیئے جائیں اور یہ لفٹ متادہی جائے جس سے ان تہہ خانوں میں جلیا جاتا
ہے۔ اس جگہ کو باقاعدہ پتہ کر دیا جائے کہ اس کے قلعہ کوئی آثار نظر آنے پر
ترمدی نے پوری تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس یاس۔ حکم کی تعمیل ہوگی یاس۔" جیمز نے سر جھکتے ہوئے
جواب دیا۔
اور سنو۔ سب کو بھی طرح سمجھا دینا۔ کوئی ایسی حرکت نہ کی جائے
سے وہ لوگ مشکوک ہو سکیں۔" ترمدی نے کمری سے اٹھتے ہوئے
اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ایک سائیڈ کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
اب میں اس وقت یہاں سے نکلوں گا جب میں اس پورے دارالحکومت
کو جلا کر ہاکھ کر دینے کی قوت حاصل کر لوں گا۔ پھر میں دیکھوں گا کہ یہ لوگ
طرح میرے مقابل آتے ہیں۔" ترمدی نے خفیہ سرنگ کے آغاز میں
اپنی مخصوص گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور چند لمحوں بعد

درست ثابت ہو سکتی۔ جتنی کہ وہ لفٹ بھی نہ مل سکی اور نہ ہی ایسی کوئی جگہ جہاں لفٹ نصب کی جاسکے۔ جولیہ نے نچلے تہہ خانے تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ وہ ہر لحاظ سے ایک عام کیمیکل انجینئر ہی تھی۔ جوا بھی زیر تعمیر تھی۔ اس کے انچارج جینز نے جو کیمیکل انجینئر تھا۔ اور کیمیکل انجینئرنگ میں اعلیٰ ترین ڈگریاں اس کے پاس تھیں نے جولیہ کے ہر قسم کے الزامات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا بلکہ اس نے ریڈنگ بائی کو فیکٹری کا ایک ایک حصہ خود دکھایا۔ ساری جہاں بین کرائی اور آخر کار جولیہ کو منہ لٹکا کر واپس آنا پڑا۔ سیکرٹری صنعت کو چونکہ جولیہ کے متعلق صرف اتنا بتایا گیا تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کے ایک شعبے سے متعلق ہے اس لیے سیکرٹری صنعت انتہائی بدافروختہ ہوا تھا۔ لیکن ظاہر ہے جولیہ سے کچھ نہ کہہ سکتی تھی۔

فیکٹری سے بے نیل و مرام واپس آنے کے بعد جولیہ نے ذہنی طور پر تھکھا ڈال دیئے تھے۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنی ناکامی کا اب بڑا اعلان کر دے گی کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے وہ پہلے ہی کیس میں بڑی طرح ناکام ہو گئی تھی۔ اس نے سر سلطان سے واپسی کے بعد یہی بات کہی تھی۔ لیکن سر سلطان نے اسے تسلی دی تھی کہ اس طرح گھبرانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ مجرم اکثر ایسا دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمت نہ ہارتے بلکہ اپنے کام میں مصروف رہتے۔ لیکن جولیہ جانتی تھی کہ اب کوئی فائدہ نہیں اس سے یہ کیس حل نہ ہو سکے گا۔ لیکن ایک ٹو بسلس غائب تھا۔ جولیہ کے ذہن میں اس کی دو صورتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ ایک ٹو پاکیشیا سے چلا گیا ہے۔ اور ابھی اس کی واپسی نہیں ہوئی۔ اور دوسری صورت یہ تھی کہ

ایک ٹو یہاں موجود ہے۔ لیکن وہ صرف چیک کر رہا ہے۔

درحقیقت اس وقت جولیہ کو عمران کی شدید کمی محسوس ہو رہی تھی۔ سوچ رہی تھی کہ وہ ہر وقت عمران کو بڑا اچھا دوست اور بہت ہی ہے لیکن عمران ہی ہے جو ایسے مجرموں سے نمٹنے کا صحیح طریقہ جانتا ہے۔ لیکن اب عمران بھی یہاں موجود نہ تھا۔ اور ترکی کے کہنے کے مطابق عمران اور باقی ساتھی کسی سا جان سنہرے میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ لیکن اس کا دل کہہ رہا تھا کہ یہ اطلاع غلط ہے۔ عمران کو موت نہیں آ سکتی عمران نہیں مر سکتا۔ لیکن عمران کہاں تھا یہ بات وہ بھی نہ جانتی تھی۔

”کیا خادم ملکہ عالیہ کی خدمت میں حاضر ہو سکتا ہے۔“ اچانک وہ دانے سے عمران کی مخصوص آواز سنائی دی۔

اور جولیہ جو منہ لٹکاتے بیٹھی تھی عمران کی مخصوص آواز سن کر اس بڑی طرح اچھلی جیسے اس کے پیروں تلے پم پھٹ گیا ہو۔ اس کی پٹی پٹی آنکھیں دھڑانے پر جمی ہوئی تھیں جولیہ عمران سے پہلے کہہ رکوع کے بل بھکا ہوا تھا۔ جولیہ نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ملنی شروع کر دیں جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ واقعی جیتی جاگتی آنکھوں سے عمران کو دیکھ رہی ہے۔ یا اس کا ذہنی تصور ہے۔

”کیا نصیب دشمنان۔ ملکہ عالیہ کی آنکھوں میں بینائی کی گہی واقع ہو گئی ہے۔ اگر ایسا ہے تو شاہی حکیم کا اکیسری نسخہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کہ آنکھوں میں پیسی ہوئی مرخ مرخیں ڈالی جائیں۔“ عمران نے کہا۔ ”تت۔ تت۔“ تم عمران۔ کیا واقعی تم زندہ ہو۔“ جولیہ نے بڑی طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس طرح تیزی سے عمران کی

"کہیں کس نے بتایا ہے۔ کیا تم باقی ساتھیوں سے مل چکے ہو؟
جولیانے پوچھا۔

"اے نہیں۔ میں تو ابھی سلیمان سے بھی نہیں ملا۔ ایڈیپورٹ
سے سیالہا پہنچا ہوں۔ آ رہا ہوں۔ قسم لے لو۔ کتا بے چین رہا ہوں۔ بس
جی چاہتا تھا کہ تیرا لگ جائیں اور اڈا کر تمہارے پاس پہنچ جاؤں تاکہ
دل بے قرار کو کچھ تو قرار آ سکے۔ شہریت وصل نہ ہوئی شہریت دیدار
ہی تھی۔ اب یہ ادبیات ہے کہ یہ دونوں ہی شہریت کسی حکیم کی دکان
سے نہیں مل سکتے۔ ورنہ میں ان کے کنٹرولر بھر کر ساتھ لے جاتا۔
عمران نے بڑے پُر غلوص ہجے میں کہا۔

"دیکھو عمران۔ اب تم میرے سامنے ایسی باتیں نہ کیا کرو۔ میں
پہلے واقعی یہ سمجھتی تھی کہ تم جو کچھ کہتے ہو۔ اس میں کچھ نہ کچھ سچائی تو بہر حال
ہوگی۔ لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ بس یہ باتیں کرنا ہی تمہاری عادت
ہے۔ لیکن پھر دو سہروں کے جذبات کا تو خیال رکھا کرو۔
جولیانے بڑے سنجیدہ ہجے میں کہا۔

"سچے عاشقوں کے ساتھ ہمیشہ ہی ٹریجڈی رہی ہے کہ ان کے
غلوص پر بھی یقین نہیں کیا گیا۔ بہر حال سمجھی تو پھر دل بھی موم ہو ہی جائیں
گے۔ تمہارے اس کارنامے کا ذکر میں نے ترمذی کی زبانی سنا تھا۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ترمذی کی زبانی۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیسی پسلیاں بکھو رہے
ہو۔ ترمذی سے تم ملے ہو۔ وہ تو کہہ رہا تھا کہ تم باقی ساتھیوں سمیت کسی
ساجان سنٹر میں ہلاک ہو چکے ہو۔ جولیانے آنکھیں پھاڑتے

ہوئے حیرت بھرے ہجے میں پوچھا۔

"اے اپنی زندگی کا یقین دلانے تو واپس آیا ہوں۔ بہر حال
ناکام نہیں رہیں اس بار میں بھی پوری طرح کامیاب نہیں رہا۔
عمران نے جان بوجھ کر اپنے لئے فقط ناکام استعمال نہ کیا۔
"کیا مطلب۔ کیا یاد دلیندہ تباہ نہیں ہو سکا باقی ساتھی تو بحیرت
میں۔ جولیانے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"سب مع اہل و عیال کے بحیرت میں۔ اور آپ کی طرف سے بحیرت
مطلوب ہے۔ اما بعد۔ اب اچھے۔ داد اور دیان میں۔ بے چارہ می دادی
اب اس کا سوچنا پڑے گا کہ اُسے کہاں رکھا جائے۔ عمران نے
کہا اور جولیانے ایک بار پھر بے اختیار منس پڑی۔ اب اس کا چہرہ پوری
طرح نارمل ہو چکا تھا۔

"چلو۔ یہ دلدی کا اپنا مسئلہ ہے کہ وہ درمیان میں آتی ہے یا بعد
میں۔ ہمارے ساتھ یہ ہو کہ ہم یہاں سے چلے تو تھے یا ورلینڈ کا ہیڈ کوارٹر
تباہ کرنے۔ لیکن یاد دلیندہ والوں نے ہمیں سکے بند احمق بنانے کا منصوبہ
پہلے سے تیار کر رکھا تھا۔ انہوں نے آٹومینٹک ٹرانسمٹ فیڈر کا ٹارگٹ
ہی بدل دیا تھا۔ اور جس جگہ کو ٹارگٹ بنایا تھا وہاں پیا انہوں نے ہمارے
شایان شان استقبال کے زبردست انتظامات کر رکھے تھے۔ اس ٹارگٹ
کا نام ساجان سنٹر تھا۔ اور وہاں یاد دلیندہ کی چیئر مین لیڈ می ایشے
بنات خود ہمارے گھر میں مار ڈالنے کے لئے موجود تھی۔ چنانچہ ہم اپنے
طور پر تو یہی سمجھتے رہے کہ ہم یاد دلیندہ کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے ہیں۔ لیکن
ہم چاہتے ساجان سنٹر۔ اور پھر وہاں ایک اور مسئلہ بن گیا۔ ہمارے

اس کے خلاف کامیابی ایک ہی دن میں نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے مسلسل جدوجہد کرنی پڑے گی۔ پھر اس کا مشن اتنا خطرناک ہے کہ اگر وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا تو دارالحکومت کے کروڑوں افراد جل کر راکھ ہو جائیں گے۔ ایسے مشن کے خلاف ناکامی کا تو تصور تک بہادر فوجیوں میں نہیں آتا چاہیے تھا۔ اور مجھے جیسے ہی ترمذی کے اس مشن کا پتہ چلا میں فوراً ہی واپس چلا آیا ہوں ورنہ میں ساجان سنٹر کی تباہی کے بعد پاورینٹ کا ہیڈ کوارٹر بھی تلاش کر سکتا تھا۔" عمران کا بچہ بھی سنجیدہ تھا۔

"ادہ۔۔۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔ واقعی ہمیں بہت نہیں مارنی چاہیے لیکن اب مجھے آگے بڑھنے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔" جولیان نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔
"تم مجھے پوری تفصیل بتاؤ۔ اس کے بعد ہی میں کوئی رائے دے سکتا ہوں۔" عمران نے کہا۔

اور جواب میں جولیان نے شروع سے آخر تک تمام روئیداد پوری تفصیل سے بتا دی۔

"گڈ۔۔۔ ابھی تم اسے ناکامی کہہ رہے ہو۔ تم نے زبردست کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ تم نے اس کے دو پراجیکٹ بند کر دیئے۔ سہرا ترمذی کو تہاہرے مقابلے میں منہ کی کھانی پڑی۔ تم نے انتہائی دہانت سے اس پر جال بھینکا اور وہ اس جال میں پھنس گیا۔ پہلے اس کا وہ اڈہ تباہ ہوا جس میں تم اکیلی پھنسی تھی۔ پھر اس کا کیمیکل لیبارٹری کے نیچے بنا ہوا اڈہ ختم ہوا۔ کیمیکل لیبارٹری سے اس کا واضح تعلق سامنے آ گیا۔ تم نے

اس کے گینگ کے بے شمار آدمی ہلاک کر دیئے۔ اور تم کہہ رہے ہو کہ تم کامیاب ہو رہے ہو۔" عمران نے کہا۔

اور جولیان کا چہرہ عمران کی باتیں سن کر اس طرح کھل اٹھا جیسے موسم بہار میں گلاب کا پھول کھل اٹھتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں مسرت کی نوکھی چمک ابھر آئی۔

"تو اب مجھے بتاؤ کہ میں کیا لائحہ عمل اختیار کروں؟" جولیان نے کہا۔

"نہ جولیان۔۔۔ میں ایک ٹوکے سامنے تمہیں کامیاب و کامران دیکھنا چاہتا ہوں۔ اور چونکہ یہ مشن پورے ملک اور دارالحکومت کے کروڑوں افراد کی زندگیوں کے خلاف ہے۔ اس لئے اب پوری ٹیم تہاہرے ہی قیادت میں کام کرے گی۔ تم فوری طور پر ایسے کر دو کہ چوہان کو ہدایت کر دو کہ وہ کیمیکل فیکٹری میں کام کرنے والے اپنے قہر و قامت کے کسی آدمی کو اغوا کر کے اس کی جگہ لے لے۔ اور خاص طور پر ایسے آدمی کی جگہ جو انتہائی قریب ہو۔ اس طرح ہمیں اصل قوتِ حال کا علم ہو جائے گا۔ ویسے میں نے وہاں ساجان سنٹر میں ہی لیبارٹری تک پہنچنے کا کلیو حاصل کر لیا تھا۔ لیکن یہاں آتے ہی جب میں نے چینگا کی تو وہ سارے آدمی غائب ہیں۔ باقی صدیقی خادرا درنخانی کو ہدایت کر دو کہ وہ ان افراد کو تلاش کریں جنہوں نے انہیں رانا یادوس میں داخل ہونے کے بعد اغوا کیا تھا۔ تمہارے کہنے کے مطابق وہ انہیں وہاں سے اپنے کسی ہیڈ کوارٹر لے گئے تھے۔ اور پھر وہاں سے انہیں بے ہوش کر کے کیمیکل فیکٹری لے گئے تھے۔

انہیں وہ ہیڈ کوارٹر تلاش کرنا ہے۔ باقی میں صفدر اور کیپٹن شکیل اپنے طور پر اس ریڈ پاؤریلیا دھڑ میں کو تلاش کرتے ہیں۔ تنویر کو تم ہدایت کر دو کہ وہ وزارت صنعت میں اس آفیسر کو تلاش کرے جس نے ترمذی کو اس کیپٹل فیکٹری کے قیام کی اجازت دی تھی۔ کاغذوں پر لکھے ہوئے افسر کی تلاش نہیں بلکہ اس اصل آدمی کی جس نے یہ کام کرایا ہے۔ کیونکہ ہمارے ملک میں اتنے اہم پراجیکٹ کی اتنی جلدی اجازت نہیں مل سکتی۔ وہ آدمی یقیناً ترمذی کا خاص آدمی ہوگا۔ اس کے ذریعے بھی ہم ترمذی کو اس کے بل سے نکال سکتے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

اور جولیو یوں حیرت سے آنکھیں بھاڑ بھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگی جب وہاں عمران کی بجائے کوئی مافوق الفطرت شے نظر آ رہی ہو۔
”اتنے غور سے مجھے نہ دیکھو مجھے شرم آ رہی ہے۔“ عمران نے ایک سخت کسی کنواری لڑکی کی طرح سمٹتے اور لجھاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر حلقوں کا نقاب چڑھ گیا تھا۔

اب اس کا چہرہ دیکھ کر ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے سنجیدگی اسے چھوڑ بھی نہیں گزری۔
”تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو۔ یہ سب بالکل سامنے کی باتیں تھیں میں بھی یہ باتیں سوچ سکتی تھی۔ لیکن میرا ذہن ہی اس طرف نہ گیا تھا۔“ جولیو نے جنتے ہوئے کہا۔

”کام کی باتوں کی طرف تو تمہارا ذہن جاتا ہی نہیں ورنہ بھلا میں اب تک کنوارا رہ سکتا تھا۔ اس بی میرا سہرا دیکھنے کی حسرت میں بوڑھی

وئی جا رہی ہیں۔ لیکن تمہارا ذہن۔“ عمران نے بڑے اداس سے لہجے میں کہا۔

اور جولیو اس بار بجائے ناراض ہونے کے بے اختیار کھٹکھٹلا کر ہنس پڑی۔
”تو میں نے کب منع کیا ہے تمہیں شادی کرنے سے۔ کہ بوشادی تمہارے زمان میں تو کئی اچھی لڑکیاں ہوں گی۔“ جولیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”اگر وہ باب سے کسی لڑکیاں۔ کیا تمہیں مجھ سے کوئی دیرینہ دشمنی ہے۔ کئی لڑکیاں یعنی کئی شادیوں۔ کیوں مجھے قسطوں میں قتل کرانا چاہتی ہو۔“ عمران نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

اور جولیو پھسکی سی ہنسی جنتے ہوئے میز کی طرف مڑ گئی جس پر سیلی فون

اور اس کے خدا حافظ۔ میں ڈاؤن کئی لڑکیوں کا انٹرویو کر لوں۔“

انہوں نے اچانک کہا۔ اور دوسرے لمحے اٹھ کر تیزی سے پیردنی دھانڈے طرف بڑھ گیا۔

جولیو نے بے سیورہ اٹھتے ہوئے مڑ کر اس کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھوں میں تیر رہی تھی اور وہ مسلسل ہونٹ کھٹنے میں مصروف تھی۔

تم پتھر تو قطعی پتھر۔ یہ میں ہوں جو اس پتھر سے سرگراں ہو کر آخر کار مر جاؤں گی۔ تم پتھر ہی رہو گے۔“ جولیو نے ایک طویل سانس لے کر بڑبڑاتے ہوئے اور پھر اس کی انگلی تیزی سے ڈائل گھمانے میں مصروف ہو گئی۔

ہو سکے بنایا گیا ہو گا۔ اس کے کم از کم کچھ نہ کچھ آثار تو نظر آہی جائیں گے۔
عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ کیا بات ہے۔ اس بار آپ کچھ زیادہ ہی سنجیدہ ہو رہے ہیں۔“ پچھلی سیدٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل سے نذر ہا گیا۔
تو وہ بول ہی پڑا۔

”اس بار حالات بے حد نازک ہیں۔ دارالحکومت کے کمر وڈوں بے گناہ افراد کے سروں پر موت کی تلوار لٹک رہی ہے۔ تہذیبی جیسا شخص ہے اس نے ریڈیاور کی تیاری کے لیے کسی کے بعد ایک لمحہ بھی دیر نہیں کوئی۔ اور نجانے اس وقت لیبارٹری کس مرحلے پر ہے۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔“
عمران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے ہی سر ہلا دیا۔ واقعی عمران طرح کہہ رہا تھا۔ حالات بے حد نازک اور سیریس تھے۔
”عمران صاحب۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ لیبارٹری کے اندر سے ہر چیک کئے جانے کا نظام بنایا گیا ہو۔ اور وہ ہمیں چیک کر رہے ہوں۔“
صفدر نے کہا۔

”اگر ایسا ہے تب بھی ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ بلکہ زیادہ آسانی ہو جائے گی۔ وہ ہم پر وار کر کے اپنا بازو خود کھول دیں گے۔“ عمران نے کہا۔ اور اُسی لمحے اس نے جیب ایک شیل کے چھپے سے موڑی اور چرندور سے بریک لگا دیئے۔ جیب ایک زوردار جھٹکے سے رک گئی۔
”مجھے یہ جگہ مشکوک لگ رہی ہے۔ نیچے آ جاؤ۔“ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ کود کر نیچے اتر آیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل

سرخ رنگ کی بڑی سی جیب خاصی تیز رفتاری سے آگن پہاڑی کے ٹیلوں میں دوڑ رہی تھی۔ سیڑنگ پر عمران تھا جب کہ اس کے ساتھ والی سیدٹ پر صفدر بیٹھا ہوا تھا۔ پچھلی سیدٹ پر کیپٹن شکیل اکیلا تھا۔ عمران کے چہرے پر خاصی سنجیدگی تھی۔

”کیا وہ ریڈیاور کی لیبارٹری انہی ٹیلوں کے نیچے بنائی جا رہی ہے۔“
صفدر نے کہا۔

”میرا خیال ہی ہے۔“ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہاں تو بہتر فیلے ہی ٹیلے ہیں۔ ہم لیبارٹری کو تلاش کیے کریں گے۔“ صفدر نے کہا۔

”تمہارا کیا خیال ہے۔ لیبارٹری کوئی ماچس کی ڈبیا ہوتی ہے کہ اُسے اٹھا کر زمین کے اندر لے جایا گیا ہو گا۔ ظاہر ہے چیمپہ اور بھارہ می مشینری استعمال ہوئی ہوگی۔ اور زیر زمین اتنا بڑا فلا کہ جس میں یہ لیبارٹری قائم

نے بھی اس کی پیروی کی۔ وہ نیچے اتر کر غور سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے لیکن ہر طرف وہی عام سے ٹیلے تھے۔ ادھ کچھ بھی نہ تھا۔

"یہاں کیا چیز مشکوک ہے۔" کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اس ٹیلے کو دیکھ رہے ہو۔ یہ ٹیلا مصنوعی ہے اصلی نہیں ہے۔" عمران نے سامنے موجود ایک بڑے سے ٹیلے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔

"مصنوعی ہے۔" دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا۔ اور پورے غور سے اس ٹیلے کو دیکھنے لگے۔ لیکن ٹیلا کسی بھی لحاظ سے مصنوعی نہ لگا رہا تھا۔ "کیسے مصنوعی ہے عمران صاحب۔" میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔

"سمجھ میں کچھ آ جاتا تو تمہیں سیکرٹ سروس کی نوکری کیوں کرنی پڑتی۔ کسٹم اور انکم ٹیکس کے محکمہ میں چیئر اسی ہی لگ جلتے تو دارے نیارے ہو جاتے۔" عمران نے کہا۔

اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے دیوار کا ٹکڑا نکال کر اس کا رخ اس ٹیلے کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ ایک نو سدا دھماکہ ہوا۔ اور گولی اس ٹیلے سے جا گرائی۔ "مرد دوسرے لمحے صفد اور کیپٹن شکیل واقف بن گئے۔ اچھل بیٹھے۔ گولی ٹیلے کی چٹان سے ٹکرا کر پٹی نہ بھٹی بلکہ اس طرح اس چٹان میں گھس کر غائب ہو گئی تھی جیسے وہ چٹان کا رک یا فوم کی بنی ہوئی ہو۔

"اب یقین آ گیا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر دیوار اور کوٹا تھمیں پکڑے وہ آگے بڑھ گیا۔ صفد اور کیپٹن شکیل بھی ہونٹ

کھاتے ہوئے محتاط قدموں سے اس کے پیچھے چلنے لگے۔ عمران ٹیلے کے قریب جا کر چند لمحے اُسے غور سے دیکھتا رہا۔ اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک چٹان پر اپنی ہتھیلی رکھ کر زور سے دبا دی۔ اور چٹان اس جگہ سے قدموں کے اندر کود گئی۔

"حیرت انگیز۔" یہ چٹان تو کسی نرم مادے کی بنی ہوئی ہے لیکن بالکل ہی گنتی ہے۔" صفد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

عمران نے صفد کی بات کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ ہاتھ مٹا کر وہ اب گھوم کر ٹیلے کو چاروں طرف سے دیکھنے لگا۔ شمال کی طرف پہنچے ہی وہ اچانک ہنسنے لگا۔ اس نے جلد ہی سے آگے بڑھ کر اپنا پیر ایک چٹان کے نیچے حصے پر نہا۔ اور آگے بڑھ کر اس کی تیز آواز کے ساتھ ہی پورا ٹیلا یوں خوب کی طرف بٹ گیا جیسے پھسل کر آگے بڑھ گیا ہو۔ اور اب اس کے نیچے جاتی ہوئی ایک پختہ اور پوڑی سڑک صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"یہ ہے اس لیبارٹری کا خفیہ راستہ۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے اس سڑک پر بڑھنے لگا۔ صفد اور کیپٹن شکیل کی حالت ایسی تھی جیسے وہ بچے ہوں اور گھومتے گھاتے کسی جادو نگر می میں آنکھ ہوں۔

سڑک کسی سڑک کی طرح آگے اور گہرائی کی طرف جا رہی تھی۔ وہ تینوں تیزی سے چلتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے کہ اچانک گڑ گڑا ہٹ کی تیز آواز ان کے عقب میں سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف گھپ اندھیرا سا چھا گیا۔ ٹیلا واپس اپنی جگہ پر آ گیا تھا۔ وہ تینوں ہنسنے

کہہ رک گئے تھے۔

اُسی لمحے چٹک کی آواز کے ساتھ ہی اندھیری سبزنگ یک لخت روشن ہو گئی۔ یہ روشنی سبزنگ کی دیواروں سے نکل رہی تھی۔ ادا سنی تیز تھی کہ ان کی آنکھیں خود بخود بند ہو گئیں۔ تیز روشنی چند لمحوں بعد مدھم ہو گئی اور اب وہ عام سی روشنی تھی۔

”تم لوگ کون ہو اور کیسے اندھا بنے ہو؟“ اچانک ایک تیز رفتاری سے مشین آواز سبزنگ میں گونج اٹھی۔ لب و لہجہ ایسا تھا جیسے انسان کی بجائے کوئی مشین بول رہی ہو۔

”ہم شکار دی ہیں یہاں تیردوں کا شکار کھیل رہے تھے کہ یہ سڑک اندر جاتی دکھائی دی اور ہم ادھر آ گئے۔ یہ کون سی جگہ ہے اور تم کون ہو؟“ عمران نے ہجے کو خوف زدہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے پہرے پوچھیں خوف کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

”تم نے پہلے ٹیلے پر گولی چلائی۔ پھر اس کی چٹان کے مخصوص حصے پر۔“ مادہ کیا تم اس کے سسٹم کو جانتے تھے؟“ وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

”جناب۔۔۔ ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم شکار دی ہیں۔ ہم نے ایک زبردست تیز رفتاری سے گولی چلائی تھی لیکن تیر غائب ہو گیا۔ ہم اسے تلاش کر رہے تھے کہ اچانک یہ سڑک نظر آ گئی۔“ عمران نے مدد بانہ ہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم واقعی غلطی سے اندھا آ گئے ہو۔ لیکن اب تم زندہ واپس نہیں جا سکتے۔“ وہی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز دوبارہ سنائی دی اور ابھی اس کا فقرہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے

ٹھٹھا اور دوسرے لمحے سبزنگ مسلسل فائبروں کی آواز سے گونج اٹھی۔ عمران نے سبزنگ کے دائیں حصے پر گولیاں چلاتی تھیں۔ دیواروں چٹنے کے دھماکے کے ساتھ ہی تیز رفتاری سے آوازیں بلند ہوئیں۔ ادا سنی کے ساتھ ہی دور سے ایک ٹھوس دیوار سی اس طرح تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگی جیسے کوئی ریلوے انجن بٹری پر چلنا ہوا آ رہا ہو۔ یہ دیوار سبزنگ کی پوری لمبائی پر پورے لمبائی کو گھیرے ہوئی تھی۔ ادا سنی کی رفتار خاصی تیز تھی۔

صفدر اور کیپٹن کیسٹل اس دیوار کو اس طرح اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر بے اختیار پیچھے ہٹنے لگے۔ لیکن عمران نے انہیں انداز میں اپنی جگہ کھڑا رہا۔ عمران صاحب۔ یہ دیوار تو ہمیں پیس ڈالے گی۔“ صفدر

نے گھبراتے ہوئے ہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے دیوار ٹھیک اس جگہ پہنچی کہ جہاں عمران نے فائبر کٹے تھے یک لخت رک گئی۔ ادا سنی کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو کر ساتھ ٹھوس میں غائب ہو گئی۔ ادا صفدر اور کیپٹن کیسٹل دونوں کٹے حلق سے طویل سانس نکلی گئے۔

”او۔۔۔ میں نے وقتی طور پر اس کمپیوٹر کو ناکارہ کر دیا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے دیوار میں پیدا ہونے والے خلا کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس خلا کو پار کرتا اچانک ایک نوردار گڑگڑاہٹ کے ساتھ دیوار دوبارہ برابہر ہوئی۔ ادا ایک بار پھر تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگی۔ اور اس بار عمران بھی چلتا ہوا واپس مڑا اور ٹیلے کی طرف دوڑنے لگا۔

”بھاگو۔ کمپیوٹر نے رابطہ دوبارہ جوڑ لیا ہے۔“ عمران نے

واپس بھاگتے ہوئے کہا۔ اور باقی بھی بے تحاشا پھپھکے کی طرف دوڑ پڑے لیکن ان کے عقب میں آنے والی دیوار کی رفتار ان سے کہیں زیادہ تیز تھی۔ ادا ب انہیں اپنی خوف ناک موت یقینی نظر آرہی تھی کیونکہ سامنے وہ چٹان تھی جس نے راستہ بند کیا ہوا تھا اور پیچھے وہ دیوار تیزی سے آگے بڑھی آرہی تھی۔ ظاہر ہے چند لمحوں بعد دیوار اور چٹان نے آپس میں جڑ جانا تھا۔ اور ان دونوں کے درمیان ان کے خیموں نے واقعی پس کر رہ جانا تھا۔ دیوار واقعی موت بن کر ان کے تعاقب میں ان سے کہیں زیادہ رفتار سے دوڑی چلی آرہی تھی۔ اور پھر چند لمحوں بعد دیوار پوری قوت سے ان کے جسموں سے ٹکرائی اور انہیں ساتھ گھسیٹتی ہوئی پک جھکنے میں چٹان کے ساتھ ٹکرائی۔

شیلے کے فون کی گھنٹی بجے ہی جویا نے ہاتھ بڑھا کر ریور

ٹھالیا

یس۔ جویا سپیکنگ۔ جویا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ مس جویا۔ میں تنویر بول رہا ہوں۔ میں نے وزارت صنعت میں اس آدمی کو ٹریس کر لیا ہے۔ جس نے اس کمپیکل فیکٹری کا پرمٹ دلانے میں سارا کام کیا تھا۔ لیکن مس جویا وہ شخص اجازت دلانے کے بعد محکمے سے استعفیٰ دے کر ملک سے باہر چلا گیا ہے اور پھر وہ واپس نہیں آیا۔ اس کا نام صدیقی ہے۔ اور وہاں سیکشن آفیسر تھا۔ اس نے دن رات بھاگ دوڑ کی اور بے تحاشا رشوت دے کر ہمنوں میں ہونے والا کام گھنٹوں میں کر لیا۔ میں نے اس کی رہائش گاہ کا بھی پتہ کیا تاکہ اگر اس کے بچے وغیرہ ہوں تو ان سے صدیقی کا پتہ چل سکے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ وہ غیر شادی شدہ تھا۔ تنویر نے ایک ہی

ڈاٹ کام

سائنس میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے ترمیمی کام لینے کے بعد اسے کچر سے ہی غائب کر دیا ہے۔ اب معلوم نہیں کہ وہ واقعی باسریگیل ہے یا اسے قتل کر کے کہیں دفن کر دیا گیا ہے۔ بہر حال یہ کیلو تو ختم ہی ہو گیا جو لیلے نے ہونٹ چلتے ہوئے کہا۔

"مس جو لیلے میرے ذہن میں ایک اور بات آئی ہے۔ میں نے اس فیکٹری کی فائل میں سے ڈرائنگ ریورٹ لکھی ہے۔ اس کی تمام مشینری کو یہاں کی ایک مقامی کمپنی نے ایروپورٹ کاڑھوں کے وصول کر کے سیٹ پر پہنچایا ہے۔ ان کے ایجنٹ سے ہمیں معلومات مل سکتی ہیں کہ کون سی مشینری آئی اور کہاں کہاں اسے الٹا کر دیا گیا شاید اس طرح کوئی کیلو مل جائے۔" تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ شاید کوئی اہم کیلو مل جائے۔ لیکن وہ لوگ اپنے پیشہ ورانہ راز بتائیں گے میں کسی ریکارڈ میں اس کا استعمال نہیں کرنا چاہتی۔" جو لیلے نے کہا۔

"مس جو لیلے۔ کارڈ استعمال کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ میں ان کے حلق سے سب کچھ اگوا لوں گا۔" تنویر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ میں تمہارے ساتھ رہوں گی۔ ورنہ تمہاری فطرت ایسی ہے کہ تم غصے میں کیلو حاصل کرنے کی بجائے آدمی کا ہی خاتمہ کر دو گے۔" جو لیلے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ یہ ماڈرن کلیرنگ

یسی ہے۔ شاہجہاں روڈ پر ان کا دفتر ہے۔ آپ وہاں پہنچ جائیں۔ میں آپ کو وہیں انتظار کروں گا۔" تنویر نے فوراً ہی حامی بھر لی۔ کیونکہ جو لیلے کے سامنے یہاں دیکھنے کا موقع بھلا وہ سب چھوڑ سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچ ہی ہوں۔" جو لیلے نے کہا اور دیوڑھی کے ساتھ وہ تیزی سے اٹھی اور ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ وہاں واپس نکلی تو اس نے مقامی میک اپ کر لیا تھا۔ اور اب وہ

وہ مقامی لڑکی تھی۔ لباس بھی مقامی لڑکیوں جیسا ہی تھا۔ اور پھر وہ تیزی سے فلیٹ کے باہر آئی۔ اور چند لمحوں بعد اس کی کار شاہجہاں

روڈ کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ شاہجہاں روڈ پر ایک بڑی عمارت پر اسے روک کر ٹیکسٹ کی گئی۔ وہاں آگیا تھا۔ اس نے وہ عمارت دیکھ کر اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس عمارت کے سامنے پہنچ گئی۔ وہاں تنویر پہلے سے موجود تھا۔ جو لیلے نے اس کے قریب جا کر روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔

"آپ مس جو لیلے۔" تنویر نے قدرے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ جو لیلے میک اپ میں تھی۔ شاید اس نے کار دیکھ کر پہچاننا تھا۔

"ہاں۔ آؤ معلومات کس سے ملیں گی۔" جو لیلے نے دفتر کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مینیجر سے بات کرتے ہیں۔" تنویر نے کہا اور تیز قدم بٹاتا اس کے ساتھ ہی مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

مین گیٹ سے وہ ہال کمرے میں داخل ہوتے جہاں دس باہر مینز کا پرکام ہورہا تھا اور کافی لوگ وہاں موجود تھے۔ جب کہ ایک طرف ایک

بٹے کمرے کے ددوازے پر مینجر کی تختی لگی ہوئی تھی۔ اور ددوازے کے سامنے ایک کاؤنٹر کے نیچے ایک مقامی لڑکی ٹیلی فون سامنے رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ شاید مینجر کی سیکرٹری ہی تھی۔ جولیہ سیدھی اس لڑکی کی طرف بڑھ گئی۔

"جی فرمائیے۔" لڑکی نے کا دیواری انداز میں جولیہ اور تنویر کاؤنٹر کے قریب رکے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔
"مینجر صاحب اندر موجود ہیں۔ ہمیں ایک بہت بڑی لاٹ کی کلیرنگ کے سلسلے میں بات کرنی ہے۔" جولیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ادھیس موجود ہیں۔ ایک منٹ۔" لڑکی نے بڑی لاٹ کا سنتے ہی جلد ہی سے کہا۔ اور پھر سیورہ لٹھا کہ اس نے ایک بیگ دیا۔

"جناب۔ ایک نئی پارٹی آپ سے بات کرنا چاہتی ہے۔ بہت بڑی لاٹ کی کلیرنگ کے سلسلے میں۔" لڑکی نے جلد سے ہی کہا۔

"نہیں جناب۔ وہ خود موجود ہیں۔" لڑکی نے دوسری طرف سے بات سنتے ہوئے جواب دیا۔

"بھلا کس سے جناب۔" لڑکی نے کہا اور سیورہ لٹھا دیا۔
"تشریف لے جائیے۔" لڑکی نے کا دیواری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

اور جولیہ اور تنویر سر ہاتے ہوئے مینجر کے ددوازے کی طرف

بڑھ گئے۔ جولیہ نے ددوازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ تنویر اس کے پیچھے تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا اور کشادہ کمرہ تھا۔ جس میں ایک بڑی میز کے پیچھے ایک ادھیر عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ انہیں اندر آتا دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"تشریف لائیے۔" مینجر ہول اسلم خان۔" ادھیر عمر نے کہا۔
"میرا نام شازیہ ہے اور یہ تنویر ہیں۔" جولیہ نے سپاٹ ایچ میں کہا۔

اور مینجر نے تنویر کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ تنویر نے اس سے مصافحہ کرتے ہوئے ہاتھ کو ذرا قوت سے دبایا تو اسلم خان کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے تکلیف کے آثار پیدا ہوئے لیکن پھر اس کا چہرہ نارمل ہو گیا۔

"تشریف رکھئے۔" اسلم خان نے قدم سے ناخوشگوار ایچ میں کہا۔ اسے شاید تنویر کی یہ زور آزمائی اچھی نہ لگی تھی۔ لیکن تنویر نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا تاکہ مینجر نفسیاتی طور پر پہلے ہی دباؤ میں آجائے۔

"اسلم صاحب۔ ہم نے زیادہ لمبی بات نہیں کرنی۔ آپ کی کمپنی نے اگر گن پہاڑی میں قائم ہونے والی کیمیکل فیکٹری کی مشینری

کلیر اور ان لوڈ کمانی ہے۔ ہم نے اس کا تمام ریکارڈ دیکھنا ہے۔" جولیہ نے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہی سر دھجے میں کہا۔ تنویر بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"کیمیکل فیکٹری۔" ہاں۔ ہماری کمپنی کے ذریعے یہ کلیرنگ ہوئی

ہے۔ لیکن آپ یہ ریکارڈ کیوں دیکھنا چاہتی ہیں۔ یہ تو ہمارا پیشہ وارانہ سیکرٹ ہے۔۔۔ اسلم خان کے لہجے میں حیرت تھی۔
 "دیکھو منیجر۔۔۔ میں نے مصافحہ کرتے ہوئے مہاراجا کا ہاتھ اسی لئے دبایا تھا تاکہ تمہیں احساس ہو جائے کہ ہم تمہارے سوالوں کا جواب دیتے نہیں آتے۔ اس لئے اگر تم اپنی ہڈیاں ٹوٹنے سے بچانا چاہتے ہو تو کھل تعاون کرو ورنہ۔۔۔"۔۔۔
 منیجر نے انتہائی کوشش کی۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ یہاں غلطہ گردی کریں گے۔ میں پولیس کو بلاتا ہوں۔"۔۔۔ منیجر نے انتہائی غصیلے انداز میں کہا اور اس کا ہاتھ تسلی فون کی طرف بڑھا ہی تھا کہ فوراً اچھل کر اس کے قریب گیا۔ اوردو سرے لئے اس کے ہاتھ میں موجود سائیکس برگارڈ اور اس کی کینڈی سے لگ گیا۔ اور منیجر کا ہاتھ نہ صرف جہاں تھا وہاں رک گیا بلکہ پہلی بار اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھرائے۔

دیکھو منیجر۔۔۔ ہم نہیں چاہتے کہ کوئی بدمنزگی پیدا ہو۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم ہمارے ساتھ کھل تعاون کرو۔ ویسے ہماراعلق کسی جرائم پیشہ گروہ سے نہیں ہے بلکہ پولیس کی ایسی پیش قدمی سے ہے جس کو سیکرٹ میں ظاہر نہیں کیا جاسکتا۔ اگر تم چلتے تو تمہیں اپنے جیسے گوارڈ بھی بلا کر تم سے معلومات حاصل کر لیتے۔ لیکن ہم نے اسے مناسب نہیں سمجھا۔"۔۔۔ جو لیلے نے سرد لہجے میں کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پولیس۔ پیشل ایجنسی۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ آپ پہلے بتا دیتیں۔ میں تو قانون کے ساتھ پورا تعاون کرتا ہوں۔"

اسلم خان نے ہلکاتے جوتے کہا۔

اور تنویر نے مسکراتے ہوئے ریوالور واپس جیب میں ڈال لیا۔
 منیجر۔۔۔ یہ سب کام انتہائی خفیہ انداز میں ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر تم کسی کو یہ بتانے کی کوشش کی کہ ہم یہ ریکارڈ چیک کرنے آئے ہیں تو تمہارے سہرت ناک بھی ہو سکتا ہے۔"۔۔۔ تنویر کا اچھے بے حد سرد لہجہ تھا۔
 منیجر نے منہ میں کچھتا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں ابھی ریکارڈ منگواتا ہوں۔"۔۔۔ اسلم خان نے فوٹا ہی ڈھیلے لہجے میں کہا۔ اور تنویر سر ہلاتا ہوا پیس کر سی پیرا کر بیٹھ گیا۔
 اسلم خان نے جلدی سے ریوالور اٹھالیا۔

اس شام وہ سب زندگیاں گزر گئیں کہ وہ ترمذی کیمیکل فیکٹری کی کلیننگ میں میرے کمرے میں بچاؤ کے گواہ۔ اسلم خان نے ریوالور اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر ریوالور رکھ دیا۔
 کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آخر یہ سب چھپان ہیں کیوں ہو رہی ہے۔
 اسلم خان نے ہاتھ ملے ہوئے کہا۔

بتانا تو نہیں چاہیے۔ بہر حال تمہارا جی تسلی کے لئے بتا دیتے ہیں کہ خفیہ اطلاعات حکومت کو ملی ہیں کہ اس فیکٹری کی آڑ میں کوئی ناجائز کام ہو رہا ہے۔ جو لیلے نے خشک لہجے میں کہا۔

اور اسلم خان نے اس طرح سر ہلادیا جیسے وہ سب کچھ سمجھ گیا ہو۔
 چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک چہرہ اسی انداز داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک موٹی سی فائل تھی۔ اس نے فائل بڑے مودبانہ انداز میں منیجر کے سامنے رکھ دی۔

آپ کیا پیش گئے۔ ٹھنڈا یا گرم۔۔۔ اسلم خان نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔" جولیا نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

اور اسلم خان نے چیڑا سی کو واپس جانے کا اشارہ کیا۔ اور جب چڑا سی باہر چلا گیا تو اس نے فائل اٹھا کر جولیا کے سامنے رکھ دی۔ فائل پر ترمذی کی میکیل فیکٹری کا نام درج تھا۔ جولیا نے فائل کھولی تو اس میں کلیئرنگ اور لوڈنگ سے متعلق بے شمار کاغذات تھے۔ مشینری کی کلیئرنگ کے سلسلے میں ان کی تفصیلات بھی درج تھیں۔

"آپ کی کمپنی کو یہ کام کس کی ٹپ پر ملا تھا؟" جولیا نے پوچھا۔

ہمارے ایگری میا میں دوست ہیں انہوں نے مسٹر ترمذی کو جاہلی سفارت کی تھی۔" منیجر نے جواب دیا۔

"یہ مال آپ نے کہاں اتا دیا تھا؟" جولیا نے دوسرا سوال کیا۔

"ظاہر ہے فیکٹری میں ہی ان لوڈ ہوا ہوگا۔ مجھے ذاتی طور پر تو علم نہیں سپروائزر کو علم ہوگا۔" منیجر نے کہا۔

"اس سپروائزر کو بلائیے۔" جولیا نے کہا۔

اور منیجر نے سر ملا کر سیکرٹری کو سپروائزر کی طلبی کا حکم دیا جب تک

سپروائزر آتا جولیا نے فائل کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد

دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"ییس سر۔" آتے دالے نوجوان نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"مسٹر ہاشمی۔" ان کا تعلق حکومت سے ہے۔ یہ کسی معاملے میں

ترمذی کی میکیل فیکٹری کی چکینگ کر رہے ہیں۔ آپ نے ان کے سوالات کا صحیح جواب دینا ہے۔ آپ نے اس کام کو سپروائزر کیا تھا۔" منیجر

نے کہا۔

"ییس سر۔" ہاشمی نے حیرت بھرے انداز میں جولیا اور ترمذی

کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ بتائیں کہ یہ مال آپ نے کہاں ان لوڈ کیا تھا؟" جولیا نے

ہاشمی کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی آئیگن ہاؤس میں واقع کی میکیل فیکٹری کے احاطے میں۔"

ہاشمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سادا مال وہاں ان لوڈ ہوا تھا یا کچھ کسی اور جگہ بھی ہوا تھا؟" جولیا

کا لہجہ سرد تھا۔

"جج۔ جج۔" سادا مال وہیں..... " ہاشمی

نے چپکلیا تے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھیں مسٹر ہاشمی۔" جوابات صحیح ہے وہ بتائیں۔ ہمارے پاس کم

معلومات پہلے سے موجود ہیں۔ اگر آپ نے غلط بیانی کی تو اس کے نتائج آپ

کے لئے انتہائی خوف ناک بھی ہو سکتے ہیں۔" جولیا نے یک لخت انتہائی

غصیلے لہجے میں کہا۔

"جج۔ جج۔ جج۔ جی ہاں۔ جی ہاں۔" ہاشمی نے سہمے ہوئے

انداز میں منیجر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جو صحیح اور درست بات ہے وہ بتا دو۔ غلط بیانی ممت کرنا۔"

اسلم خان نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"جج۔ جناب۔" چارٹرڈ تویم نے فیکٹری میں ان لوڈ کئے لیکن

دس ٹرک فیکٹری سے کچھ دور ایک زیر زمین جگہ تھی جناب وہاں ان لوڈ

کرائے گئے تھے۔ حج۔ جناب انہوں نے کہا تھا کہ یہ فیکٹری کا سٹور ہے جناب۔ ہاشمی نے بڑی طرح سے ہوتے ہوئے ہجے میں کہا۔
"کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے ایسی کوئی رپورٹ تو نہیں کی تھی" منیجر نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ پلیز خاموش رہیں۔ ہاں تو تم اس جگہ کی نشاندہی کر سکتے ہو۔ جہاں تم نے باقی ٹرک ان لوڈ کئے تھے۔" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل کر سکتا ہوں۔" ہاشمی نے جواب دیا۔
اور جولیا نے جلد ہی سے جیب سے آرگن پہاڑی کے علاقے کا ایک تفصیلی نقشہ نکالا اور میز پر پھیلا دیا۔ یہ نقشہ اس نے وزارت برآمد سے حاصل کیا تھا۔ اس میں آرگن پہاڑی کے علاقے کو پوری تفصیل اور وضاحت سے دکھایا گیا تھا۔

"یہ فیکٹری ہے جناب۔ اور یہ جگہ ہے جہاں باقی ٹرک ان لوڈ ہوئے تھے۔" ہاشمی نے ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"پوری طرح تسلی کر کے بتاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ تم سے اندازے کی غلطی ہو جائے۔" جولیا نے غور سے اس جگہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔
"یہی جگہ ہے۔ فیکٹری سے شمال کی طرف تقریباً پانچ کلومیٹر دور۔" ہاشمی نے کہا۔

اور جولیا نے اس جگہ پر نشان لگا دیا۔
"اب تم کو اس جگہ کی کوئی نشانی یاد ہو تو بتاؤ۔" جولیا نے نقشہ تہہ کر کے واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"نشانی۔" ہاشمی نے سوچتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پر چند لمحے تو کیرین پھیلتی سمٹی رہیں۔ اور پھر اچانک اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی جیسے کوئی خاص بات یاد آگئی ہو۔
"ہاں۔ ایک نشانی مجھے یاد آگئی ہے۔ خاص نشانی۔" ہاشمی نے کہا۔

"کیا نشانی ہے۔" جولیا نے اشتیاق آمیز ہے میں کہا۔
"جس جگہ یہ زیر زمین جگہ ہے وہاں اوپر ایک اونچا ٹیلہ ہے جس کی چوٹی پر سے دو گھوڑوں میں اس طرح تقسیم ہے جیسے دو تلواریں اٹھی کھڑی ہوں۔ اس ٹیلے کو انہوں نے کسی جگہ پر مار کر ہٹایا تھا تو ٹیلہ اس طرح مٹ گیا تھا جسے رنگ پر گاڑی جاتی تھی۔ اندر سرنگ سی ایک سرنگ میں لگی تھی۔ آخر میں ایک بڑا ہال تھا جہاں ٹرک ان لوڈ ہوئے تھے۔" ہاشمی نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تھینک یو۔" جولیا نے مسرت سے چمکتے ہوئے کہا۔
اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ممنوعہ۔" میرے خیال میں اگر وہ سک نہ ہی یا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ انہیں ہمارے جاتے ہی اطلاع ہو جائے۔ اس لئے کام فاسٹ ہی ہو جائے تو زیادہ اچھلے۔" جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں بھی یہی کہنے والا تھا۔" تنویر نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں یک لخت چمک سی ابھر آئی تھی۔
"یہ آپ کیا باتیں کر رہے ہیں۔" اسلم خان منیجر نے حیران ہوتے

ہوئے کہا۔ وہ شاید ان کی یہ اشاراتی زبان نہ سمجھ سکا تھا۔

"تم نہ ہی سمجھو تو اچھلے ہو۔" تنویر نے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو سائینسر لگا دیو اور اس کے ہاتھ میں تھا۔ اور پھر ٹھٹھک ٹھٹھک کی دو آوازیں کے ساتھ ہی منیجر اور ہاشمی دونوں کی کھوپڑیاں بھٹک سے اڑ گئیں وہ بے چارے چیخ بھی نہ سکے۔ منیجر تو اپنی کرسی پر ہی رہ گیا جب کہ ہاشمی کا مردہ جسم دھڑام سے فرش پر گر گیا۔

جولیا نے فائل اٹھا کر اُسے موڑا اور تنویر کی طرف بڑھادی۔ تنویر نے فائل اپنے کوٹ کی اندر دخی جیب میں ڈالی اور پھر جولیا کے پیچھے چلتا ہوا گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"منیجر اور ہاشمی صاحب اہم باتیں کر رہے ہیں۔ انہیں آپ نے ڈسٹرب نہیں کرنا۔" جولیا نے کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی لڑکی سے کہا۔ اور لڑکی نے مسکراتے ہوئے سر ہلادیا۔ اور وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے بال کمرے سے باہر آ گئے۔

چند لمحوں بعد وہ پارکنگ میں پہنچ چکے تھے۔

"اب کیا ارادہ ہے۔" تنویر نے پوچھا۔

"ہمیں فوراً وہ جگہ ڈریس کرنی ہے اس لئے میرے پیچھے آ جاؤ۔"

جولیا نے کہا۔ اور جلد ہی سے اپنی کار میں بیٹھ گئی۔

تنویر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد دونوں کاریں تیز رفتاری سے ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئیں آگن پہاڑی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ ایک لمحے

کے لئے جولیا نے سوچا کہ عمران سے اس معاملے میں بات کرے۔ لیکن پھر اس نے اپنا یہ خیال جھٹک دیا۔ کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ کچھ خود کر کے عمران کو بتائے۔ اُسے اب عمران کے سامنے اپنی ناکامی کا اعتراف کرنے پر بھی شرم سی محسوس ہو رہی تھی۔

UrduPhoto.com

کی دہی سی آواز سنائی دی۔ اور وہ دونوں نعمانی کی بات سنتے ہی چونک پڑے۔
 "کون۔۔۔ کس کی بات کر رہے ہو۔۔۔" ان دونوں نے بیک
 آواز ہو کر پوچھا۔

"وہ کاؤنٹر کے پاس والی میز پر موجود دو افراد بیٹھے ہیں ان میں سے
 وہ نیلی جیکٹ والی لڑکی ہے اس نے میرے سر پر ریو اور کاہٹ
 مارا تھا۔ بالکل یہی ہے۔ اب میں اسے پوری طرح پہچان گیا ہوں"
 نعمانی نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"ہاں۔۔۔ مجھے بھی یاد آ رہا ہے۔ اہ۔ یہ تو اتفاق ہی ہو گیا۔ ہم سارے
 گھر میں گھومتے رہے تو کوئی نظر نہیں آیا۔ اب جب تھک کر یہاں آ
 گئے تو بات سن گئی۔" صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "اُسی لمحے ویٹرنے لائیم جوس کے گلاس ان کے سامنے رکھ دیئے۔
 "ویٹرنے۔۔۔" خادہ نے اچانک اسے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔
 "یس۔۔۔" حکم سنا۔ ویٹرنے مڑ کر مؤدبانہ لہجے میں
 جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں رہا نشی کمرے بھی ہیں" خادہ نے پوچھا۔

"اہ۔۔۔ نوٹس۔ اس بلڈنگ کے اوپر صرف دفاتر ہیں رہائشی کمرے
 نہیں ہیں۔ صرف یہ ریسٹورنٹ ہے۔" ویٹرنے کہا۔ اور خادہ
 نے سر ہلا دیا۔ ویٹرنے واپس چلا گیا۔

"اس کا مطلب ہے۔ یہ یہاں نہیں رہتا۔ ٹھیک ہے۔ لائیم جوس پی کر
 ہم باہر چلتے ہیں۔ پھر جیسے ہی یہ باہر آئے اس کا احتیاط سے تعاقب ہونا
 چاہیے۔" خادہ نے کہا۔

صدیقی۔ خادہ اور نعمانی ایک دوسرے کے پیچھے ہوٹل کے
 مین گیٹ میں داخل ہوئے۔ ان تینوں کے چہروں پر نئے میٹک اپ تھے
 لیکن ان کی چال تیار ہی تھی کہ وہ خاصے پادوس اور تھکے ہوئے ہیں۔ ہال
 میں اکثر میز پر بیٹھیں وہ کونے کی ایک خالی میز پر جا کر بیٹھ گئے۔
 "کوئی سمجھ نہیں آ رہی کہ آخر ان لوگوں کو کہاں ڈھونڈیں سارے شہر
 میں گھومتے گھومتے میں تو بڑی طرح تھک گیا ہوں۔" صدیقی نے کمرے
 پر بیٹھتے ہی پاؤں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"اب ڈھونڈنا تو پڑے گا۔ ادا اس کا کوئی اور طریقہ نہیں ہے شوائے
 مرگشت کے۔" خادہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اُسی لمحے ویٹرنے کی میز پر پہنچ گیا۔ خادہ نے اسے لائیم جوس لانے
 کا آرڈر دیا اور ویٹرنے سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"ارے۔۔۔ میرا خیال ہے۔ یہ شخص وہی ہے۔" اچانک نعمانی

”گتہ۔۔۔ تمہارا آئیڈیا بھی اچھا تھا۔ کہ ہمیں یہ یہیں نہ رہنا ہو۔“
صدیقی نے کہا۔ اور پھر انہوں نے گلاس اٹھا کر مشروب کے گھونٹ
لینے شروع کر دیئے۔ وہ آدمی اپنے ساتھی کے ساتھ باتیں کرنے میں
مہروف تھا۔۔۔ ساتھ ہی دونوں ہی مشروب پینے میں بھی مہروف
تھے۔ ان کے باتیں کرنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی مسئلے پر باقاعدہ
بحث کر رہے ہوں۔ چونکہ ان کی میز کافی دودھلی تھی۔ اس لئے ظاہر ہے
وہ ان دونوں کی باتیں نہ سن سکتے تھے۔ لیکن انہیں باتیں سننے کی
بھی ضرورت نہ تھی۔

”کیا خیال ہے۔ اسے اغوا کر کے رانا ماؤس نہ لے جایا جائے۔“
تاکہ اس سے سب کچھ اگوا لیا جائے۔“ صدیقی نے کہا۔
”نہیں۔ ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ ان کا ٹھکانہ معلوم کر کے ان سے
لیبارٹری کے متعلق کوئی کھینچا لگوا لیا جائے۔ اور ہو سکتا ہے یہ آدمی اتنی
اہمیت نہ رکھتا ہو کہ اسے سب معلومات ہوں۔ ان کا اٹھ دیکھ کر ان پر
رہہ کرتے ہیں۔ اور پھر جو ان کا انچارج ہوگا اس سے معلوم کریں
گے۔“ خاور نے کہا۔

”جہاں ہی کاموں میں اس کے وجود ہے۔ ٹھیک ہے کام کو لمبا کرنے
کی بجائے مختصر ہی کرنا چاہیے۔“ نعمانی نے کہا۔
اور پھر وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ خاور نے ایک نوٹ میز پر رکھے ایش
ٹیسے کے نیچے دبایا۔ اور تینوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

”تھوڑی دیر بعد وہی نیلی جلیٹ والا اکیلا باہر آیا۔ دوسرا شاید اندر ہی رہ گیا
تھا۔ وہ پارکنگ میں موجود ایک سیاہ رنگ کی کار کی طرف بڑھ رہا تھا۔ چند

لوں بعد اس کی کارٹرک پر آگئی۔ خاور۔ صدیقی اور نعمانی تینوں علیحدہ علیحدہ کاموں
پر تھے۔ اس لئے وہ بڑی آسانی سے اس کے تعاقب میں مہروف ہو گئے۔ کبھی
صدیقی اپنی کار ان سے آگے لے جاتا اور کبھی نعمانی آگے چلا جاتا اور صدیقی
پیچھے آ جاتا۔ اسی طرح خاور بھی کار کو آگے پیچھے کرتا ہوا تعاقب کر رہا تھا۔ اس
سے یہ فائدہ تھا کہ سیاہ کار میں موجود نیلی جلیٹ والا تعاقب کا اندازہ نہ
کرسکتے۔

”تھوڑی دیر بعد سیاہ کار شہر کی مضافاتی رہائشی کالونی ماڈل کالونی میں
داخل ہو گئی۔ چونکہ اس کالونی میں گھرے معمول لوگ رہائش پذیر تھے اس لئے
اس کی مین روڈ پر آنے جانے والی کالوں کی تعداد خاصی تھی۔ سیاہ رنگ
کی کار نیلے رنگ کی ایک بڑی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے رکی۔ اور وہ خاور
اور صدیقی جو اس کار سے آگے تھے اور آگے بڑھ گئے۔ جب کہ نعمانی نے
پچھے ہی ایک سائیڈ پکا روڈ کی۔ سیاہ رنگ کی کار پچھاچک کھسنے
پر اندر چلی گئی تو خاور اور صدیقی بھی اپنی کار روڈ کے واپس لے آئے۔ اور
پھر ان تینوں نے کالوں ایک سائیڈ پر بنے ہوئے سبک پارک کی پارکنگ
میں روک دیں اور نیچے اتر آئے۔ ان تینوں کی نظریں اس نیلے رنگ
کی کوٹھی پر جمی ہوئی تھیں۔

”اب کیا خیال ہے۔“ خاور نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا۔
”میرا خیال ہے۔ پہلے ہمیں اندرونی پوزیشن دیکھنی چاہیے۔ ہو سکتا ہے
اندر کافی لوگ ہوں ایسی صورت میں ہم پھنس بھی سکتے ہیں۔“ صدیقی
نے کہا۔

”تو ٹھیک ہے میں اندر جاتا ہوں۔“ خاور نے سر ہلاتے

ہوئے کہا۔

”نہیں۔ تم دونوں یہیں رکھو میں اندر جاتا ہوں۔ کیونکہ میں سب سے آخر میں بے ہوش ہوا تھا۔ اس لئے مجھے ان لوگوں کے چہرے کچھ یاد ہیں۔ تم نے یکرنا تو ان کے چہرے کو ہے۔ اور اس لمبوترے چہرے دل لے چوٹ کی شکل مجھے یاد ہے۔“ نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اور کے۔“ پھر وارج ٹرانسمیٹر پر خطرے کی صورت میں کاشی دینا۔ ہم تیار رہیں گے۔“ خادمہ اور صدیقی دونوں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور نعمانی نے سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ واپس اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے ڈرائیونگ سیٹ اٹھائی اور نیچے موجود باکس میں سے اس نے ایک مشین پسٹل نکالا جس پر جدید انداز کا سائیکسکوپ نصب تھا۔ پسٹل کو اندر دنی جیب میں ڈال کر وہ مٹرا اور پھر تیز قدم اٹھاتا ٹھک کر اس کے اس نیلے رنگ کی کوٹھی کی طرف بڑھتا گیا۔ اس کوٹھی کی دونوں سائیڈز پر بھی کوٹھیاں تھیں۔ اور اس کا لونی کا نقشہ ایسا بنا یا گیا تھا کہ ایک مکمل ہلاک کی صورت میں کوٹھیاں تعمیر کی گئی تھیں۔ اس طرح نیلے رنگ کی کوٹھی کی پشت پر کچلی کوٹھی کی پشت ملی ہوئی تھی۔ اس طرح اس کوٹھی میں سولے پھاٹک کی طرف سے اور داخلے کا کوئی راستہ باقی نہ رہا تھا۔ سائیڈ کی کوٹھیاں بھی آباد تھیں۔ اس لئے نعمانی براہ راست کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا۔ اس نے بڑے اطمینان سے پھاٹک پر ہلک کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔ اس نے چست لباس پہنا ہوا تھا۔

”میں بلڈنگ سمر دے آفسر قسمت خان ہوں۔ اس بلڈنگ کا نقشہ پاس

ہوئے۔ میں نے اسے چیک کرنا ہے۔“ نعمانی نے بڑے با اعتماد ہوجے میں کہا۔

”ہم نے تو یہ کوٹھی کرایے پر لے رکھی ہے۔ آپ اصل مالک سے ملیں۔“ نوجوان نے بغور نعمانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو اس وقت بادامی رنگ کے سوٹ میں ملبوس تھا۔

”کوئی بات نہیں۔ ہم نے صرف موقع چیک کرنا ہے۔ صرف چند منٹ لگیں گے۔ میں مختصر وقت خواہ ہوں۔ فرض کی ادائیگی بہر حال ضروری ہے۔“ نعمانی نے کہا۔

”آپ کا کارڈ۔“ نوجوان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”اور آپ کمال کر رہے ہیں۔ یہ ایکریڈیا نہیں ہے پاکیشیا ہے۔ اور میں پولیس آفسر تو نہیں ہوں کہ تلاشی لینے آیا ہوں۔ میں تو صرف اس کوٹھی کو صرف طائرانہ انداز میں اندر سے دیکھوں گا۔ اور اگر آپ کسی باقاعدہ اجازت نامے کی موجودگی چاہتے ہیں تو ایسا بھی ہو سکتا ہے میں کل وہ اجازت نامہ بھی لے آؤں گا۔“ لیکن اس طرح آپ کو ہی پریشانی ہوگی کیونکہ پھر کوٹھی میں موجود تمام سامان باہر نکالنا پڑے گا۔ اور ایک ایک دیوار کی ساخت۔ اس کی پیمائش۔ فرش کی ساخت۔ سب کچھ تفصیل سے چیک کرنا پڑے گا۔ اور میں نہیں چاہتا کہ آپ کو ایسی پریشانی ہو۔ ہمارے ہاں تو بس رسمی کارروائی زیادہ کی جاتی ہے۔ میں صرف نظروں سے دیکھوں گا۔ اور واپس چلا جاؤں گا۔ پھر دفتر جا کر فارم پر کمرے کے جمع کردہ گا اور اسکے ختم۔“ نعمانی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اور اچھا ٹھیک ہے۔ تشریف لائیے۔“ نوجوان نے شاید

کے لئے تیار ہیں۔" باس نے ہونٹ بھیچتے ہوئے کہا۔
 "جب مجھے اعتماد ہو جائے گا کہ آپ میرے ساتھ کوئی غلط سلوک نہ کریں گے تو ایسا بھی کر لوں گا۔ آپ اندر موجود باقی افراد کو بھی باہر بلا لیں۔
 نعمانی نے کہا۔ اس کا اہم خاصہ نرم تھا۔ لیکن وہ بے حد چوکنا اور محتاط نظر آ رہا تھا۔

"اندر صرف ایک آدمی ہے۔ فریڈی۔ فریڈی باہر آ جاؤ۔" باس نے اچانک پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔
 اور دوسرے لمحے گیلری میں دسی نیلی جلیٹ والا آٹا دکھائی دیا۔
 "ہیں باس۔" آنے والے نے قریب آتے ہوئے کہا۔
 چونکہ نعمانی۔ باس اور اس کے ساتھیوں کی آڑ میں تھا اس لئے فریڈی اس کے ہاتھ میں موجود دیواروں سے دیکھ سکا تھا۔
 "خاموش کھڑے ہو جاؤ۔ حرکت نہ کرنا ورنہ۔" نعمانی نے ایک سخت تیز لہجے میں کہا۔

انفریڈی کی آنکھیں نعمانی کے ہاتھ میں موجود دیواروں دیکھ کر ہلنے لگیں۔
 "اوہ باس۔" یہ تو ہونٹ میں بھی موجود تھا۔ اچانک فریڈی نے پوچھتے ہوئے کہا۔ وہ خاصہ ذہین آدمی لگ رہا تھا۔
 اور اسی لمحے نعمانی نے ایک سخت ٹریگر پریو دباؤ ڈال دیا۔
 گولیاں بارش کی طرح بجلی کی سی تیزی سے یکے بعد دیگرے پٹل سے نکلیں۔ لیکن جدید ترین سائینسر کی وجہ سے صرف ٹھٹھک ٹھٹھک کی آوازیں نکلیں اور بیک بھینکنے میں اس باس کے علاوہ باقی سب افراد بڑی طرح چیختے ہوئے پشت کے بل زمین پر گرے۔ نعمانی کا نشانہ

واقعی انتہائی شاندار تھا۔ کیونکہ انتہائی تیزی سے دیواروں گھمانے کے باوجود گولیاں سب کے دلوں میں سوراخ کر گئی تھیں۔ اور انہیں پھرد کٹنے کا بھی موقع نہ ملا تھا۔ باس چونکہ دائیں سائیڈ پر آخری آدمی تھا۔ اس لئے باس کی طرف دیوار گھومنے سے پہلے نعمانی نے ٹریگر پریو سے انگلی ہٹا لی تھی۔

"یہ۔۔۔ کیا کیا تم نے۔" باس کا چہرہ یک لخت برسی طرح زبردست لگا گیا تھا۔
 "کچھ نہیں۔ میں نے اب بھی صرف سروے ہی کر رہا ہے۔ یہ لوگ میرے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے تھے۔ البتہ تمہیں میں باہر نکال سکتا ہوں۔
 زبردست سلامت تاکہ میں اطمینان سے سروے کر سکوں۔ شرط صرف یہی ہے کہ تم کوئی غلط حرکت نہ کرو گے۔" نعمانی کا اہم بے حد سمرسری سا تھا۔ جیسے اتنے جیتے جاگتے افراد کو قتل کرنے کی بجائے اس نے چند مکھیاں مار دی ہیں۔

"لگ لگ۔ کیا تم پاگل ہو۔ مجھے باہر نکال دو گے۔" باس نے بڑی طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ وہ شاید ذہنی طور پر مادیف سا ہو گیا تھا۔

"چلو پھاٹک کی طرف۔ ابھی میں ثبوت دے دیتا ہوں۔" نعمانی نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔
 اور باس نے شاید فوراً سوچا کہ اگر یہ پاگل واقعی ایسا کرنا چاہتا ہے تو اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ چنانچہ وہ ایک جھٹکے سے آگے بڑھا۔ اور پھر نعمانی کے قریب سے گزرتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ

گیا۔ نعمانی بھی اس کے ساتھ ہی مڑا گیا۔ پشیل بھی ظاہر ہے ساتھ ہی گھوما۔
 "ارے ارے — آہستہ چلو۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے"
 نعمانی نے کہا۔ اور تیزی سے آگے بڑھنے والا بائیں ہٹھک کر آہستہ ہو گیا۔

اور دوسرے لمحے نعمانی نے بجلی کی سی تیزی سے دیوالیہ کو اچھالا۔ اور اُسے نال سے پکڑ لیا۔ اور پھر بائیں کے پیچھے چل پڑا۔ بائیں کی پٹخت ہونے کی وجہ سے اُسے نعمانی کی اس حرکت کا پتہ ہی نہ چل سکا تھا۔ نعمانی نے بے بلے قدم اٹھائے۔ اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بلند ہوا۔

اور پھر آگے چلتے ہوئے بائیں کی کھوپڑی پر پشیل کا دستہ پوری قوت سے پڑا۔ اور بائیں چیخا ہوا منہ کے بل زمین پر گر گیا۔ نیچے گرتے وہ پٹخت اچھل کر دوبارہ کھڑا ہونا چاہتا تھا کہ نعمانی کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا۔ اور اٹھتے ہوئے بائیں کی کھوپڑی پر دوسری بھر پور ضرب لگی اور اس بار بائیں نیچے گرنا تو دوبارہ نہ اٹھ سکا وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

نعمانی چند لمحے خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ پھر تیز قدم اٹھاتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن پھاٹک کی طرف وہ لٹے قدموں جا رہا تھا۔

کیونکہ اُسے خبر نہ تھی کہ بائیں اُسے جکڑ نہ دے رہا ہو۔ اور اچانک اس پر فائر کر دے۔ لیکن بائیں اسی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھول کر پہلے نعمانی ایک لمحے دکھایا۔ وہ بغور بائیں کو دیکھ رہا تھا۔

اور پھر اس کی طرف سے اطمینان ہونے پر وہ کھڑکی سے باہر نکلا اور اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف ہاتھ ہلا کر انہیں پھاٹک کی طرف بلایا اور پھر تیزی سے واپس اندر آ گیا۔ بائیں ویسے ہی پڑا ہوا تھا۔

نعمانی نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ وہ واقعی بہوش ہے۔

چند لمحوں بعد ہی صدیقی اور خاور دونوں ہی کھڑکی سے اندر آ گئے۔
 "ادھ تم نے تو شاید سب کو لپکا کر دیا ہے۔" انہوں نے بائیں اور برآمدے کے قریب پڑے افراد کو دیکھتے ہوئے کہا۔
 "لیکن یہ بائیں صرف بے ہوش ہے۔" نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور صدیقی اور خاور سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ پھر سب سے پہلے انہوں نے بائیں کو اٹھا کر عمارت کے اندر ایک کمرے میں چھپایا۔

مردہ افراد کو بھی گھسیٹ کر برآمدے میں رکھ دیا جلتے تاکہ سائینڈ کوئٹوں سے کوئی دیکھے تو جھگڑا نہ پڑ جائے۔ خاور نے کہا۔ اور صدیقی اور نعمانی نے سر ہلا دیئے اور پھر ان تینوں نے مل کر سب لاشوں کو گھسیٹ کر برآمدے میں ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ تینوں اس کمرے میں جمع ہو گئے جہاں بے ہوش بائیں ایک صوفے پر پڑا تھا۔

"اسے باندھ لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔" خاور نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیز قدم اٹھاتا ایک دابڑے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا ایک ہٹ کھلا ہوا تھا جس کے نچلے خانے کے اوپر نالوں کی دسی کا ایک ہٹل پڑا ہوا اُسے نظر آ گیا۔ چنانچہ اس نے بائیں کا ہٹل اٹھایا اور پھر بائیں کو اٹھا کر ایک کمرے پر بٹھایا اور صدیقی کی مدد سے اس نے اسے اچھی طرح باندھ دیا۔

”میرا خیال ہے اس سے معلومات حاصل کرنے کے دوران یہاں
کئی تلاشی بھی لے لیتی چاہیے۔ شاید کوئی کام کی چیز مل جائے۔“
خادو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں اس سے بات کرتا ہوں تم دونوں تلاشی لینا شروع کر دو۔“ نعمانی نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک ماتحت باس کی ناک پر اور ایک ماتحت اس کے منہ پر جما دیا۔ عمران نے انہیں بے ہوش آدمی کو ہوش میں لانے کا بڑا آسان طریقہ سمجھا دیا تھا اور اب وہ ہر جگہ ہی طریقہ استعمال کرتے تھے۔

چند لمحوں بعد ہی باس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس کی بند پکیں آہستہ آہستہ ٹھٹھکانے لگیں۔ نعمانی نے ہاتھ مٹا لئے۔ عملاتی اور خادروں کو کمرے سے باہر جانے کے لئے۔ نعمانی نے ایک بار پھر حبيب سے وہی مشین لیفل نکال لیا تھا۔

”باس نے کہا مہتے جوئے آنکھیں کھول دیں پہلے چند لمحے تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی۔ پھر آہستہ آہستہ ان میں شعور کی جھلک ابھر آئی۔“

"تت۔ تت۔ تم کون ہو۔" باس نے سامنے کھڑے
نعمانی کو دیکھتے ہی بھر لے ہوئے، اچھے میں کہا۔
"بتایا تو ہے۔ کتنی بار تبادُل کہ میں سہروے آفیسر ہوں اور میرا
نام شمس خان ہے۔" نعمانی نے طنزیہ اور مضحکہ اڈانے
والے اچھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

مل۔ لیکن یہ سب کیلئے ہے۔ تم نے میرے آدمی قتل کر دیئے۔

اصیٰ مجھے بے ہوش کر دیا۔ ادب یہاں باندھ رکھا ہے۔۔۔ یا اس کے لہجے میں حیرت ادب بے بسی دونوں ہی تاثرات تھے۔

”تم لوگ میرے ساتھ تعاون جو نہ کر رہے تھے۔ اب اگر تمہیں پوری طرح ہوش آ گیا ہے تو پھر میں اپنا کام شروع کروں۔ پس کسی سی معلومات چاہتے۔ سب سے پہلے تمہارا نام۔“ — نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا نام کوئن ہے۔ اور میں ایک بننس مین ہوں۔“ — باس نے اس بار قدرے سیٹھ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

داروں کا تعلق تو نہی کیمیکل فیکٹری اور ریڈیو اور لیبارٹری سے ہے۔ جو آگن پہاڑی کے پتھر کے ٹیلوں میں بنی ہوئی ہیں۔ اس نے ہمارے ٹمکے کو بتایا تھا کہ کہ یہ داروں ملازم میں۔۔۔ نعمانی نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں کیمیکل کا برفس کرتا ہوں“ — کوئن نے ہونٹ چیلتے ہوئے کہا۔

”ادہ اچھا تو یہ بات ہے۔ تم دھان ملازم تو نہیں ہو۔ اگر ہو تو بتا دو۔ اس میں تمہارا اور تمہارے مالک دونوں کا فائدہ ہے۔ کیونکہ کوٹھی کا کرایہ بہت سخم ظاہر کیا گیا ہے۔ بننس میں سے تو کرایہ زیادہ لینا چاہیے۔ اور زیادہ کرایہ پر زیادہ ٹیکس لگ جاتا ہے۔“ نعمانی نے بڑے سرسری سے انداز میں کہا۔ وہ دراصل کوئن کو بڑے نفیاتی انداز میں ڈیل کر رہا تھا۔

"ملازم ہی سمجھ لو۔ تم میری جان چھوڑو۔ مجھے تم نے کس عذاب میں پھنسا رکھا ہے۔" اس بار کولن نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یاد آتے گھر کیوں رہے ہو۔ بس چند سوالات اور اس کے بعد ہمارا سروے ختم۔ لیکن مجھے تمہارا بیان کچھ مشکوک سا لگ رہا ہے۔ میرے خیال میں تمہارے پاس تو مذہبی باتیں کر لی جاتے۔" نعمانی نے کہا۔

"سنو۔ تم جو کوئی بھی ہو۔ مجھے سیدھی طرح بات کر دو۔ آخر تم کیا چاہتے ہو۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم خواہ مخواہ الجھاد پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ کولن کا لہجہ خاصا سخت تھا۔ شاید اب وہ ذہنی طور پر پوری طرح مستعد ہو چکا تھا۔

"یہ بات سب سے تو پھر سیدھی بات سن لو۔ پاس تو مذہبی کو تم پر اعتماد نہیں رہا۔ تمہاری کارکردگی بالکل صفر پر ہے۔ جب کہ تمہاری ٹپ پر چند افراد ریڈیاورلیبارٹری میں گھسنے میں کامیاب ہو گئے۔ گو پاس نے ان کا خاتمہ کر دیا۔ لیکن انہوں نے تمہارا نام بھی بتایا تھا۔ اس لئے پاس نے مجھے بھیجا ہے۔ کہ میں اصل بات معلوم کروں۔" نعمانی نے ایک سخت غیر ملکی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ بے حد حکیمانہ تھا۔

"لگتا لگتا کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہو تم۔ کیا تم ریڈیاورلیبارٹری سے آئے ہو۔" کولن نے بڑی طرح گھبراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام فریک ہے۔ ادیس دہاں نمبر ٹو ہوں۔ اب بولو میری رپورٹ پر تمہاری موت زندگی کا انحصار ہے۔" نعمانی نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن مجھے تو خود ریڈیاورلیبارٹری کا علم نہیں۔ ظاہر ہے میں کسی کو کیا ٹپ دے سکتا ہوں۔" کولن نے کہا۔

"تم پھر غلط بیانی سے کام لے رہے ہو۔ تمہارے پاس ریڈیاورلیبارٹری کا پورا نقشہ موجود ہے۔" نعمانی نے اندھیرے میں تیر چلائے ہوئے کہا۔

"نقشہ میرے پاس نہیں ہے۔ میرے پاس تو اپنا نقشہ نہیں۔ مجھ سے ملے والے پاس کے پاس ہو تو مجھے معلوم نہیں۔ اور وہ اس قلعہ نما عمارت میں لگا ہوا ہے۔" کولن نے کہا۔

"دیکھو آخری بار کہہ دیا ہوں۔ جھوٹ بولنا بند کر دو۔ اگر تم مجھے سچ سچ بتا دو تو میں ایسی رپورٹ پاس کو دے دوں گا جس میں تم سچ جاؤ گے۔ ورنہ پاس نے تو مجھے تمہیں گولی مار دینے کی بھی اجازت دے رکھی ہے۔ تم نے اپنے ساتھیوں کا تشدد دیکھ لیا ہے۔" نعمانی نے کہا۔

"کمال ہے۔ جب میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے لیبارٹری کے بارے میں کسی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ تو پھر تم خواہ مخواہ زبردستی رہے ہو۔" کولن نے کہا۔

"اسی لمحے صدیقی اندر داخل ہوا۔

"نعمانی۔ بات بن گئی۔ یہاں ایک فائل موجود ہے۔ جس میں لیبارٹری کے نقشے کی ایک نقل موجود ہے۔ لیکن یہ نقشہ وہ ہے جو تعمیر سے پہلے تیار کیا گیا ہے۔" صدیقی نے اندر آتے ہی پر جوش لہجے میں کہا۔ اور

ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں بکڑا ہوا کاغذ نعمانی کی طرف بڑھا دیا۔ نعمانی چند لمحے اُسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس کے چہرے پر بھی کامیابی کے آثار جھلک اٹھے۔

گٹ۔۔۔ یہ تو بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس میں خفیہ راستوں کی نشان دہی موجود ہے۔ یہ کہاں سے ملا۔۔۔ نعمانی نے کہا۔
 "یہ ایک میٹر کی انتہائی خفیہ دراز میں موجود تھا۔ بس اتفاق سے اس خفیہ دواز کا پتہ چل گیا۔ ورنہ جس انداز میں وہ خفیہ دراز بنائی گئی تھی ہم لاکھ سچے سچے تب بھی اس کا پتہ نہ چلتا۔" صدیقی نے کہا۔

ہوں۔ تو پھر واقعی اس کو لن کو اس کا علم نہ ہوگا۔ اس کا پہلے والا باس مارا جا چکا ہے۔ اور یہ شاید نیا باس بنائے۔ نعمانی نے کہا۔
 "تم لوگ دراصل ہو کون لوگ۔ کبھی تم مقامی بن جلتے ہو کبھی غیر ملکی۔ آخر یہ چکر کیا ہے۔" کو لن نے بوکھلاہٹ سے بولے۔

"ہم وہی ہیں کو لن۔ جنہیں تم نے اس قلعہ نما عمارت سے اغوا کر کے لیبارٹری بھیجا دیا تھا۔" نعمانی نے کہا۔ اوداس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں بکڑے ہوئے مشین پشٹل کاٹر گریڈا دیا۔ گولیوں کے چلنے کی ٹھک ٹھاک کے ساتھ ہی کسی پرندہ سے ہونے کو لن کے حلق سے بے اختیار ایک زوردار چیخ نکلی۔ اوداس کے ساتھ ہی اس کا جسم اکرتا گیا۔ مشین پشٹل سے نکلنے والی گولیوں نے ایک لمحے میں اس کے جسم میں بے شمار سوراخ بنا دیئے تھے جن میں سے خون فوارے کی طرح ابلنے لگا تھا۔

اُسی لمحے خادہ بھی تیزی سے گھرے میں آیا۔ اس کے ہاتھ میں دیوالو

"میں چیخ سن کر آیا تھا۔" خادہ نے اندر کی پوزیشن دیکھ کر دیوالو واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

ہمیں لیبارٹری کا نقشہ مل گیا ہے۔ اور یہ نیا باس تھا اس لئے لیبارٹری کے متعلق کچھ نہیں جانتا تھا۔ اس لئے اب اس کی ضرورت ختم ہو چکی تھی۔ آؤ اب یہاں سے نکل چلیں۔ ہو سکتا ہے ان کے کچھ ساتھی باہر میں اودہ اچانک آجائیں۔" صدیقی نے کہا۔ اور پھر وہ سب سر ہلاتے ہوئے تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتے گئے۔

تھوڑی دیر بعد ان کی گاہیں اس کا کوئی کی حد دے باہر نکل کر شہر میں داخل ہو رہی تھیں۔ سب سے آگے صدیقی کی کار تھی۔ اچانک صدیقی کی کار کا آئینہ جگ جگ اٹھا۔ اوداس میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ صدیقی نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو صدیقی۔ میں خادہ بول رہا ہوں۔ میں نے ٹرانسمیٹر پر جس جویا سے بات کرنے کی کوشش کی تاکہ اُسے اطلاع دے دوں لیکن کوئی جواب نہیں آ رہا۔ اس لئے میرا خیال ہے اس کے فلیٹ پر چلے چلیں۔ شاید وہ ہمارے لئے وہاں کوئی پیغام چھوڑ گئی ہو اور۔" خادہ کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے اور۔" صدیقی نے کہا اور دوسری طرف سے خادہ کی اودہ اینڈ آل کی آواز سنتے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اور پھر اگلے چوک سے اس نے کار کا رخ جویا کے فلیٹ والی سڑک کی طرف موڑ دیا۔

”لیکن پہلے تو اسے ایسی شکایت کبھی نہیں ہوئی۔ کہاں ہے وہ“

باس نے پریشان لہجے میں کہا۔

”انسان کی طبیعت خراب ہوتے دیر تو نہیں لگتی۔ وہ اپنے کمرے

میں ہے۔ سیڈم اس کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔“ فرینکلن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ تم ساتھ چلے جاؤ۔ اور۔۔۔ انتہائی محتاط رہنا۔

چھت باس معمولی سی کوتاہی بھی برداشت نہیں کرتا۔ آج کل ویسے بھی وہ

بے حد بچی ہو رہا ہے۔“ باس نے کہا۔

”میں محتاط ہوں گا باس۔“ فرینکلن نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ فرینکلن باہر جاتا اچانک باس کے سامنے

کھڑے ہوئے ایک مخصوص شخص کے ٹرانسمیٹر سے ٹول ٹول کی تیز

آوازیں نکلتی گئیں۔ باس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا ایک

بٹن دبا دیا۔

”ہیلو ہیلو۔۔۔ ترمذی کا لنگ ادور۔“ بٹن دبتے ہی دوسری طرف

سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

”میں باس۔ مارٹی اسٹنگ ادور۔“ باس نے مؤدبانہ

لہجے میں کہا۔

”مارٹی۔ تم نے آرگن پہاڑی کے ٹیلوں پر چیکنگ ختم کرادی ہے

ادور۔“ ترمذی کے لہجے میں بے پناہ غصہ تھا۔

”یس باس۔ آپ نے خود ہی تو آرڈر دیا تھا کہ وہاں سے سب

آدمی ہٹا لے جائیں تاکہ اگر دانا حکومت سے کوئی پارٹی آئے تو وہ مشکوک

نہ ہو ادور۔“ مارٹی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

”فرینکلن۔ تم نے ابھی طرح چیکنگ کر لی ہے کہ مال لیبارٹری

میں درست حالت میں جا رہا ہے۔“ کمرے میں داخل ہوتے ہی میر

کے پیچھے بیٹھے ہوئے نوجوان نے انتہائی کراخت لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ میں نے ابھی طرح چیکنگ کر لی ہے۔“ کمرے

میں داخل ہونے والے لمبے ترنگے نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

لیبارٹری پوائنٹ تک مال کے ساتھ کون جا رہا ہے۔“ میز کے

پیچھے بیٹھے ہوئے نوجوان نے دوسرا سوال کیا۔

”باس۔ یہی بات میں کرنے آیا تھا۔ راجر کے گمہ میں اچانک

شدید درد اٹھا ہے۔ اور اس کی پوزیشن ایسی ہے کہ وہ مال کے ساتھ

نہیں جاسکتا۔ اس لئے اگر اجازت ہو تو میں خود مال کے ساتھ چلا جاؤں“

فرینکلن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اودہ ہاں۔ مجھے یاد آگیا۔ لیکن معاملہ خراب ہو گیا ہے۔ پہلے دو افراد اچانک ریڈ پاؤر لیبارٹری کے پوائنٹ دن میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن وہاں موجود سیکورٹی کمپیوٹر نے انہیں کوہ کر لیا۔ اور انہیں بلیک ہول میں پھنسا دیا۔ میں انتہائی اہم کام میں مصروف ہوں۔ اس لئے میں فوری طور پر بلیک ہول میں نہ جا سکا کہ پھر مجھے کمپیوٹر نے اطلاع دی کہ ایک عورت اور ایک مرد اچانک ریڈ پاؤر لیبارٹری کے پوائنٹ سکس میں داخل ہو گئے۔ سیکورٹی کمپیوٹر نے انہیں بھی کوہ کر لیا اور انہیں بھی ہدایات کے مطابق بلیک ہول میں پھنسا دیا۔ اور ابھی میں کام سے فارغ نہیں ہوا تھا کہ مین کمپیوٹر نے ایک اور اطلاع دی کہ تین افراد پوائنٹ تھری میں داخل ہوئے۔ انہوں نے سیکورٹی کمپیوٹر کو ناکارہ کر دیا۔ اور زبرد پوائنٹ تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن مین کمپیوٹر نے انہیں بے ہوش کر کے بلیک ہول میں پھنسا دیا ہے۔ اس طرح ایک عورت اور چھ مرد اندر داخل ہو چکے ہیں میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ آخر اچانک یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ اتنے سارے لوگ اتنی خفیہ لیبارٹری کے مختلف دروازوں کو ڈھونڈتے اور ان میں داخل ہونے میں کیسے کامیاب ہوئے اودہ۔" ترمذی کا اچھ بڑی طرح بگڑا ہوا تھا۔

"باس۔ ویسے یہ انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ میری تو خود سمجھ میں نہیں آرہی۔ مجھے خود ان سبش کا علم نہیں۔ اور شہر میں موجود ریڈون گر دیپ بھی اس سے لاعلم ہے۔ اس کے باوجود بھی یہ لوگ اس طرح اندر داخل ہو گئے اودہ۔" مارتی نے بڑی طرح بوکھلائے ہوئے

بجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ شہر کا گروپ کیا کر رہا ہے۔ تم ایسا کرو۔ ریڈ سٹار کو کال کر کے اُسے ہوشیار کر دو۔ اور تم خود شیوں میں دوبارہ نگرانی شروع کر دو۔ اور اس بار جو بھی مشکوک آدمی نظر آئے اُسے ہلاک کر کے لاش تہ خانوں میں ڈال دینا۔ اب لیبارٹری بالکل آخری مرحلوں میں ہے۔ اور میں اس مرحلے پر کسی قسم کا کوئی ریسک نہیں لینا چاہتا۔ بس زیادہ سے زیادہ دس بارہ گھنٹوں کا کام باقی رہ گیا ہے۔ اس کے بعد ریڈ پاؤر تیار ہو جائے گی۔ اور پھر میں اس شہر کو ہلاک کر دوں گا۔ ان دس بارہ گھنٹوں میں تم نے انتہائی محتاط رہنا ہے۔" ترمذی نے احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ان لوگوں سے کچھ معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ آخر کس طرح لیبارٹری کے متعلق معلومات حاصل کر سکے ہیں اودہ۔" مارتی نے سہجے ہوئے بجے میں کہا۔

"ہاں معلوم تو ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے وقت چاہیے اور میرے پاس وقت نہیں ہے پہلے ہی میں نے چار روز کا کام دن رات لگا کر ایک روز میں مکمل کر لیا ہے۔ اور اب اس مرحلے پر ایک لمحے کی بھی فرصت نہیں ہے۔ اس لئے فی الحال تو وہ بلیک ہول میں بیٹے رہیں وہاں سے ان کا نکلنا ناممکن ہے۔ جب ریڈ پاؤر تیار ہو جائے گی تو پھر اگر میں نے ضروری سمجھا تو پوچھ لوں گا۔ لیکن اب مزید کوئی ڈسٹر بنس نہیں ہونی چاہیے۔ اور اب میں نے تمہیں احکامات دے دیئے ہیں اب اگر کوئی آدمی اندر داخل ہوا تو اسے متہار ہی کوتاہی سمجھی جائے گی۔ اور دینڈا ل"

تمہاری انتہائی گرجت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور چونکہ رابطہ ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے مارنی نے بھی ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ یہ کیسے ممکن ہے باس کہ اتنے سارے افراد ایک سخت خفیہ پوائنٹس میں داخل ہو جائیں۔ میز کے سامنے کھڑے فرینکلن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

لیکن مارنی نے اسے کوئی جواب دینے کی بجائے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر باہر ٹیلیوں پر نگرانی کے لئے آدھی بھیجے کی ہدایات دینی شروع کر دیں۔

"ہاں تو تم کیا کہہ رہے تھے فرینکلن۔" مارنی نے بات ختم کر کے انٹرکام کا رسیور واپس رکھتے ہوئے مارنی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ "باس۔ میں کہہ رہا تھا کہ اتنے سارے افراد اندر کیسے داخل ہو گئے۔" فرینکلن نے اپنی بات دوبارہ کرتے ہوئے کہا۔

"سمجھ میں نہیں آتا۔ چیف باس نے ریڈ پاؤڈر کی لیبارٹری کو اتنا خفیہ رکھا ہے کہ جب لیبارٹری تیار ہوتی تو اس وقت یہاں ہر شخص کو سوائے وکٹر کے فوراً واپس بھیج کر ہم سب کو یہاں بلوایا۔ اس لئے ہم میں سے کسی کو بھی اس لیبارٹری کے بارے میں قطعاً کوئی علم نہیں کہ اس کا اندرونی نقشہ کیا ہے اور اس کے خفیہ دروازے کہاں کہاں ہیں۔ ہم بھی صرف لیبارٹری پوائنٹ تک کیمنیکل سیلانی کرنے جلتے ہیں اور باس وکٹر پہلے ہی مارا جا چکا ہے۔" مارنی نے کہا۔

"باس۔ یہ بلیک ہول کیا ہے۔ چیف باس اس قدر اہم ترین موقع پر ایسے خطرناک افراد کو بلیک ہول میں ڈال کر بھی مطمئن ہیں۔ اس کا

مطلب ہے کوئی خاص جگہ ہی ہوگی۔" فرینکلن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"زیادہ تفصیل کا تو مجھے علم نہیں۔ البتہ باس وکٹر نے ایک بار بتایا تھا کہ چیف باس نے لیبارٹری کے اندر ایک کنواں سنا بنوایا ہے۔ سیل کی انتہائی مضبوط چاروںوں کا۔ اس کی کھیت بھی سیل کی ہے۔ اور اس کے کھولنے کا بھی کوئی خاص طریقہ ہے۔ اسے چیف باس بلیک ہول کہتے ہیں۔ باقی تفصیلات کا تو علم نہیں۔ بہر حال تم جاؤ وقت کم ہے اور مال نے آگے کام بھی اٹھا ہے۔" مارنی نے کہا۔

اور فرینکلن سہلے ہاتھ سے سلام کر کے واپس دروازے کی طرف

نکل گیا۔ دروازے سے باہر آ کر فرینکلن تیز تیز قدم اٹھاتا ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کر کے سائیڈ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو کمرہ کسی ہفت کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی حرکت سبکی تو فرینکلن نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ اب وہ ایک پورٹری سرنگ میں موجود تھا۔ سرنگ کے دیانے پر ایک ٹرالر نما گاڑی کھڑی تھی جس کے پیچھے نیلے رنگ کا کسی مخصوص دھات کا ایک بڑا سا ڈرم رکھا ہوا تھا جسے مخصوص ہکوں سے جکڑا گیا تھا۔ ٹرالر کے ساتھ ایک نوجوان سفید رنگ کا گون پہنے کھڑا ہوا تھا۔

"آپ جائیں گے ساتھ۔" نوجوان نے فرینکلن کو دیکھتے ہی پوچھا۔ "ہاں باس مارنی نے اجازت دے دی ہے۔" فرینکلن نے سہلے ہاتھ سے جواب دیا۔

"تو آئیے میں آپ کو اس کی ڈسپونل کے بارے میں سمجھا دوں
کیونکہ آپ پہلی بار جا رہے ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک کیمیکل ہے معمولی
سی غلطی سے بہت بڑا نقصان ہو سکتا ہے۔" نوجوان نے کہا۔
اور پھر وہ سرنگ کی سائیڈ میں بنے ہوئے ایک خلا بنا کمرے کی طرف
بڑھ گیا۔ فریکلن اس کے پیچھے گیا۔ خلا کے اندر ایک سائیڈ پر ایک
چھوٹی سی مشین ایک میز پر تھیں۔ اس کے ساتھ بیک کی طرف
لچکدار دیوایپ منسلک تھی۔

"یہ نئے رنگ والا پائپ آئیپ نے ڈرم کے اوپر والی جگہ میں فٹ
کرنا ہے اور یہ سرخ رنگ کا پائپ اپنے لیبارٹری پوائنٹ میں موجود
مشین کے ساتھ منسلک کر دینا ہے۔ اس کے بعد آپ ایک
وقت ان دو بیٹنوں کو دیا تیس گے تو مشین چلی پڑے گی اور یہ مکمل اس
ڈرم سے لیبارٹری میں منتقل ہو جائے گا۔ آپ نے ان دو ڈانکوں
پر نظر رکھنی ہے۔ ان میں سے ایک پر پیشہ بتاتا ہے اور دوسرا
مقدار۔ اگر پریشہ دالے ڈائل کی سوئی اس سرخ نشان تک پہنچے لگے تو
آئیپ نے مشین آف کر دینی ہے۔ جب سوئی واپس زیر ویر چلی جائے تو
پھر دوبارہ مشین آن کر دیں۔ بہر حال سوئی اس سرخ نشان تک نہ
پہنچے ورنہ ڈرم پھٹ جائے گا۔ پھر ہر طرف خوف ناک تباہی پھیل جائے
گی۔ اور مقدار والی سوئی جب واپس زیر ویر آجائے تو مشین آف کر کے
آئیپ نے لیبارٹری کے ساتھ منسلک پائپ اتار لینا ہے اور واپس
آجائے ہے۔" نوجوان نے پورے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اب یہ بتاؤ کہ وہاں کوئی آدمی بھی

موجود ہو گا یا سارا کام مجھے خود ہی کرنا ہو گا۔" فریکلن نے کہا۔

"وہاں ایک آدمی موجود ہو گا۔ اس کا نام سائبر ہے۔ وصولی کی نگرانی وہی کرتا
ہے۔ آپ اس سے بھی امداد لے سکتے ہیں۔" نوجوان نے جواب دیا۔
"اور کے ٹھیک ہے۔" فریکلن نے کہا اور پھر نوجوان نے مشین اٹھا کر باہر
ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ ٹرالر کے فرش پر موجود ایک باکس منا ڈبے میں رکھ
دی اور فریکلن ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا نوجوان اسے سلام کر کے واپس لفٹ
کی طرف بڑھ گیا۔ فریکلن نے بے چارے اور پھر جب اسے یقین ہو گیا کہ لفٹ اب چلی
گئی ہے تو وہ اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اترا اور تیزی سے اس
کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں سے وہ مشین اٹھا کر لائی گئی تھی۔ اس نے
جلدی سے اس ٹرک کو جس پر مشین موجود تھی کھینچ کر دیوار سے ہٹایا اور
اس کی پچھلی طرف فرش پر پڑا ہوا ایک بیگ اٹھا کر میز کو دوبارہ دیوار سے
لگا کر وہ واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا۔ اس نے بیگ کو سیٹ
کے نیچے چھپا کر رکھ دیا اور بائیں کے بڑے ٹرالر کا انجن مٹا کر دیا اور اسے
تیزی سے آگے بڑھانے لگا۔ سرنگ خاصی دور تک چلی گئی تھی۔ ٹرالر کی
بیمیاں روشن تھیں جن کی وجہ سے سرنگ میں خاصی تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی
اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے سرنگ کا دوسرا اختتامی سمرانظر آنے لگا۔
فریکلن نے ٹرالر کی رفتار آہستہ کر دی۔ اور اس دیوار کے قریب لے
جا کر ٹرالر روک دیا۔ سائبر نے ایک کھوس دیوار تھی۔ فریکلن نے ابھی انجن بند
ہی کیا تھا کہ دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں غائب ہو
گئی۔ اب دوسری طرف ایک اور دیوار تھی جس کی سائیڈ پر ایک
دروازہ بھی تھا۔ دوسری دیوار کے درمیان میں پائپ منسلک کرنے

دالا سودا خ نظر آ رہا تھا۔ فرینکلن جیسے ہی ٹرالر سے نیچے اتر ا۔ دروازہ کھل ادا ایک نوجوان باہر آ گیا۔

فرینکلن تم۔۔۔ نوجوان نے حیرت بھری نظروں سے فرینکلن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں آر تھر۔۔۔ راجر کو تکلیف ہو گئی تو باس مارٹی نے مجھے سپلائی کے لئے بھیجا ہے۔۔۔ فرینکلن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ادہ اچھا۔۔۔ آج آخری سپلائی تھی۔ ادھر راجر نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے سگریٹ کا بٹا کا رتن لاکر دے گا۔ یہاں لیبارٹری سے تو تم میں سے کوئی باہر نہیں جاسکتا۔ ادا اس سپلائی کے بعد تو جب تک ریڈیاور تیار نہیں ہو جاتی ہم باہر ہی نہیں نکل سکتے۔۔۔ آر تھر نے قدم سے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

ادہ۔۔۔ اس کی فکر نہ کرو۔ سپلائی کا کام مکمل کر دیں مہربا اسگریٹ کا کارڈن میرے بیگ میں موجود ہے۔ راجر نے مجھے دے دیا تھا وہ میں تمہیں دے دوں گا۔۔۔ فرینکلن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ادا آہستہ آہستہ کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

لاؤ مشین۔ جلدی کرو۔۔۔ آر تھر نے سر ملاتے ہوئے کہا۔ اور فرینکلن نے ٹرالر کے باکس سے مشین نکال کر اس دیوار کے ساتھ رکھ دی۔

میں تو پہلی بار آیا ہوں۔ اس لئے کہیں مجھ سے غلطی نہ ہو جائے اس کی فنگ تم خودی کرو۔۔۔ فرینکلن نے مشین دیوار کے ساتھ رکھتے ہوئے آر تھر سے کہا۔

ادہ۔۔۔ کوئی بات نہیں۔ آسان سا مسئلہ ہے۔ میں خود کر لیتا ہوں۔ آر تھر نے کہا۔ اور مشین کے ساتھ منسلک سرخ رنگ کا پائپ اٹھا کر اس کا سر اس نے دیوار میں نظر آنے والے سودا خ میں ڈٹ کر دیا اور پھر نیلے رنگ والا بڑا پائپ اس نے لے جا کر ٹرالر کے پیچھے موجود درم کی چھت پر بنے ہوئے مخصوص پوائنٹ میں ڈٹ کر دیا۔

ادہ۔۔۔ اب مشین آن کر دے۔۔۔ آر تھر نے وہیں ٹرالر سے کہا۔ اور فرینکلن نے مشین پر لگے ہوئے دونوںیشن بیک وقت دبائے۔ مشین ہلکی سی گونج کے ساتھ کام کرنے لگی۔

ہاں پرش کا خیال رکھنا۔۔۔ آر تھر نے ٹرالر سے اتر کر قریب آتے ہوئے کہا۔

میں دیکھ رہا ہوں۔ لیکن یہ کیمیکل تو بہت آہستگی سے جا رہا ہے۔ اس طرح تو کافی دیر لگ جائے گی۔۔۔ فرینکلن نے کہا۔ یہ انتہائی قیمتی اور خطرناک کیمیکل ہے۔ ریڈیاور کی اصل بنیاد ہی کیمیکل ہے۔ اسی لئے تو یہ تازہ بنا کر تازہ سپلائی ہوتا رہتا ہے۔ کم از کم آدھا گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا۔ اور اگر پریشر زیادہ ہو گیا تو پھر زیادہ دیر بھی لگ سکتی ہے۔۔۔ آر تھر نے کہا۔

یہ بتاؤ آر تھر۔ مہربا کام صرف ہی وصول کرنا ہے یا اند بھی کام کرتے ہو۔۔۔ فرینکلن نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

کیا ایک سائنسدان فارغ رہ سکتا ہے جناب وہاں میری بڑی اہمیت ہے تبھی تو مجھے اس کیمیکل کی وصولی کی نگرانی کرنے کے لئے

آنا پڑتا ہے۔" آرتھر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی میں باس مارٹی کے دفتر میں موجود تھا تو چیف باس کی کال آئی تھی وہ بتا رہے تھے کہ کچھ اجنبی لوگ اچانک لیبارٹری میں گھس آئے تھے۔ اور انہیں بلیک ہول میں رکھا گیا ہے۔ یہ بلیک ہول کیا بل ہے۔" فریکلن نے کہا۔

"یہ ایک فولادی کنواں ہے۔ یہ دروازہ دیکھ رہے ہو یہاں سے ایک رابہادی سیدھی میں پاور لیبارٹری میں جاتی ہے۔ لیکن میں پاور لیبارٹری کا دروازہ کمپیوٹر کنٹرول ہے۔ اس سے آگے کوئی اجنبی نہیں جاتا۔ یہ بلیک ہول البتہ راستے میں ہی آتا ہے۔ اس کا ڈھکن البتہ کمپیوٹر کنٹرول ہے۔ صرف چیف باس کے حکم سے ہی کمپیوٹر اس کا ڈھکن کھول سکتا ہے۔ وہ اجنبی لوگ اس کے اندر بند ہیں۔ ہمیں بھی جب ان کی آمد کی اطلاع ملی تو ہم سب بھی بے حد حیران ہوئے تھے۔ کہ آخر وہ کون لوگ ہیں اور کیسے اندر آ گئے۔" آرتھر نے ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ دہان سے نکل تو نہیں جائیں گے کیونکہ چیف باس تیار تھے کہ ابھی وہ فارغ نہیں ہیں کہ ان کا خاتمہ کر سکیں۔" فریکلن نے پوچھا۔

"اسے نہیں۔ اول تو وہ بے ہوش ہیں۔ پھر بلیک ہول کا ڈھکن سولے چیف باس کے کوئی نہیں کھول سکتا۔ اس لئے وہ وہاں مر تو سکتے ہیں زندہ اپنی مرضی سے نکل نہیں سکتے۔ چیف باس اس وقت بے حد مصروف ہے۔ ریڈ پاور کی تیاری کے آخری مراحل ہیں۔" آرتھر

نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"لبض اوقات کمپیوٹر خراب بھی ہو سکتا ہے تو اس بلیک ہول کو دستی آپریٹ کرنے کے لئے بھی تو کوئی نہ کوئی گنجائش رکھی گئی ہوگی۔" فریکلن نے کہا۔

"ہاں ہے تو سہی۔ ایمر جنسی کی صورت میں اس کمرے میں جس کے ہوش میں بلیک ہول کی چھت ہے دروازے کے ساتھ ایک بورڈ موجود ہے۔ جس میں ایمر جنسی ٹن لگا ہوا ہے۔ اس ٹن کو دبا دیا جائے تو لیبارٹری کنٹرول ختم ہو جاتا ہے اور پھر بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک چکر گھما دیا جائے تو بلیک ہول کا دروازہ کھل سکتا ہے۔" آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا بھروسہ ہو گا۔ یہ بتاؤ یہاں سے جلتے ہی تم اپنے کام میں لگ جاؤ گے تو پھر سگریٹ کیسے پیو گے۔" فریکلن نے کہا۔

"ابھی میری دو گھنٹے کی چٹی ہے۔ دو گھنٹے بعد میری ڈیوٹی دوبارہ شروع ہوگی۔ اس دوران میں اطمینان سے سگریٹ پی لوں گا۔"

آرتھر نے کہا۔

"اچھا پھر ٹھیک ہے۔ پھر تو تمہارا کوئی کمرہ علیحدہ ہو گا۔" فریکلن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس رابہادی میں کمرے بنے ہوئے ہیں۔ ان میں چھ منبر لگے ہیں۔" آرتھر نے کہا۔

"تم کہہ رہے ہو کہ تمہاری لیبارٹری میں بڑی اہمیت ہے۔ وہاں تمہارا کام کیا ہے۔" فریکلن نے پوچھا۔

"یار کیا بات ہے۔ تم تو میرا مکمل انٹرویو کرنے پر تلمے ہوئے ہو۔
خیریت ہے۔" — آر تھر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے میں وقت گزار رہا ہوں۔ آخر خاموش بھی تو نہیں کھڑا رہ جاسکتا۔
فرینکلن نے آہستہ لگاتے ہوئے کہا۔ اور آر تھر بھی سہملا تے ہوئے ہنس
پڑا۔

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔ اب تم تو اپنے آدمی ہو۔ تم سے کیا چھپنا چاہیے؟
خود تو سانس نہ ل نہیں ہے۔ وہ تو بس نگرانی کرتا ہے۔ اصل کام تو ہم لوگ ہی
کرتے ہیں۔" — باس کے دفتر سے ملحقہ لیبارٹری ہال میں ایک بڑی مشین
تھابت تھی۔ اسے آپریٹ کرتا ہوں۔ اس مشین کا کام اس کمپیکل کو ایک
ایسی مشین تک منتقل کرنا ہے۔ کہ جو مشین اس کمپیکل کو ریڈیو یا دیگر
کوتی بہتی ہے۔ جب انرجی مکمل ہو جائے گی تو پھر چھپ باس اسے جس
طرح چاہے استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن یہ انرجی مکمل طور پر تیار ہونے کے
بعد زیادہ سے زیادہ چار گھنٹوں کے اندر آپریٹ کی جاسکتی ہے۔ اس کے
بعد وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ اور پھر نئی انرجی تیار کرنی پڑتی ہے۔ جو کہ
اس سیلانی کے بعد اس مشین تک اس کمپیکل کے پہنچنے میں دو گھنٹے
لگ جائیں گے اس لئے میری دو گھنٹے چھٹی ہو گئی ہے۔" — آر تھر
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں کام ختم ہونے والا ہے۔ مقدار والی ہونی اب زیادہ
کے قریب پہنچ چکی ہے۔ میں متہارے سگریٹ لے ہی آؤں۔"
فرینکلن نے کہا۔

"ہاں۔ بس سیلانی مکمل ہونے ہی والی ہے۔" — آر تھر نے کہا۔

"تم خیال رکھو۔ میں بیگ لے آؤں۔" — فرینکلن نے کہا۔ اور واپس
ٹرالہ کی طرف مر گیا۔

ٹرالہ کی ڈرائیونگ سیٹ کی سائیڈ سے وہی بیگ نکالا اور اسے اٹھا کر
واپس آیا تو اسی لمحے آر تھر نے مشین آن کی اور پھر یاسپ دیوار سے علیحدہ
کمرے میں مصروف ہو گیا۔ فرینکلن نے جلدی سے بیگ کھولا اور
دوسرے لمحے جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ریو اور موجود تھا۔
آر تھر اس وقت پانچ علیحدہ کرنے میں مصروف تھا اس لئے اس کی
فرینکلن کی طرف پشت تھی۔ فرینکلن کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اہرا ہوا۔
دو دوسرے لمحے نال سے پکڑے ہوئے ریو اور کا بھاری دستہ پوری قوت
سے یاسپ علیحدہ کر کے مڑتے ہوئے آر تھر کی کھوپڑی پر پڑا۔ آر تھر کے
ملنے سے چیخ نکلی اور وہ دھڑلے سے مشین کی سائیڈ میں فرش پر گرا۔ اور
فرینکلن نے جھک کر ایک اور ضرب اس کی کھوپڑی پر لگا دی اور آر تھر کی
آنکھیں بند ہو گئیں اور اس کا جسم سیدھا ہوتا گیا۔

"یہ سگریٹ تمہیں زیادہ لطف دے دیا ہو گا آر تھر۔" فرینکلن نے
وہ کلامی کے انداز میں کہا۔ اور پھر اس نے ریو اور واپس بیگ میں رکھا اور
بیگ کو کاندھے سے لٹکا کر وہ جھکا اور اس نے فرش پر بے ہوش پڑے
ہوئے آر تھر کو اٹھا کر کاندھے پر لٹکا دیا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف
بڑھ گیا جو دیوار کی سائیڈ میں بنا ہوا تھا۔

”چیف باس۔ بلیک ہول سے ایمر جنسی کال آئی ہے اور۔“
 کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔
 ”کیا۔ کیسی ایمر جنسی اور۔“ ترمذی نے بڑی طرح چوکتے
 ہوئے کہا۔

”دہاں ایمر جنسی بٹن آن کیا گیا ہے اور۔“ کمپیوٹر نے جواب دیا۔
 ”کیا کچھ دے ہو کس نے آن کیا ہے۔ اور کیوں آن کیا ہے اور۔“
 ترمذی نے بڑی طرح چہچہے ہوئے کہا۔

”بلیک ہول میری آئی لینچ سے باہر ہے۔ اس لئے میں یہ نہیں بتا
 سکتا کہ کس نے آن کیا ہے اور کیوں۔ بہر حال آن ہوا ہے اور میں آپ
 کو اطلاع دے رہا ہوں اور ہائیڈرل۔“ کمپیوٹر کی آواز سنائی دی اور
 اس کے ساتھ ہی بلب جلنا بھینا بند ہو گیا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ میں کمپیوٹر میں خرابی تو نہیں
 ہو گئی۔“ ترمذی نے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ہاتھ
 بڑھا کر جلدی سے مشین کے پچلے حصے میں موجود مختلف رنگوں کے بٹن
 دبائے شروع کر دیئے۔

”یس۔ کمپیوٹر چیکنگ سیکشن اسٹنڈ ٹاک اور۔“ ایک بھرائی
 ہوئی انسانی آواز سنائی دی۔

”میں کمپیوٹر کو تفصیلی طور پر چیک کر دجائیں۔ اور مجھے رپورٹ دو
 کہ اس میں کوئی خرابی تو نہیں ہو گئی اور۔“ ترمذی نے ٹھکمانہ لہجے
 میں کہا۔

”میں کمپیوٹر کے کسی سیکشن میں خرابی ہو سکتی ہے باس۔ تاکہ اُسے

ترمذی نے اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھا سامنے رکھی ایک بڑی
 مشین میں روشن سکریں پر نظر جمائے ہوئے تھا سکریں پر نظر آنے والے
 بڑے ہال نما کمرے میں بنے شمار مشینیں کام کر رہی تھیں۔ جن کے سامنے
 انسانوں کی بجائے دو بوٹ کھڑے ان مشینوں کو آپریٹ کر رہے تھے۔
 سکریں کے ایک کونے میں بار بار مختلف نمبر ابھرتے اور غائب ہو جاتے
 اس طرح ترمذی کو پتہ چلتا جا رہا تھا کہ ریڈیاد کی تیاری میں کتنا کام مکمل ہو
 گیا ہے اور کتنا باقی ہے۔ کہ اجاگ مشین کی سائیڈ پر ایک بلب
 تیزی سے جلتے بھنے لگا۔ ترمذی نے چونک کر بلب کو دیکھا اور پھر تیزی سے
 ہاتھ بڑھا کر اس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو دبایا۔

”ہیلو۔ کمپیوٹر کال چیف باس اور۔“ بٹن دبائے ہی ایک
 غیر انسانی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔
 ”یس۔ چیف باس اسٹنڈ ٹاک اور۔“ ترمذی نے جواب دیا۔

پہلے چیک کر لیا جائے۔ کیونکہ سارے کمپیوٹر کی چیکنگ میں تو کافی وقت لگ سکتا ہے اور۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے جانسن نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کچھ اجنبی افراد خفیہ راستوں کے ذریعے لیبارٹری میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ انہیں کمپیوٹر نے بے ہوش کر کے بلیک ہول میں ڈال دیا تھا۔ چونکہ میں اس نازک ترین وقت میں دفتر سے باہر نہیں جاسکتا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ریڈیو یا دیگر تیار سی کے بجائے بلیک ہول سے نکال کر ان کے انجام کا فیصلہ کر دوں گا۔ لیکن ابھی میں کمپیوٹر نے اطلاع دی ہے کہ بلیک ہول روم میں موجود ایمرجنسی بٹن آن کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ قطعاً ناممکن ہے۔ یہاں ایسا کوئی آدمی نہیں جو ایسی حرکت کر سکے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ کمپیوٹر نے غلط اطلاع دی ہے۔ اس لئے لائٹ اس میں کوئی خرابی ہو گئی ہے جس کا فوری طور پر دور ہونا ضروری ہے اور۔۔۔ ترمذی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ادہ پھر تو اس کا میں سیکشن چیک کرنا پڑے گا اور باس اس چیکنگ کے لئے کم از کم آدھے گھنٹے کے لئے کمپیوٹر کو آف بھی کرنا ہوگا۔ جانسن نے کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ بندہ کم دو۔ آدھے گھنٹے میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا دیکھتے ہیں نے باہر شلوں پر گارڈ بھجوا دیئے ہیں اور۔۔۔ ترمذی نے کہا۔

”ایسا نہیں ہو سکتا باس کہ آپ کسی آدمی کو بھیج کر یہ چیک کرالیں کہ کیا واقعی بٹن دبایا گیا ہے یا نہیں۔“ جانسن نے چپکپاتے ہوئے

کہا۔

”یونانسن۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو۔ جب میں کہہ رہا ہوں کہ ایسا ہونا ناممکن ہے تو پھر تم نے میری بات سے اختلاف کرنے کی جرأت کیسے کی اور۔۔۔ ترمذی کو یک لخت غصہ آ گیا تھا۔ اس کی فطرت ہی ایسی تھی کہ وہ اپنے ماتحتوں کی طرف سے کوئی مشورہ گستاخی سمجھتا تھا۔

”آئی ایم سوری باس۔ ٹھیک ہے باس۔ میں کمپیوٹر بند کر کے ابھی اسے چیک کرتا ہوں۔ آدھے گھنٹے بعد پورے دوں گا اور۔۔۔ جانسن نے بڑی طرح سے ہونٹے لہجے میں کہا۔

”اس وقت کے اطلاع دینا اور اینڈ آف۔۔۔ ترمذی نے کہا۔ اور پھر پوچھا کہ بٹن آن کر دیئے۔ اور پھر قدرے مطمئن انداز میں دوبارہ سکریں پر نظر آنے والے نمبروں پر نظریں جمادیں۔ اس بار جو نمبر سکریں پر ابھرا۔ اُسے دیکھ کر ترمذی کا سنا ہوا چہرہ کھل اٹھا۔ کیونکہ اس نمبر کا مطلب تھا کہ کام تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اور اب زیادہ سے زیادہ آٹھ گھنٹوں بعد ریڈیو تیار ہو جائے گی۔ نشینری کی استعداد کا یہ خاصی بڑھ گئی تھی۔

وہ اب تصویری تصویریں پورے دارالحکومت میں موجود کمروں افراد کو ریڈیو کا شکا دیکھ کر راکھ ہوتے دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔

”یڈی ایشلے۔ تمہاری روح لازماً بے چین ہوگی۔ فکر مت کرو۔

تمہاری موت کا انتقام لینے کا وقت اب قریب آ گیا ہے۔ تمہاری ایک جان کے بدلے کمروں افراد کو اپنی جانوں کا نذرانہ دینا ہوگا۔“

ترمذی نے خود کلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر مشین کی سائینڈ پر پڑا ہوا سگریٹ کیس اٹھا کر اس میں سے سگریٹ نکال کر اُسے جلتے میں مصروف ہو گیا۔



عمران نے کی جیسے ہی آنکھیں کھلیں وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ایسا بھی اس نے سراسر لاشعوری طور پر کیا تھا۔ ورنہ کھڑے ہونے تک اُسے قطعاً اس بات کا شعور نہ تھا کہ وہ کہاں ہے اور کس حالت میں ہے۔
”بڑی مشکل سے ہوش آیا ہے آپ کو“ اچانک چوہان کی آواز سنائی دی۔

اور عمران اس کی آواز سننے ہی تیزی سے دائیں طرف مڑا۔
”تم نے چوہان کی آواز کیسے چوالی۔ کمال ہے اب آوازیں اور اچھے بھی چرایا جانے لگا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب پوری طرح شعور میں آچکا تھا۔ اور چوہان کی آواز سننے ہی اُسے یاد

آگیا تھا کہ چوہان نے چوہان کو اس کے مشورے پر کیمیکل فیکٹری میں بھیجا تھا تاکہ وہ وہاں کسی اہم آدمی کا میک اپ کر کے صورت حال کا جائزہ لیتا رہے۔ چنانچہ چوہان لازماً میک اپ میں ہو گا۔

”عمران صاحب۔ کیمیکل فیکٹری میں نہیں بلکہ ریڈیاورلیا دہری کے اندر موجود ہیں۔ اس لئے سچوٹش انتہائی سیریس ہے۔ ابھی باقی ساقی بے ہوش بیٹھے ہیں۔ میں نے بڑی مشکل سے اس خوف ناک کنویں سے آپ سب کو نکالا ہے۔“ چوہان نے یک لمختہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔“ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے تیزی سے رخ بدلا اور اس نے چوہان کی سنجیدگی کو درست تسلیم کر لیا۔ واقعی چوہا سمیت سب ساقی بائیں طرف دیوار کے ساتھ قطاریں بے ہوش بیٹھے تھے۔ اور فرش کے درمیان میں ایک بڑا سودا خ نظر آ رہا تھا جس کی سائینڈ میں ایک نولڈی ڈھکن تھا جو کہ فرش کی ایک سائینڈ پر جھکا ہوا تھا۔ اس ڈھکن کے ساتھ دھکی کی ایک سیڑھی بندھی ہوئی تھی۔ جس کا دوسرا سرا سودا خ کے اندر غائب تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر سودا خ کے اندر جھانکا اور پھر صحیحہ نہٹ آیا۔ جب کہ چوہان اس دویان صنف کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمران بھی تیزی سے آگے بڑھا۔ اور پھر اس نے بھی تو یہ کو ہوش میں لانے کی کوششیں شروع کر دیں۔
”جب تک یہ سب ہوش میں آئیں تم مختصر طور پر ساری باتیں بتا دو۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں چوہان سے کہا۔

اور چوہان نے اُسے کیمیکل فیکٹری کے نمبر ٹوباس فریکٹری کا میک اپ

کرنے سے لے کر یہاں پہنچے اور امیر جنسی بٹن دیا کہ بیک ہول کا ڈھکن کھولنے اور پھر کمرے میں موجود سی کی سیڑھی کے ذریعے انہیں باہر نکلنے تک ساری تفصیل بتادی۔ اس نے آرٹھر سے معلوم کی ہوئی تفصیلات بھی ساتھ ہی بتادی تھیں۔ ساتھ ہی اس نے ایک کونے میں پڑے ہوئے آرٹھر کی طرف اشارہ کر کے اس کی نشاندہی بھی کر دی۔

”ویری گڈ جو مان۔ ویری گڈ۔ تم نے واقعی شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ورنہ شاید ہم زندہ اس بیک ہول سے نہ نکل سکتے۔ اور یہ بیک ہول پوری سیکرٹ سروس کی اجتماعی قبر میں تبدیل ہو جاتا۔ عمران نے کہا اور پھر وہ قدم بڑھاتا آرٹھر کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ اس دو زبان صنفور۔ تنویر اور نغانی ہوش میں آپکے تھے۔ اور اب باقی ساقیوں کو وہ ہوش میں لا سکتے تھے۔

کاش کہیں سے میک اپ باکس مل جاتا تو میں اس آرٹھر کا میک اپ کر دیتا۔ بڑی خوب صورت شکل ہے اس کی۔ جولیا فوراً ہی مان جلنے لگی۔ عمران نے مڑتے ہوئے کہا۔

”جولیا تو ملنے گی یا نہیں۔ یہ تو اس کے ہوش میں آنے کے بعد پتہ چلے گا دیے میرے بیگ میں میک اپ باکس موجود ہے میں اس لئے اُسے ساتھ لے آیا تھا کہ شاید ضرورت پڑ جائے ہے میں نے سوچا تھا کہ سیلابی وصول کرنے والے کا میک اپ کرتے لیبارٹری میں داخل ہوں گا۔ لیکن آرٹھر کی قد و قامت مجھ سے مختلف ہے۔ جو مان نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ایک

سائیڈ پیرچا ہوا بیگ اٹھا کر اس میں سے میک اپ باکس نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”اوہ۔ کمال ہے۔ یار تم۔ اتنے عقلمند ہو گئے ہو کہ مجھے خطرہ محسوس ہونے لگ گیا ہے۔ عمران نے میک اپ باکس لیتے ہوئے کہا۔

”خطرہ۔ کیسا خطرہ۔ جو مان نے حیران ہو کر پوچھا۔

”جو لیا عقلمند دل کو اپنے دکر تی ہے۔ اس لئے تو اس نے آج تک مجھ جیسے احمق کو گھاس چھوٹہ پانی تک نہیں پوچھا۔ بے چارہ تنویر بھی میری ہی صف میں آ جاتا ہے۔ اس لئے اگر تم جیسا عقلمند۔

عمران کی زبان چل پڑی۔

”بس بس عمران صاحب۔ رہنے دیجئے۔ میں تو اسے بہن سے بھی زیادہ محترم سمجھتا ہوں۔ جو مان نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اچھا چلو پھر خیر ہے۔ جس قدر چاہو عقلمند بن جاؤ۔ لیکن یا خیال رکھنا عہد پر قائم رہنا ورنہ شادی سے پہلے تو سب ہی بہنیں ہوتی ہیں۔

عمران نے کہا۔ اس کے ہاتھ بھی زبان کے ساتھ ساتھ بڑھی تیزی سے چل رہے تھے۔ وہ باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ میک اپ بھی کئے جا رہا تھا۔

”عمران صاحب۔ اس کا لباس بھی تو آپ نے پہننا ہوگا۔

جو مان نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے۔ میں جسم یہاں چھوڑ کر صرف چہرہ لے کر تو ترمذی کے سامنے نہیں جاسکتا۔ تم اس کا لباس اتار دو۔“ عمران نے

کہا۔ اور چوہان آرتھر کی طرف مڑ گیا۔

میک اپ سے فارغ ہو کر عمران نے جلدی سے اپنا لباس اتار کر آرتھر کا لباس پہن لیا۔ اب وہ پوری طرح آرتھر کے روپ میں آچکا تھا۔

"اب اس کا اہم اور آواز۔ ٹھہرو میں خود ہی چیک کر لیتا ہوں۔" عمران نے کہا۔ اور پھر تیزی سے آرتھر پر چھب گیا۔ چند لمحوں بعد آرتھر ہوش میں آ گیا۔ اور پھر انہیں کھلتے ہی جب اس کی نظرساٹے کھڑے عمران پر پڑیں تو اس کی آنکھیں پھیلنا شروع ہو گئیں۔

"زیادہ حیرت کی ضرورت نہیں مسٹر آرتھر۔ اگر اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو اپنے باس ترمذی کو فون کر کے میرا پیغام دے دو۔" عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

اور آرتھر جواب دے میک اپ میں ساٹے کھڑے عمران کو دیکھ کر حیران ہوا رہا تھا۔ اس کے منہ سے مختلف آواز سننے سی جیسے ہوش میں آ گیا۔

"تت۔ تت۔ تت۔ تم کون ہو۔ اور میں یہاں کیسے کیسے۔" آرتھر نے بوکھلا کر لکھتے ہوئے کہا۔ "زیادہ اداکاری کی ضرورت نہیں۔ تباہ ترمذی کو ریڈیا اور سننے میں مزید کتنی دیر لگے گی۔" عمران نے تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے کیا معلوم۔ اودہ تو فریگن۔ تم نے غداری کی ہے۔ اس لئے تم مجھ سے بلیک ہول اور باقی معلومات حاصل کر رہے تھے

لیکن تم بچ نہیں سکتے۔ امیر جنسی بٹن دبے ہی کیڈیو ٹرنے باس کو اطلاع کر دی ہوگی اور کسی بھی لمحے وہ تم پر موت بن کر جھپٹ پڑے گا۔" آرتھر نے ہونٹ پیچھے ہوتے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پچھلی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا۔ عمران کا زوردار کہ پوری قوت سے اس کے جگرے پر پڑا تھا۔

آرتھر نے نیچے گر کر ایک بار پھر کشتے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران آگے بڑھ کر کسی عتاب کی طرح اس پر چھپا اور پھر آرتھر اس کے ہاتھوں پر اٹھتا ہوا فضا میں بلند ہوا۔ اور دوسرے لمحے اس کا جسم کسی گیند کی طرح اچھلا اور پھر اس کی چیخ گہرائی میں ڈوبتی گئی۔ عمران نے اسے بلیک ہول میں اچھال دیا تھا۔ چیخ کے ساتھ ایک زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"بلیک ہول کا ڈھکن بند کر دو جو ملان۔ کم از کم اس قبر میں ایک لاش تو رہنی ہی چاہیے۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

اور چوہان تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے پورے قوت لگا کر ایک سائیڈ سے ڈھکن اٹھایا اور اسے بند کر کے اس پر لگا ہوا چکر گھماتے لگا۔ چند لمحوں بعد ٹنگ کی آواز سنائی دی۔ اور چوہان نے ہاتھ ہٹا لیا۔ بلیک ہول کا ڈھکن بند ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی امیر جنسی کا دبا ہوا بٹن دوبارہ خود بخود باہر آ گیا۔

عمران کے سامنے ساتھی اب ہوش میں آپکے تھے۔ لیکن سچوٹن کی وجہ سے خاموش کھڑے تھے۔

"تم سب لیبارٹری میں کیسے داخل ہوئے۔" عمران نے ان

سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور جو لیانے آئے بتایا کہ وہ کیرجگ کمپنی سے معلومات کرنے کے بعد تو یہ سمیت یہاں پہنچی اور پھر انہوں نے خفیہ دروازہ کھول لیا تھا۔ لیکن اچانک ان پر کسی گیس کا فائر ہوا اور وہ بے ہوش ہو گئے۔ صدیقی نے بھی اپنی کہانی سنائی کہ کس طرح انہوں نے ان کے دادا حکومت والے مہیڈ کوادر پر چھاپہ مارا اور وہاں سے انہیں لیبارٹری کا نقشہ ملا اور پھر وہاں بھی فلیٹ سے غائب تھی۔ اس لئے انہوں نے خود اس لیبارٹری میں داخل ہونے کی کوشش کی اور نقشے کی مدد سے وہ ایک خفیہ راستہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن ہم اچانک ہی بے ہوش ہو گئے۔ اور آنکھ اب یہاں کھلی ہے۔

”اوہ۔۔۔ وہ نقشہ ہے تمہارے پاس۔۔۔“ عمران نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

”اندہ داخل ہوتے وقت تو تھا۔۔۔ صدیقی نے کہا۔ اور جلدی سے اپنی جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں۔

”ہاں یہ ہے۔۔۔“ اس نے ایک تہہ کیا ہوا کاغذ نکالتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے آگے بڑھ کر اس سے کاغذ جھپٹ لیا۔ اور پھر کاغذ کھول کر وہ اُسے غور سے دیکھنے لگا۔

”دیر ہی گڈ۔۔۔ ویسے اس پردہ نشین کے بالکل پردہ کرتے ہی سیکرٹ سروس پہلے سے کچھ زیادہ ہی مستعد اور عقلمند ہوئی جا رہی ہے۔۔۔“ عمران نے نقشے سے نظریں اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور صدیقی ہنس پڑا۔

عمران بغور نقشہ دیکھتا رہا۔ اور پھر چوٹان کی بتائی ہوئی راہداری اور فیکٹری

سے ملحقہ سرجگ کے اندازے سے اس نے بلیک ہول کو نقشے میں مارک کر لیا۔ اور پھر بلیک ہول مارک ہونے کے بعد باقی نقشہ سمجھنے میں اُسے زیادہ دیر نہ لگی۔

”اس آرٹھر نے بتایا تھا کہ بلیک ہول والی راہداری سیدھی مین لیبارٹری میں جاتی ہے۔“ عمران نے چوٹان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔۔۔ بتایا تو اس نے یہی تھا۔۔۔“ چوٹان نے سہمہ ہلکتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک بتایا تھا لیکن مین لیبارٹری خاصی وسیع بنائی گئی ہے۔ اس میں یہ بلیک ہول والا حصہ بالکل علیحدہ ہے۔ اصل لیبارٹری کے تین حصے بنائے گئے ہیں۔ دو حصے اوپر اور ایک حصہ ان دونوں کے نیچے بنایا گیا ہے۔ میرا خیال ہے اصل مشینری اس نیچے حصے میں ہوگی۔ اور اوپر والے حصوں میں اسے کنٹرول کیا جاتا ہوگا۔“ عمران نے کہا۔

”ایسا ہی ہوگا۔ ویسے آرٹھر کے مطابق ترمذی اوپر والے حصے میں ہی بیٹھا ہے۔“ چوٹان نے کہا۔

”اچھا اب سارا پردہ گرام طے کر لیتے ہیں۔ یہ حصے چونکہ اصل لیبارٹری سے علیحدہ ہیں۔ اس لئے ابھی تک ہم ان کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ لیکن جیسے ہی ہم مین لیبارٹری میں داخل ہوئے ان کی نظروں میں آجائیں گے اور پھر موت کسی بھی لمحے ہمیں جھپٹ سکتی ہے۔“ عمران نے کہا۔

لیکن ہمارے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے۔۔۔ جو لیانے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ میرے پاس تھیلے میں ایک سب مشین گن اور

دس بارہ ہم موجود ہیں۔ میرے خیال میں اتنے ہی کافی ہیں۔ چوہان نے کہا۔

”سب سے اہم مسئلہ پچلے حصے میں موجود مشینری کو تباہ کرنا ہے۔ اس لئے پچلے حصے کی تباہی کئے لئے میں۔ صعدہ اور تنویر جائیں گے۔ جب کہ ترمذی والا حصہ چولیا۔ چوہان اور کیپٹن شکیل سنبھالیں گے اور اس سے لحقہ حصہ مندریقی۔ خاور اور نعمانی کی ذمہ داری ہوگی۔ ایک ایک دو دو ہم ساتھ رکھ لیں۔ ہم کو صرف اس وقت استعمال کریں جب اس سے خاصا وسیع نقصان ہو سکے۔ اور چولیا تم نے کوشش کرنی ہے کہ ترمذی کو زندہ پکڑا جاسکے۔“ عمران نے کہا۔

”میرا خیال ہے کیوں نہ ہم اس ساری لیبارٹری کو ہموں سے اڑا کر اس دواڑے سے نکل جائیں جدھر سے چوہان اندر آیا ہے۔ انہوں سے پوری لیبارٹری بھگ سے اڑ جائے گی۔“ تنویر نے کہا۔

”نہیں۔ ہمیں اس خوف ناک حربے میں پادری کی اصل مامیت اور خاصیت کا علم نہیں ہے۔ اس لئے پچلا حصہ جہاں یہ تیار ہو رہی ہے میں نے اپنے پاس رکھا ہے۔ ہو سکتا ہے اسی موقع پر پوری لیبارٹری کی تباہی پورے دارالحکومت کو ہی اڑا دے۔ ہم نے کوشش کرنی ہے کہ لیبارٹری بچ جائے اور کم از کم ترمذی زندہ پکڑا جاسکے تاکہ اس خوف ناک حربے اور لیبارٹری کو اگر ہو سکے تو ہم اپنے ملک کے فائدے کے لئے استعمال کریں۔“ عمران نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

”تو پھر ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ صرف ترمذی کو ہی پکڑ لیا جائے۔ باقی کام خود بخود ہو جائے گا۔“ صعدہ نے کہا۔

”میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ ہو سکتا ہے۔ ریڈ پاور بالکل تیار ہو۔ ایک بٹن دبتے ہی دارالحکومت کے کروڑوں افراد پر قیامت ٹوٹ پڑے۔ اس لئے میں پچلے حصے میں جا کر اس مشینری کو بند کرنے کی کوشش کروں گا۔“ عمران نے کہا۔ اور اس بار باقی ساتھیوں نے بھی سر ہلا دیئے۔ کیونکہ اس بات کا خدشہ بہر حال موجود تھا۔ اور پھر چوہان کے حکم میں موجود ہوں کو انہوں نے بانٹ لیا۔ اور سب سے پہلے عمران کو دواڑہ کھول کر باہر نکلا۔ مشین گن چوہان کے پاس ہی اس نے رہنے کی تھی اور اس کے باہر جانے کے بعد باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے اس سے باہر نکل گئے۔

UrduPhoto.com

میں نے اس کو بس چیک کیا ہے۔ سیشل کمپیوٹر آن کر کے میں نے
بیک ہول کو بھی چیک کیا ہے۔ اس میں ایمر جنسی بٹن دبایا ہوا نہیں ہے۔
اور بیک ہول میں بھی انسانی موجودگی کا کاشن مل رہا ہے اور۔
جانسن نے جواب دیا۔

”یعنی مطلب یہ ہوا کہ بیک ہول میں وہ دشمن بھی موجود ہیں بٹن بھی
پریس نہیں کیا گیا۔ کمپیوٹر بھی درست ہے۔ یہ متضاد باتیں بیک وقت
نہیں ممکن ہو سکتی ہیں۔ کیا تم ہوش میں ہو اور۔۔۔ ترمذی نے بچاؤ
کھانے والے لہجے میں کہا۔
”باس۔ واقعی بات توجیرت کی ہے۔ لیکن ہوا ایسے ہی ہے۔

آپ جا میں تو میں فنی رپورٹ آپ کے پاس بھیجا دوں۔ آپ خود اُسے
پڑھ کر چیک کر لیں۔ کمپیوٹر بھی بالکل درست ہے اور باقی باتیں بھی درست
ہیں اور۔۔۔ جانسن نے جواب دیا۔

”عجیب گورکھ دھندہ ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں ریڈ پاؤر کی تیاری سے
فارغ ہو جاؤں پھر اس بارے میں تفصیلی تحقیق کروں گا اور اینڈ آل۔“
ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے
ٹرانسمیٹر والے بٹن آف کر دیئے۔

لیکن اُسی لمحے مشین کی سائیڈ پر موجود بلب تیزی سے جلنے لگے
لگا۔ اس کا مطلب تھا کہ کمپیوٹر کال ہے۔ اس نے اس کے نیچے لگا ہوا
بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو۔ کمپیوٹر کال فار چیف باس اور۔“ بٹن دبتے ہی
غیر انسانی اور کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

مشین سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سننے لگی ترمذی نے چونک کر
سکرین سے نظریں مٹائیں اور پھر مشین کے پچلے حصے میں موجود بٹن پر
کمر دیتے۔

”ہیلو۔ جانسن کالنگ چیف باس اور۔“ بٹن پریس ہوتے
ہی کمپیوٹر چیکنگ شعبے کے ایجنار ج کی آواز سنائی دی۔
”یس۔ ترمذی اسٹارنگ اور۔“ ترمذی نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے کہا۔

”باس۔ میں نے کمپیوٹر کو اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ وہ بالکل
او۔ کے ہے اور۔“ جانسن نے کہا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تمہارا مطلب ہے کہ واقعی
بیک ہول میں کوئی گیلی ہے اور اس نے ایمر جنسی بٹن دبایا ہے اور۔
ترمذی کا لہجہ کاٹ کھانے والا تھا۔

"یس چیف باس اسٹنڈنگ اور" — ترمذی نے جواب دیا
 "باس — بلیک ہول سیکشن کی طرف سے نو افراد میں لیبارٹری
 میں داخل ہوئے ہیں۔ ان میں سے تین سیکشن تھری کی طرف گئے ہیں جب
 کہ ایک عورت اور دو مرد آپ کے مین سیکشن کی طرف آ رہے ہیں۔
 اور تین افراد سیکشن ٹو کی طرف گئے ہیں۔ چونکہ وہ زیر ویرانہ کی طرف
 سے مین لیبارٹری میں داخل ہوئے ہیں اس لئے میں ان کے خلاف
 حرکت میں نہیں آ سکتا اور" — کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

اور ترمذی کی آنکھیں اپنی پوری دسکتا ہوا پیلٹی چلی گئیں۔ اس
 کے چہرے کے عضلات بڑی طرح پھڑکنے لگے۔

"ٹنگ — گگ — کیا کہہ رہے ہو۔ نو افراد داخل ہوئے ہیں یہ
 کیسے ممکن ہے کیا تم مکمل طور پر خراب ہو چکے ہو اور" — ترمذی نے
 ایک لخت بڑی طرح چیخے ہوئے کہا۔

"میں نے اطلاع دے دی ہے۔ اور اسٹنڈ آف — کمپیوٹر کی
 غیر جذباتی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی جلتا بھتا بلب آف ہو
 گیا۔

ترمذی کا چہرہ اس طرح بگڑ گیا جیسے وہ ایک لخت ہوش و حواس سے
 بیگانہ ہو گیا ہو۔ وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ کمپیوٹر مکمل طور پر خراب ہو چکا ہے۔ یہ جانسن قطعاً نااہل ہے۔
 قطعاً نااہل ہے" — ترمذی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے
 مڑ کر اپنے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک
 کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور اس آواز کو سنتے ہی ترمذی

بڑی طرح اچھلا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا دیواریں مشین کی طرف
 بڑھا۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگی۔ کیونکہ سکرین
 پر جہاں ریڈ پاور کی اصل مشینری کام کر رہی تھی وہاں اس نے تین افراد کو
 بڑے اطمینان سے کھڑے دیکھا۔ تینوں ہی غور سے مشینری کو دیکھ
 رہے تھے۔

اور وہ — کمپیوٹر درست کہہ رہا تھا۔ میری دماغ خراب ہو گیا
 تھا۔ ترمذی نے جھجھکتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے
 انتہائی تیزی سے مشین کے مختلف بین دبائے شروع کر دیے۔ چند
 بین دبائے کے بعد اس نے ایک ناب کو تیزی سے دائیں طرف کھایا۔

اور ایک لخت سکرین پر نظر آئے والے تینوں افراد اس طرح اچھلے جیسے
 ان کے پیروں نے سپرنگ نکل آئے ہوں۔ اور پھر ایک بار اچھلنے
 کے بعد ان کے پیروں نے پس پیچنے لگے بلکہ وہ اوپر ہی ادا پڑتے جیسے
 گئے۔ اور ایک جھپٹنے میں ان تینوں کے ہاتھ چھت سے چپک گئے۔

انہوں نے شاید اپنے سر دلوں کو چھت سے ٹکرانے سے بچنے کے لئے
 اپنے ہاتھ اونچے کر لئے تھے۔ اس لئے اب وہ تینوں ہاتھوں کے
 سہارے چھت سے اس طرح لٹک رہے تھے جیسے شہیر سے کوئی
 سی لٹکتی ہے۔

ابھی اسی طرح لٹکے رہو کم نختو۔ اب تم زندہ نیچے نہیں اتر سکو
 گے" — ترمذی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس
 نے پہلے والے بٹنوں کو دوبارہ آف کرنا شروع کر دیا۔ ابھی وہ بٹن دبا
 رہا تھا کہ کمرہ ایک بار پھر سیٹی سے گونج اٹھا۔ اس بار سیٹی کی آواز پہلے

سے مختلف تھی۔ یہ آواز سنتے ہی ترمذی کے ہاتھ بکلی کی سی تیزی سے
مشین کی دوسری سائیڈ کے بندوں پر پڑے اور اس نے پاگلوں کے
سے انداز میں وہ بین دبلے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اس
جھپے پر بھی ایک سکرین نما چوکھٹا روشن ہو گیا۔ اور ترمذی یہ دیکھ کر
بے اختیار اچھل پڑا کہ سکرین پر نظر آنے والے بڑے ہال نما کمرے
میں بھی تین افراد داخل ہوئے ہیں۔ اور وہ بڑے عجیب انداز میں
چلتی ہوئی مشینوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ترمذی نے وہی بین دوبارہ
دبلے شروع کر دیئے۔ بین کی مدد سے اس نے پہلے تین افراد کو چھت
سے چپکایا تھا۔ اور اس بار بھی نتیجہ وہی نکلا۔ وہ تینوں بھی ایک تخت
فضا میں اچھلے اور ایک جھپکنے میں تینوں کی طرح ہاتھوں کے بل چھت
سے چپک کر ٹنگنے لگے۔ انہوں نے بھی پہلے افراد کی طرح چھت سے
سہر کو کھرانے سے بچانے کے لئے بے اختیار دونوں ہاتھ ادا پنے کئے
تھے۔

یہ لوگ آخر کون ہیں۔ اور کہاں سے آگئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے
کیا وٹر کی رپورٹ کے مطابق ابھی تین افراد اور بھی ہیں۔ ترمذی
نے بین آف کرتے ہوئے کہا۔ اور کمرے میں ایک بار پھر سائیڈ کی آواز
گونج اٹھی۔ یہ سائیڈ سائین جیسی تھی۔ یہ آواز سنتے ہی ترمذی بڑی طرح
بوکھلا کر اچھلا۔ اور پھر اس مشین سے ہٹ کر وہ سائیڈ کی دیوار میں
نصب ایک اور مشین کی طرف بھاگ پڑا۔ اس مشین کے پاس پہنچے
ہی اس نے جلد ہی سے اس کے مختلف بین دبانے شروع کر دیئے۔
مشین میں زندگی پیدا ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے اندر

نصب ایک بڑی سی سکرین روشن ہو گئی۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا۔
جس میں مختلف مشینوں کے سامنے دس افراد بیٹھے کام میں مصروف
تھے۔ یہ لیبارٹری کا بین ہال تھا۔ اور یہ دسوں افراد سائنسدان
تھے۔ جو ریڈیو کی تیاری کے آخری مرحلے میں مصروف تھے پوری
لیبارٹری میں مشینوں کو کبھی کنٹرول کر رہے تھے۔

اسی لمحے ہال کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پھر
ایک عورت اور دو مرد اچھل کر اندر داخل ہوئے۔

”خبردار اپنے ہاتھ اکھاڑو ورنہ“۔ ایک لخت ایک آدمی نے
ہاتھ میں یکڑھی ہوئی مشین گن سیدھی کرتے ہوئے کہا۔ اور ہال میں
موجود سائنسدان بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

ترمذی نے ہوش بھگتے ہوئے جلد ہی سے اس مشین کے مختلف
بین دبلے شروع کر دیئے۔ اور پھر ایک سرخ رنگ کا بین دبتے
ہی ایک لخت اس ہال نما کمرے کی چھت سے تیز سرخ روشنی کی چادر
سی اتار کر ہال میں پھیل گئی۔ یہ روشنی صرف ایک لمحے کے لئے نظر

آئی۔ اور دوسرے لمحے غائب ہو گئی۔ لیکن روشنی غائب ہونے کے
بعد ہال کمرے میں موجود سائنسدانوں کے ساتھ اندر آنے والے
تینوں افراد بھی فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اور ترمذی
نے جلد ہی سے مشین آف کی اور پھر تیزی سے بھاگتا ہوا دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھول کر دوسری طرف چھلانگ
لگائی تو وہ اسی ہال نما کمرے میں موجود تھا۔ جس میں وہ سب فرش
پر شیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا — مشین کیوں بند ہو گئی" — ترمذی نے چیخ کر پوچھا۔
 "باس — پریشہ ریڈ پوائنٹ کے قریب پہنچ گیا تھا۔ اب
 دو ہی صورتیں تھیں۔ یا تو پریشہ ریڈ پوائنٹ کے اس کو جاتا تو لیبارٹری میں
 موجود تمام مشینیں مکمل تباہ ہو جاتی اور پوری لیبارٹری بھک سے اڑ
 جاتی۔ دوسری صورت یہ تھی کہ اس مشین کو فوری طور پر ڈھی سیٹ
 کر دیا جاتا اس طرح پوری لیبارٹری بچ جاتی اور صرف یہی مشین ختم ہو
 جاتی۔ اس لئے میں نے اس مشین کو ختم کر کے پوری لیبارٹری کی
 مشینیں اور لیبارٹری کو بچا لیا ہے۔ لیکن باس — یہ ہوا کیا۔
 یہ صرخہ دوشنی" — رینک نے بہ حواس ہوتے ہوئے جواب دیا۔
 "متہاردا مطلب ہے یہ مشین اب بھی منگوانی پڑے گی۔ تب ریڈ پوائنٹ
 مکمل ہوگی" — ترمذی نے پاگلوں کے لئے انداز میں پوچھا۔
 "یس باس — مجبوری ہے۔ جاری مشین بنی ہو چکی ہے۔
 کیونکہ یہ بین آپریٹنگ مشین تھی" — رینک نے سر ہلاتے ہوئے
 جواب دیا۔ باقی سائنسدان بھی اب ان کے قریب آگئے ہوئے تھے۔
 کیونکہ باقی مشینیں بھی ایک نخت بند ہو چکی تھیں۔
 "اوہ — یہ بہت بُرا ہوا بہت ہی بُرا۔ ساری محنت دوبارہ
 کمر بنی پڑے گی۔ میں ان کے پرنسپل سے اڑا دوں گا۔ ان کی بوسیل علیہ
 کردوں گا" — ترمذی نے بڑی طرح چختے ہوئے کہا۔ اور پھر وحشیانہ
 کے سے انداز میں اپنے ٹمرے کے دروازے کی طرف دوڑنے لگا۔
 "باس کو پکڑو۔ اس کا دماغ ٹھیک نہیں رہا" — اچانک
 ایک سائنسدان نے کہا۔ اور باقیوں کے سر ہلاتے ہی وہ سب

تیزی سے باس کے پیچھے دوڑ پڑے۔ اور پھر ایک سائنسدان نے
 آگے بڑھ کر باس کو دونوں بازوؤں سے پکڑ لیا۔
 "باس — ہوش میں آئیں۔ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں"
 سائنسدان نے اُسے پکڑتے ہوئے کہا۔
 "ہٹو — تم نے مجھے کیوں پکڑا ہے۔ تمہاری یہ جرأت — مم
 مم — میں" — ترمذی کے شاید تصور میں بھی ایسی بات نہ تھی اس
 لئے وہ یلٹ کر سائنسدانوں پر جی الٹ پڑا۔ اور اس نے جلدی سے
 اپنے آپ کو چھڑانا چاہا۔ غصے کی شدت سے اس کے منہ سے فقرو
 بھی نکلتے ہوئے نکلتے تھے۔
 "باس — بات تو سن" — اُسی سائنسدان نے اُسے
 اور نیا وہ دوا سے پکڑتے ہوئے کہا۔ اور پھر رینک نے بھی آگے
 بڑھ کر باس کو پکڑ لیا۔
 اب ترمذی واقعی پاگل ہو گیا۔ وہ اب پاگلوں کے سے انداز میں
 ان سے الجھ گیا۔
 "وہی لاؤ جلدی اسے باندھ دو۔ یہ پاگل ہو گیا ہے۔ جلدی"
 رینک نے چختے ہوئے کہا۔

اور ایک سائنسدان تیزی سے ٹال کے درمیان میں دکھی ہوئی
 میز کی طرف دوڑ پڑا۔ اس نے میز کی دراز سے رسی کا ایک بٹنل نکالا
 اور واپس آگیا۔ ترمذی اب واقعی غصے کی انتہا پر پہنچ چکا تھا۔
 اس لئے اس نے اس جیسی طرح ہاتھ پیر مارنے شروع کر دیئے تھے۔
 کہ اُسے کنٹرول کرنے کے لئے باقی سائنسدان بھی اُسے قابو کرنے

میں مصروف ہو گئے۔ ترمذی کے منہ سے اب کف سا نکلنے لگا گیا تھا اس کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔ لیکن سائنسدانوں نے چند ہی لمحوں میں اُسے رسیوں سے باندھ دیا اور پھر وہ پیچھے مٹ گئے۔

”مجھے کھولو۔“ نانس۔ احمق۔ میں پاگل نہیں ہوں۔ اگر گدھے۔ ترمذی نے غصے اور بے بسی کی شدت سے غصے انسانی آواز میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات کرتا اس کا جسم ایک سخت ڈھیلہ بڑھ گیا۔ شاید انتہا درجے پر پہنچے ہوئے غصے نے آخر کار اُسے بے ہوش کر دیا تھا۔

”میرے خیال میں ہمیں فوراً ہیٹنگ وارڈز پر رپورٹ دینی چاہیے۔“ رینک نے دوسروں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ ہمیں احمق کہہ رہا ہے۔ لیکن اس پر یہ پاگل پن کا دورہ پڑا کیسے ایک سائنسدان نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”معلوم نہیں ہو آیا۔ اچھا خاصا کام ہو رہا تھا کہ تحقیق سے سرنج بوشی پڑی اور ہمیں ہوش نہ رہا۔ ہوش آیا تو پھر کائنات کا مسئلہ بن گیا اور جب باس کو مشین کے ختم ہونے کے متعلق بتایا تو یہ پاگل ہو گیا۔

کہہ میں ان کے پرندے اٹا دوں گا۔ ان کی بوٹیاں علیحدہ کر دوں گا۔ اسی سائنسدان نے جس نے سب سے پہلے اُسے پاگل کہا تھا۔ اور آگے بڑھ کر پکڑا ہوا تھا کہ وہ اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

”میرا خیال ہے کوئی غلط فہمی ضرور ہوئی ہے۔ باس انتہائی عقلمند اور ذریعہ آدمی ہے۔ یہ اس طرح اچانک بھلا پاگل کیسے ہو سکتا ہے۔“

اب اور سائنسدان نے کہا۔ اس نے اس سارے پکر میں قطعاً حصہ نہ لیا تھا۔ کمال ہے جانسن۔ تم اسے غلط فہمی کہہ رہے ہو۔ مجھے تو یقین ہے کہ اگر اسے پکڑا نہ جاتا تو یہ پوری لیبارٹری ہمارے سمیت اڑا دیتا۔ رینک نے منہ بنا تے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے اچانک ہال کا بیرونی دروازہ ان کے عقب میں کھلا اور وہ سب تیز رفتاری سے گھومے۔ دروازے میں سے ایک نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا۔

”آدھر۔“ تم اب لے ہو کہاں لے گئے تھے۔ یہاں تو عجیب سی پکڑ ہو گیا ہے۔ رینک نے آنے والے سے مخاطب ہو کر تیز لہجے میں کہا۔

”کیا ہوا۔“ یہ کیا ہو رہا ہے۔ آدھر نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔ وہ عجیب سی نفردوں سے فرش پر بے ہوش اور بندھے ہوئے ترمذی کو دیکھ رہا تھا۔ اور رینک نے اُسے پوری تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔“ یہ تو بہت بُرا ہوا۔ لیکن باس کن کی بوٹیاں اٹلنے کی بات کر رہا تھا۔ کون ہیں وہ۔ آدھر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کی تیز نظریں ادھر ادھر کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

”یہی تو پاگل پن ہے۔ اسی بات پر تو ہمیں یقین آ گیا تھا کہ باس۔ پاگل ہو چکا ہے۔ اب دیکھو یہاں ہمارے علاوہ اد کون آ سکتا ہے۔“ ایک سائنسدان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”نہیں آ سکتا تو پھر یہ مشین کن کہاں سے آگئی۔“ اچانک آدھر نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے ایک مشین کی سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں مشین کی آڑ سے مشین کن کی نال جھانکتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

”مشین گن — کیا مطلب — کیا تم بھی.....“ — سب سائنسدانوں نے بڑی طرح جھنجھکتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے ان کی آنکھیں حیرت سے کھلی گئیں۔ جب انہوں نے آرٹھر کو مشین گن اٹھانے واپس آتے دیکھا۔ آرٹھر کے ہوں پر یہ اسرار سی مسکراہٹ تھی۔

”اب تم سب اپنے ہاتھ اٹھاؤ۔ ورنہ“ — اچانک آرٹھر نے اچھڑتے ہوئے سرد آواز میں کہا۔

”لگ — لگ — کیا مطلب“ — سب نے منہ پھاڑتے ہوئے کہا۔

لیکن دوسرے لمحے آرٹھر بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف چلا۔ کیونکہ اس کے قریب موجود ایک سائنسدان نے اچانک اس کی مشین گن پر ہاتھ ڈال دیا تھا۔

”خبردار“ — آرٹھر نے ایک طرف ہٹتے ہی چیخ کر کہا۔
”ارے — یہ آرٹھر نہیں۔ اس کی آواز“ — دو تین سائنسدانوں نے یک لخت چیخے ہوئے کہا۔

”اسے پکڑو۔ یہ آرٹھر نہیں دشمن ہے۔ پکڑو۔ مجھے کھولو۔“ اسی لمحے فرش پر پڑے ہوئے ترمذی کی چیخ نما آواز سنائی دی۔ وہ شاید اس کشمکش کے دوران ہوش میں آ گیا تھا۔

اور پھر جیسے بھونچال سا آگیا۔ رینک اداس کا ایک ساتھی سائنس دان اچانک آرٹھر پر چھپے۔ لیکن دوسرے لمحے ہال ان کے ساتھ دوسرے سائنسدانوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور سائنسدانوں کی چیخیں ایک ہی دقت میں بلند ہوئی تھیں۔ آرٹھر نے ٹریگر

دیا تھا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے سارے سائنسدان گولیوں کی بارش میں موت کا رقص کرتے ہوئے فرش پر ڈھیر ہو گئے۔ مشین گن سے نکلنے والی گولیوں کی بوچھاڑ سے انہیں دوسرا دم اٹھانے کا بھی موقع نہ ملا تھا۔ اُسی لمحے ہال کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور صفدر اور تنویر تیزی سے اندر آئے۔

کوئی اندھا دھند حرکت نہ کرنا تنویر نے سچوٹس کنٹرول میں ہے۔ اچانک آرٹھر نے بدھے ہوئے ہجے میں بیخ کر کہا۔ اور تنویر کا جیب سے نکلتا ہوا ہاتھ ایک سخت رک گیا۔ وہ شاید سچوٹس سے گھبرا کر ہم نکالنا چاہتا تھا۔ لیکن آرٹھر نے اس کا ہر وقت احساس کر لیا تھا۔

”عمران صاحب — بھولیا اور باقی ساتھی کہاں ہیں“ — صفدر نے دھرا دھر دیکھتے ہوئے چیخ کر آرٹھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اب دیکھنا ہوگا۔ تم اس ترمذی کو نبھالو۔ اسے کسی مشین کے قریب نہ بھیجے دینا۔ میں اس کمرے میں دیکھتا ہوں۔“ — عمران نے جو آرٹھر کے وہاں پہنچا تیراچے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھا جو ترمذی کے اپنے مخصوص کمرے میں کھلتا تھا۔

کے سامنے کھڑے نوجوان نے تیز تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے

ہاں۔۔۔ اس نے مجھے یہ بتایا تھا۔ لیکن کیا یہ غلط تھا۔۔۔ ماری

اپنا جواب اے اختیار کر سہی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

بالکل غلط تھا باس۔۔۔ اُسے گردے میں درد نہیں ہوا بلکہ اس نے

کہا کہ وہ ایک راجہ کی بیوی سے مل رہا تھا کہ اچانک اس کے سر پر کسی نے

جھٹ مار دی۔ اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ پھر اُسے ہوش آیا تو وہ اپنے کمرے

میں بیٹھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس پرچہ میں چونکا۔ اور پھر راجہ اور بیوی کے بارے

میں غلط فہمی پھیل گئی۔ تو وہاں جا کر بیٹھ چلا کہ ٹھیکہ بھی کھڑا ہے۔ کیونکہ

اس کی آکھیں اس انداز میں کھلی ہوئی تھیں۔ جیسے اسے مناجات کی بات

سمجھ میں نہ آ رہی ہو۔

تت۔۔۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو فرینکلن کہاں ہے۔ کیا مشر

کہ ڈرم خالی ہے۔ مشین موجود ہے۔ فرینکلن غائب ہے۔۔۔ ماری

حیرت کی زیادتی کی بنا پر اٹھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

میں درست کہہ رہا ہوں باس۔۔۔ فرینکلن سیٹانی دے کے کہہ دیا

نہیں آیا۔ اور کافی دیر گزر گئی تو مجھے تشویش ہوئی۔ کیونکہ فرینکلن پہلی بار سیٹانی

دینے گیا تھا۔ اُسی لمحے راجہ میرے پاس آیا۔ اس نے بتایا کہ اُسے کسی

نے سر پر چوٹ مار کر بے ہوش کر دیا تھا۔ میں یہ سن کر بے حد پریشان

ہوا۔ حالانکہ فرینکلن نے بتایا تھا کہ راجہ کے اچانک گردے میں درد ہو

مار ڈیٹے کا چہرہ حیرت کی زیادتی کی وجہ سے عجیب سا لگا رہا تھا۔

اس کی آکھیں اس انداز میں کھلی ہوئی تھیں۔ جیسے اسے مناجات کی بات

سمجھ میں نہ آ رہی ہو۔

تت۔۔۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو فرینکلن کہاں ہے۔ کیا مشر

کہ ڈرم خالی ہے۔ مشین موجود ہے۔ فرینکلن غائب ہے۔۔۔ ماری

حیرت کی زیادتی کی بنا پر اٹھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

میں درست کہہ رہا ہوں باس۔۔۔ فرینکلن سیٹانی دے کے کہہ دیا

نہیں آیا۔ اور کافی دیر گزر گئی تو مجھے تشویش ہوئی۔ کیونکہ فرینکلن پہلی بار سیٹانی

سے ہاں ٹھہرو۔ میں ایمر جنسی ویو الیکٹرک اک ٹرانسمیٹر پر چیک کر رہا ہوں۔
اس سے چیف باس کا کمرہ بھی سکریں پر نظر آجائے گا۔" مارٹی نے
کہا۔ اور اٹھ کر تیزی سے دائیں طرف رکتی ہوئی ایک سٹیل کی الماری کی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور پھر اس کے نچلے خانے میں سے
ایک بڑا سا بریف کیس نکال کر اس نے دائیں مینبرہ لاکر رکھ دیا اور
کیس کے کتے پاؤں کے نمبر ملانے لگا۔ چند لمحوں بعد بریف کیس کھل
گیا اور ایک مشین موجود تھی۔ مارٹی نے جلدی سے مشین کی سائیڈ
پر موجود نوٹ بائرننگالی۔ اور اس کا ایک سر امین پر رکھی ہوئی اس
ٹرانسمیٹر نما مشین سے منسلک کر دیا۔ اس کے بعد اس نے بیگ میں
کے مشین نکال کر اسے ٹرانسمیٹر نما مشین کے ساتھ افقی انداز میں
تھرا کر دیا۔ اس مشین کی ایک سائیڈ پر خاصی بڑی سکریں تھیں۔ مارٹی
دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور اس نے ٹرانسمیٹر کے پہلے والے بٹن پر پس
کر کے شروع کر دیئے۔ مشین کے کونے میں ایک چھوٹا سا بلبل جل
نہلا۔ اور مشین میں سے ٹرانسمیٹر کی طرح ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی
دیتے لگیں۔ مارٹی نے ہاتھ بڑھا کر سکریں مشین پر ایک چھوٹا سا بٹن
پریس کیا۔ تو مشین پر موجود سکریں ایک جھماکے سے روشن ہو گئیں۔
"ہیلو ہیلو۔ مارٹی کالنگ چیف باس ادور۔" مارٹی نے
سکریں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

کیس۔ چیف باس اسٹننگ ادور۔" دوسرے لمحے
ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی۔ اور مارٹی چونک پڑا۔ اس آواز کے آتے
ی سکریں پر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ اور مارٹی کی آنکھیں حیرت

بتا چکا تھا۔

"ادور۔ اس کا مطلب ہے کہیں نہ کہیں کوئی گرہ بڑھے۔ لیکن
چیف باس کی طرف سے تو کوئی کال نہیں آئی۔ اس کا مطلب ہے وہ
سب ٹھیک ہے پھر فریگیٹ کہاں گیا۔" مارٹی نے ہونٹ بیچتے
ہوئے کہا۔

"باس۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بہر حال فریگیٹ غائب ہے۔
نوجوان نے کہا۔

"اچھا کھرو۔ میں چیف باس سے بات کر لیتا ہوں۔"
مارٹی نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔ اور پھر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔
اس نے سامنے موجود ایک مشین کے مختلف بٹن دبائے شروع کر دیے
مشین کے کونے میں ایک چھوٹا سا بلبل جل اٹھا۔ اور مشین میں
ٹرانسمیٹر کی طرح ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"ہیلو ہیلو۔ مارٹی کالنگ چیف باس ادور۔" مارٹی نے
یہ فقرہ دوبارہ شروع کر دیا۔ لیکن کافی دیر تک کوشش کرنے کے
بلو وجود جب دوسری طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو مارٹی کی ذراخ پیشانی پر
شکونوں کا جال سا تن گیا۔

"یہ کیا ہوا۔ چیف باس تو جواب ہی نہیں دے رہا۔"
مارٹی نے بٹن آف کر تے ہوئے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے باس کوئی بڑی ایمر جنسی ہوئی ہے۔"
سامنے کھڑے نوجوان نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔
"ہاں مہتھو۔ اب تو مجھے بھی پریشانی سی محسوس ہونے لگی ہے۔"

سے ایک بار پھر تیزی سے پھیلنے لگیں۔

"بب۔ بب۔ بب۔ بب۔" آپ کال کا جواب نہ دیں۔
 نہیں دے رہے تھے اور۔۔۔ مارٹی نے انگ انگ کر بڑی
 مشکل سے فقرہ پورا کیا۔

"تو کیا ہوا۔ میں کام میں مصروف ہوں۔ کیوں کال کیا ہے اور۔"
 پاس کی سخت آواز سنانی دہی۔ لیکن مارٹی سکریں پر ادب سے منظور کیا
 تھا۔ چیف پاس کے کمرے کا منتظر اس قدر حیرت انگیز تھا کہ اُسے
 آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔

گھر کے درمیان ایک کمرے پر چیف پاس بندھا ہوا بیٹھا تھا
 ایک آدمی نے اس کا منہ مضبوطی سے بند کر رکھا تھا۔ جب کہ سائنس
 آرٹھر ٹرانسمیٹر کے پاس کھڑا پاس کی آوازیں باتیں کر رہا تھا اور
 آدمی اس کے قریب کھڑے تھے۔ جب کہ فرش پر ایک عورت
 ایک مقامی مرد اور فرینکلن اس طرح پڑے ہوئے تھے جیسے بے ہوش
 ہوں یا مر چکے ہوں۔

"بب۔ بب۔ بب۔" فرینکلن سیٹنی دیئے گیا تھا واپس
 نہیں آیا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے پوچھ لوں اور۔"
 مارٹی نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"فرینکلن۔۔۔ وہ ہاں۔ اُسے میں نے لیبارٹری میں بلایا ہے
 وہ اب میرے پاس ہے ڈونٹ ودی۔ اور سنو۔ اب مجھے ڈسٹر
 نہ کرنا اور۔۔۔ آرٹھر نے پاس کے لہجے میں اور حکمانہ انداز میں
 کہا۔

"لیس پاس اور۔" مارٹی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب

اور آرٹھر نے اور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اس
 کے ساتھ ہی سکریں پر سے بھی منظر غائب ہو گیا اور مارٹی نے جلدی
 سے ٹرانسمیٹر کے بٹن آف کر دیئے۔ اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔
 "سائنس۔۔۔ خوف ناک سازش۔" مارٹی نے برسی طرح
 بچتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ حیرت۔ غصے اور جوش کی وجہ سے بگڑ
 سا گیا تھا۔

"بب۔ بب۔ بب۔" پاس۔ کیا ہوا۔ کیسی سازش۔۔۔ میتھو اور
 راجر جیمز کی دوسری طرف خاموش کھڑے تھے چونک کر بولے۔
 "جوڈن کو بلاؤ۔ جلدی۔ فوراً۔ ابھی۔" مارٹی نے
 ان کی سنی ان سنی کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے
 واپس دروازے کی طرف دوڑے۔
 مارٹی برسی طرح مٹکیاں بھینچ رہا تھا۔ وہ بار بار سکریں والی مشین کی
 طرف دیکھتا اور پھر ہونٹ بھینچ لیتا۔

کھڑکی دیہر دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔
 "پاس۔ آپ نے مجھے بلایا ہے۔" آنے والے نے مودبانہ

لہجے میں پوچھا۔
 "جوڈن۔ غضب ہو گیا۔ ریڈ پاؤر لیبارٹری پر نامعلوم افراد نے
 قبضہ کر لیا ہے۔ ان میں وہ عورت وہی ہے جو یہاں سے فرار ہو گئی
 تھی۔ وہی غیر ملکی عورت جو اپنے آپ کو سیکرٹ سروس کا چیف کہتی تھی۔

چیف باس ترمذی کو قید کر لیا گیا ہے اور سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ لیبارٹری کی ساری مشینیں بند پڑی ہیں۔ فریکشن بھی وہاں فرسٹ پربے ہوش پڑا ہے یا مریچکا ہے۔ سائنسدان آر تھر نے مجھ سے چیف باس کے اہلکاروں سے بات کی ہے۔ یہ سب کچھ میں نے امیر جنسی ویو الیکٹرک اکٹ ٹرانسمیٹر پر دیکھا ہے۔ ورنہ تو میرے فرشتے بھی نہ سوچ سکتے تھے کہ جواب آر تھر دے رہا ہے یا چیف باس۔ اب یہ کیا جائے۔" مارٹی نے جوڈن کو دیکھتے ہی بڑی طرح چیخے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ باس۔ یہ کیسے ممکن ہے۔"

جوڈن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اس میں وہ منظر بیکارڈ ہو چکا ہے۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں تاکہ تو یہ صحیح صورت حال واضح ہو جائے۔ ہمیں فوراً کوئی کارروائی کرنی چاہیے۔" مارٹی نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس نے سکرین والی مشین کی ایک ٹاب کو دائیں طرف گھمنا شروع کر دیا۔ ٹاب کے اوپر ایک کارنر پر مختلف ہندسے نمودار ہونے لگے۔ جب ایک کا ہندسہ نمودار ہوا تو مارٹی نے ہاتھ دکا۔ اور پھر اس نے پہلے والی مشین سے سکرین مشین کی مار علیحدہ کر کے سکرین مشین کے مختلف بٹن دبا دیے۔ سکرین ایک جھلمکے سے روشن ہو گئی۔ اور اس پر پہلے والا منظر ابھر آیا۔ وہی چیف باس ترمذی کے کمرے کا منظر۔

"اوہ واضح۔ یہ تو انتہائی سیریس مسئلہ ہے۔" جوڈن نے بڑی طرح چومکتے ہوئے کہا۔ اور مارٹی نے بٹن آف کر دیے۔

"اب کیا کرنا چاہیے۔ جلدی تباد۔ تمہیں لیبارٹری کے متعلق مکمل معلومات میں اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے۔" مارٹی نے کہا۔

"باس۔ ویسے تو سوائے کمپیکل سیٹائی والے کے علاوہ فیکٹری سے لیبارٹری جانے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ البتہ میں ایک اور فیصلہ راستہ جانتا ہوں اسے صرف باس ترمذی استعمال کرتا تھا گو وہ راستہ بند کر دیا گیا ہے۔ لیکن اسے ادھر سے کھولا جاسکتا ہے۔ ہم اس راستے سے ہوتے ہوئے چیف باس کے کمرے تک سافٹی سے پہنچ جائیں گے۔" جوڈن نے جواب دیا۔

"لیکن اس راستے پر کمپیوٹر نہیں آگے نہ بڑھنے دے گا۔ ظاہر ہے وہ راستہ تو کمپیوٹر ریجن میں ہوگا۔" مارٹی نے کہا۔

"ہاں مے تو کمپیوٹر ریجن میں۔ لیکن آپ خود ہی تو کہہ رہے ہیں۔ کہ ساری مشینری بند ہے۔ ایسی صورت حال میں تو کمپیوٹر بھی بند ہو چکا ہوگا۔" جوڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اس کا تو مجھے بھی خیال نہیں رہا۔ ٹھیک ہے میرے خیال میں دس مسلح افراد کافی ہیں۔" مارٹی نے اس بار قدم سے مطمئن انداز میں کہا۔

"کافی ہیں باس۔ ہم اس راستے سے سیکشن ٹو میں پہنچیں گے۔ سیکشن ٹو میں پہنچنے کے بعد ہم آسانی سے مین سیکشن میں داخل ہو سکتے ہیں۔" جوڈن نے کہا۔

"لیکن مین سیکشن پر تو ان لوگوں کا قبضہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ

ہمدی آمد کا انہیں پہلے احساس ہو جائے۔ اور وہ چیف پاس کو
ڈالیں۔ ہمیں کوئی ایسا طریقہ سوچنا چاہیے جس سے ہم اچانک اس
کے سرور پر پہنچ جائیں۔ ماریٹ نے کہا۔

”تو پھر پاس ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم ٹاپکم گیس کا بڑا سلنڈر ساتھ
لے جائیں۔ اس گیس کو ہم سیکشن ٹو سے مین سیکشن میں جانے
والے پائپ میں داخل کر دیں گے تو مین سیکشن اور چیف پاس
کے کمرے میں موجود ہر شخص بے ہوش ہو جائے گا۔ اور ہم آسانی
سے انہیں کوڑ کر لیں گے۔“ جوڈن نے کہا۔

”ادہ۔ ویوی گڈ۔ یہ ہوئی نابات۔ جلدی انتظامات کر دو
جلدی۔ لیکن سنو کسی کو اس مشن کا پہلے سے علم نہ ہو۔ میرا خیال ہے
فرینکلن نے غداری کی ہے۔ اور ہو سکتا ہے فرینکلن کی طرح اور بھی
موجود ہوں۔“ ماریٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

لیکن پاس فرینکلن بیچارہ تو بے ہوش یا مر رہا تھا۔ اگر اس نے
غداری کی ہوتی تو پھر وہ لازماً ٹھیک ہوتا۔ میرا خیال ہے یہ سارا جکر
آرتھر کا چلایا ہوا ہے۔ وہی غدار ہوگا۔“ جوڈن نے کہا۔ اس
نے فرینکلن کی سائیٹڈ لیٹی۔ کیونکہ وہ اور فرینکلن سگے بھائی تھے۔

”ادہ ٹھیک ہے۔ بہر حال ہمیں محتاط رہنا چاہیے۔ جلدی کر دو
گرد پ تیار کر کے مجھے اطلاع کرو۔ گیس سلنڈر بھی ساتھ لے لینا
لیکن جس قدر جلدی ممکن ہو سکے۔ جس قدر بھی۔ اٹ اندر میری جیسی“

ماریٹ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور جوڈن سر ہلاتا ہوا واپس مرٹن اور تیرن
سے واپس دو دانے کی طرف دوڑ پڑا۔

عمران نے جسے سی ٹرانسمیٹر کا بشن آت کیا۔ صفدر نے
ترندی کے منہ پر رکھا ہوا ہاتھ ہٹا لیا۔

”تم بچ نہیں سکو گے۔ میری بات نوٹ کر لو۔ کاش میرے ہی
آدمیوں نے مجھے پاگل سمجھ کر نہ باندھ لیا ہوتا تو میں دیکھتا کہ تم کس
طرح بچ کر جاتے ہو۔“ ترندی نے منہ سے ہاتھ ہٹتے ہی اس
بار واقعی پاگلوں کے سے انداز میں کہا۔

”میری بات سن اور ترندی۔ ہمارے پاس انتہائی طاقتور بم
موجود ہیں۔ ہم اگر چاہیں تو ایک لمحے میں اس پوری لیبارٹری کو جھک
سے اڑا دیں۔ لیکن مجھے تمہاری محنت کا احساس ہے۔ اس لئے میں
نہیں چاہتا کہ تم ہمدی یہ محنت ضائع ہو۔ اس لئے کیوں نہ ہم
آپس میں معاہدہ کر لیں۔ تم میرے آدمیوں کو ہوش میں لے آؤ
تمہاری لیبارٹری تمہیں بخش دیتا ہوں۔“ عمران نے نرم لہجے

میں کہا۔

"یہ — یہ کاش میں انہیں دیکھتے ہی گویوں سے اڑا دیتا۔ ان کے بے ہوش کرنے کے چکر میں تو ساری تباہی ہوئی ہے۔ کے ساتھ سائنسدان بے ہوش ہو گئے اور مجھے انہیں بے ہوش کرتے وقت یہ خیال نہ رہا کہ اتنے وقفے میں آپریٹنگ مشین پریشربھی بڑھ سکتا ہے۔ اور اس مشین کو آف کر دیا جاتا ہے۔ مشین بند ہو گئی۔ اور اس طرح تم بھی جو جیت سے نکلے ہوئے تھے نیچے آ گئے۔ کاش یہ سب کچھ نہ ہوتا۔ ایسے نہ ہوتا۔" ترمذی نے بھئی طرح ادھر ادھر سہرا مارتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں ابلی ہونی لگیں۔

"ویسے میں خود اس جیت سے گھٹنے کے چکر میں واقعی بے بس ہو گیا تھا۔ مجھے ذرا بھی یہ اندازہ نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ بہر حال اب میرے آدمیوں کو ہوش میں آنا چاہیے۔ اسی میں تمہاری بچت ہے۔" عمران کا اہجہ فقرہ مکمل کرتے وقت ایک سخت سرد ہوا پڑ گیا۔

کمرے میں اس وقت جو مان اور گیپٹن مشین بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے انہیں ہوش میں لانے کی بے حد کوشش کی تھی۔ لیکن وہ کسی طرح ہوش میں نہیں آ رہے تھے۔ صفر، تنویر کے ساتھ صدیقی اس کمرے میں موجود تھا۔ جب کہ خاور اور نعمانی کو عمران نے لیبارٹری کے دیگر حصوں میں ماؤنڈ کے لئے بھیجا تھا۔ تاکہ اگر کوئی اور انسان زندہ نظر آ جائے تو

اس کا خاتمہ کر دیں۔

اُسی لمحے دواؤں کا کھلا اور خاور اور نعمانی اندر داخل ہوئے۔ نعمانی نے ہاتھ میں وہی مشین گن تھی جس سے عمران نے سائنسدانوں کا قتل کیا تھا۔ عمران نے انہیں ماؤنڈ پر بھیجتے ہوئے وہ مشین گن دے دی تھی۔

"عمران صاحب۔ لیبارٹری میں اور کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے۔ ہم ساری لیبارٹری کا چکر لگا آئے ہیں۔" نعمانی نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"ہاں تو مسٹر ترمذی۔ اب جیت وقت مناج ہو چکا ہے۔ جلدی ہے بتاؤ کہ انہیں تم نے کس گیس سے بے ہوش کیا ہے؟" عمران نے ترمذی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ مجھے مار ڈالو۔ میری بوٹیاں اڑا دو۔ لیکن میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ نہیں بتاؤں گا۔ ہرگز نہیں بتاؤں گا۔" ترمذی نے پاگوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیوں نہ ہم جو لیا۔ جو مان اور گیپٹن مشین کو اٹھا کر لیبارٹری سے باہر لے چلیں۔ ہسپتال میں لے جا کر ان کا علاج کیا جاسکتا ہے۔" صفر نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے کے اندر ہوش آجانا چاہیے۔ بخانے اس نے ان پر کون سی گیس استعمال کی ہے۔ ان کے چہرے پر ہلکی سی سیلا ہٹ آتی جا رہی ہے۔ اور یہ انتہائی خطرناک

ہے۔ ان کی جانیں شدید خفہ میں ہیں۔ اور اسے بتانا ہی ہوگا۔ ابھی اور اسی وقت۔ — عمران نے کہا۔

"عمران — تم خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہے ہو۔ مجھے کہو میں اس کی روح سے بھی جواب اگوا لیتا ہوں" — تو میرے جواب میں ایک خاموش کھڑا تھا پہلی بار بے چین لہجے میں کہا۔ شاید جو لیا کی موت کا سن کر وہ ایک سخت بے چین ہو گیا تھا۔

"انہیں — تم جو شے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ مر جائے۔ میں خود پوچھتا ہوں" — عمران نے کہا اور پھر اس نے نعمانی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"مشین گن مجھے دو نعمانی" — عمران نے نعمانی سے کہا اور نعمانی نے مشین گن اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ میں کھادی۔

عمران نے بڑے اطمینان سے مشین گن کا جیمہ کھولا۔ اور پھر اس میں سے موجود میگزین نکال کر اس نے اس میں سے ایک گولی نکالی اور مشین گن اور میگزین کو ایک طرف رکھ دیا۔

"یہ چھوٹی سی گولی دیکھو رہے ہو ترندی — یہ نہیں معلوم ہے اس

میں معمولی سی مقدار بارود کی موجود ہوتی ہے۔ میں یہ تختی سی گولی تمہارے

حلق میں ڈال کر تمہارا منہ اور ناک بند کر دوں گا۔ نتیجہ یہ کہ گولی خود بخود

تمہارے معدے کے اندر اتر جائے گی۔ پھر جلتے ہو گیا ہو

گا۔ معدے میں موجود تیزابیت اس کے اوپر والے خول کو گھاٹے

گئی اور بارود تمہارے معدے میں پھیل جائے گا۔ اور جب آہستہ

پانی کا گلاس پلایا جائے گا تو یہ بارود تمہاری رگوں۔ آنٹوں اور

سکے ساتھ دل کو خیم کے ہر رگ و ریشے کو پھاڑنا شروع کر دے

گا۔ تمہاری ایک ایک انس ایک ایک رگ پہلے زخمی ہوگی پھر کٹے گی اور پھر

تمہارا گوشت گھٹنا شروع ہو جائے گا۔ آخر میں ہڈیوں کا نمبر آئے گا۔ اور

یہ سارا پراسس گولی نکلنے اور پانی پلانے کے بعد زیادہ سے زیادہ دس

منٹ میں مکمل ہو جائے گا۔ یہ ایک ایسی خوفناک صورت حال ہوگی

جس سے بچاؤ کا کوئی راستہ نہ ہوگا۔ تم فوری نہیں مردے بلکہ سبک

سبک نہ کر دو گے تمہارا جسم خیم کی طرح پھول جائے گا اور پھر باسی

گوشت کی طرح گھٹنا رہے گا۔ — مرنے کا ہے گا۔ لیکن تم زندہ رہو گے۔

حتیٰ کہ آخر کار جب سارا جسم گل جائے گا ستر جائے گا تو پھر تمہارے دل

کا نمبر آئے گا۔ اور جب دل گل جائے گا تو تم مر جاؤ گے۔ تقریباً دو یا تین

گھنٹوں کے عذاب پہنچے کے بعد — عمران نے بڑے سرد لہجے میں

انتہی سی گولی کو انچیدل میں گھلاتے ہوئے کہا۔

"نن — نن — نن — ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم جھوٹ بول رہے

ہو۔ گولیاں تو جسم میں اترتی ہیں اور نکال لی جاتی ہیں۔ تم صرف مجھے نفسیاتی

طور پر خوفزدہ کرنا چاہتے ہو" — ترندی نے سر ہلاتے ہوئے جواب

دیا۔

"کبھی اس کتے کو مرتے دیکھا ہے جسے زہر کی گولی کھلا دی جاتی ہے۔

گولیاں گوشت میں رہتی ہیں تو نکال جا سکتی ہیں۔ یہ گولی تمہارے حلق کے

راستے معدے میں اترے گی۔ اور ایک بار گولی حلق سے نیچے اترے

پھر تمہیں اس عذاب سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ — عمران نے بڑے با اعتماد

لہجے میں جواب دیا۔

"تم جو چاہے کر لو۔ میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ — ترندی نے بری طرح

چینے ہوئے کہا۔ لیکن اس کا یہی چہنچا بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر خوف زدہ ہو گیا ہے۔ اور عمران کی بات سچ بھی تھی۔ واقعی محدے میں پہنچنے والے بارود نے ویسا ہی عمل کرنا تھا جیسا عمران بتا رہا تھا۔ کیونکہ گولی میں صرف خاص بارود ہی نہیں ہوتا بارود کو فوری طور پر پھٹانے والا مواد بھی ساتھ شامل ہوتا ہے۔

کوئی بات نہیں میں تمہاری گیس کا تو خود معلوم کر لوں گا۔ تم بہر حال اس عذاب کو بھیلنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔ اور ترندی کی طرف قدم بڑھائے۔ ترندی نے لاشعوری طور پر ہتھ پیٹ لیا۔

”صرف ایک مکہ تمہارے جبرے پڑے گا۔ اور تمہارا منہ خود بخود کسی غار کے دلانے کی طرح کھل جائے گا۔“ ترندی نے آخری موقع دیا چاہتا ہوں۔ کیونکہ بہر حال کسی انسان کو اس خوف ناک انداز میں مرتے میں خود نہیں دیکھنا چاہتا۔ لیکن مجبوری دو تہری بات ہے۔ عمران نے اس کے قریب پہنچ کر بڑے سرد لہجے میں کہا۔ اچھا ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔

”ایک... دو...“ عمران۔ رک رک کر گنتی کر رہا تھا ترندی کے جبرے پڑنے کی لکیریں ابھر آئیں۔

”تین...“ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ترندی بے اختیار چنچ پڑا۔

”رک جاؤ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ لیکن میرے ساتھ ایک معاہدہ کرو۔ رک جاؤ۔ مدت گنو“ ترندی نے بے اختیار چینچے ہوئے کہا۔

”کیسا معاہدہ۔“ عمران نے پوچھا۔

”تم مجھے مارو گے نہیں۔ بلکہ مجھے یہاں سے فرار ہونے دو گے بس اتنی سی بات۔“ ترندی نے کہا۔

”کس طرح فرار ہو گے۔ ہیڈ کو اسٹارٹر لگا کر تھوڑا چکا ہے۔ اور ساہجان سٹر تباہ ہو چکا ہے۔ تمہاری پٹلی میں موجود ٹرانسمیٹ فیوز تو اب کام نہیں کر سکتا۔“ عمران نے منہ نہاتے ہوئے کہا۔

”اس سے تمہارا مطلب نہیں۔ تم بس میرے ہاتھ آزاد کرو۔ صرف چند لمحوں کے لئے۔“ ترندی نے کہا۔

”ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔ میں تمہارے ہاتھ آزاد کر دوں گا لیکن اس وقت جب میرے ساتھیوں کو ہوش آجائے گا۔“ عمران نے کہا۔

”لیکن مجھے کس طرح یقین آئے گا کہ تم معاہدہ پورا کرو گے۔“ ترندی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

”ممت کرو یقین۔ میں تمہارے یقین کا پابند نہیں ہوں۔ میں تین سیک پہلے ہی گن چکا ہوں۔ صرف دو ہند سے اور گنتے ہیں۔ شروع کر دوں۔“ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ میں بتاتا ہوں۔ میں نے انہیں آدھری رین سے بے ہوش کیا ہے۔ تم انہیں ساتھ والے ہال میں لٹا دو۔ اور سائیڈ مشینری کو آن کر کے اس میں نیلے رنگ کا بیٹن دبا دو۔ تو ایس ٹھری رین جو آدھری کا توڑ ہیں ان پر بیٹن کی اور یہ ہوش میں آجائیں گے۔“ ترندی نے فوراً کہا۔

”اوسکے ابھی دیکھ لیتا ہوں۔ یہ سن لو کہ اگر یہ غلط نکلا تو پھر سب معاہدے ختم۔“ عمران نے کہا۔ اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا کہ چولیا۔ چولیاں اور کیپٹن شکیل کو مال کمرے میں لے جائیں۔ صفدر تنویر اور نحاتی تیزی سے آگے بڑھے۔ صفدر شاید چولیا کو اٹھانا چاہتا تھا لیکن تنویر نے تیزی سے آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش بڑھی ہوئی چولیا کو اٹھایا۔ اور پھر مال کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔ لیکن وہ خاموش رہا۔ جب ان تینوں کو مال میں لٹا کر وہ لوگ واپس آ گئے۔ تو عمران اس مشین کی طرف بڑھا۔ پہلے چند لمحے اودھ غور سے مشین کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اس نیلے رنگ کے بٹن کو پریس کیا۔ مشین سے ایک لمحے کے لئے گونج مبرا آئی۔ اور پھر خاموشی چھا گئی۔ مال اور اس کمرے کے درمیان دیوار میں لگے ہوئے بولے سے شیشے میں سے ان سب نے مال کمرے میں نیلے رنگ کی بدشئی کا جھماکا ہوتے دیکھا۔ جھماکا ایک لمحے کے لئے ہوا پھر خاموشی چھا گئی۔

ان سب کی نظریں مال پر جمی ہوئی تھیں۔ اور چند لمحوں بعد واقعی انہوں نے چولیا اور اس کے ساتھیوں کے جسموں میں حرکت ہوتی دیکھی تو عمران کے چہرے پر اطمینان کی تھیلیاں نمودار ہو گئیں۔
”گڈ۔“ تم نے واقعی اپنے آپ کو ایک بہت بڑے عذاب سے بچا لیا ہے۔“ عمران نے ترمذی کی طرف مڑ کر قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ سرے لے کر اس کے قدم لڑکھڑا گئے۔ اس نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ ذہن پر ایک لخت جیسے اندھیرے کا جم بیٹھا۔ اور عمران لہراتا ہوا فرش پر گر گیا۔

جوڈن نے دیوار کے ایک حصے کو انگلی سے دو تین بار دک دک کر مخصوص انداز میں بجایا تو دیوار کے اس حصے میں ایک چوکھٹا سا نمودار ہو گیا۔ اس کے اندر سرخ رنگ کا چھوٹا سا بٹن موجود تھا۔ جوڈن نے بٹن کو پریس کیا تو گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ دیوار ایک سائیدہ پیرمٹ کر غائب ہو گئی۔

”واقعی بائس۔“ کیمیوٹر بھی بند ہو چکا ہے۔ ورنہ یہ دیوار کبھی غائب نہ ہوتی۔“ جوڈن نے مڑ کر پیچھے کھڑے ہوئے مارٹی سے کہا۔ اور مارٹی نے سر ہلادیا۔ اس وقت وہ ایک راہداری کے آخری حصے پر کھڑے تھے۔ مارٹی اور جوڈن کے علاوہ دس افراد تھے۔ جن میں سے ایک کی پشت پر ایک بڑا سا سلنڈر لٹا ہوا تھا۔ جب کہ باقی سب نے ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائی ہوئی تھیں۔

دیوار ہٹتے ہی سامنے ایک طویل سی سرنگ تھی۔ جس کا اختتام

اندھیرے میں تھا۔

”یہ سرنگ کہاں جا کر ختم ہوتی ہے۔“ مارٹی نے پوچھا۔

”سیکشن ٹو کے اندر فی کمرے میں۔“ جوڈن نے کہا۔ اور

مارٹی نے سر ہلاتے ہوئے قدم آگے بڑھا دیئے۔ اور پھر مارٹی کے پیچھے

پورا گروپ حرکت میں آگیا۔ وہ سب انتہائی تیز رفتاری سے سرنگ

میں بڑھتے گئے۔ اور چند لمحوں بعد سرنگ کا اختتام آگیا۔ یہاں پھر

ایک دیوار تھی۔

”اب ہم سیکشن ٹو میں پہنچ جائیں گے اس لئے ہوشیار رہیں۔“

جوڈن نے کہا۔ اور آگے بڑھ کر دیوار کی جڑ کے مخصوص حصے میں بوٹ کسی

ٹومارسی تو دیوار درمیان سے سائیڈول میں مٹی۔ اب سیرھیاں اور

جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ احتیاط سے سیرھیاں چمکتے ہوئے

اوپر گئے۔ سیرھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ جوڈن نے آگے بڑھ

کر دروازے کا مینٹل نیچے کیا اور آہستہ سے دیا تو دروازہ کھل گیا۔

جوڈن نے سر اندر کے ادھر ادھر دیکھا۔ اور پھر اطمینان بھرے انداز

میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

”آجائیں ہال خالی ہے۔“ جوڈن نے اندر داخل ہوتے ہوئے

کہا۔ اور وہ سب اس کے پیچھے چلتے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔ وسیع

و عریض ہال میں موجود تمام مشینری ساکت تھی۔ کام کرنے والے

روبوٹ بھی بے حس و حرکت کھڑے تھے۔

”اب مین سیکشن میں گئیں کیسے پہنچے گی۔“ مارٹی نے ادھر ادھر

دیکھتے ہوئے کہا۔

”ابھی کام ہو جاتا ہے۔ گیس سلنڈر ادھر لے آؤ فریڈ۔“ جوڈن

نے گیس سلنڈر اٹھائے ہوئے آدمی سے کہا۔ اور خود ایک مشین

کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں سے ایک پائپ اوپر حقیقت میں جا کر غائب

ہو رہا تھا۔ اس نے اس مشین کے قریب پہنچ کر اپنی پشت پر

موجود کھیلانا مارا۔ اور اس میں سے ایک ریخ سا نکال کر اس پائپ کے

بولٹ میں لگا ہوا ایک بولٹ کھولنے لگا۔ کھوڑی سی کوشش کے بعد وہ

اس بولٹ کو کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ اب وہاں ایک سوراخ سا نظر

آ رہا تھا۔

”سلنڈر نیچے رکھ دو۔“ جوڈن نے فریڈ سے مطالب ہو کر کہا۔ اور

اس نے سلنڈر کو پشت پر سے اتار کر نیچے رکھ دیا۔

جوڈن نے جلدی سے اس سے منسلک ربڑ کا پائپ علیحدہ کیا اور

اس کا آخری سر اس نے بولٹ والے سوراخ میں فٹ کر نا شروع

کر دیا۔ کھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اس میں کامیاب ہو گیا۔

اس کے بعد وہ مٹا اداس نے سلنڈر کے اوپر لگا ہوا ایک پیپے کو

دو لوں ہاتھوں سے پکڑ کر ایک جھنگ سے گھمایا۔ کھٹاک کی آواز کے ساتھ

ہی پیپے گھوم گیا۔ اور ربڑ کا پائپ یک لخت ملا اور تن سا گیا۔ زین

زین کی مخصوص آواز سلنڈر کے دہانے سے نکلنے لگی۔ چند لمحوں بعد

پائپ یک لخت ڈھیل پڑ کے پہلے والی پوزیشن میں آگیا۔ اور جوڈن نے

پیپے کو دوبارہ گھما کر پہلے والی جگہ پر کر دیا۔

”گیس مین سیکشن میں منتقل ہو چکی ہے پاس۔“ اس وقت وہاں

سب بے ہوش پڑے ہوں گے۔“ جوڈن نے مسرت بھرے

بجے میں کہا۔

”تو آؤ پھر جلد ہی کرو۔ ہمیں فوڈا مل پھینچنا چاہیے۔“ مارٹی نے تیز بجے میں کہا۔

اور جوڈن سر ملا تاہوا ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد لفٹ ان سب کو لئے اوپر چڑھتی گئی۔ لفٹ کی حرکت رکتے ہی جوڈن نے اس کا دروازہ کھولا تو وہ سب ایک راہداری میں پہنچ گئے۔ اس راہداری کے آخر میں ایک بند دروازہ نظر آ رہا تھا۔

”یہ دروازہ مین سیکشن کے ہال میں کھلتا ہے۔“ جوڈن نے راہداری میں پہنچے ہی دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”سب لوگ ٹیس ماسک پہنیں اور پوری طرح جوشیار میں۔“ مارٹی نے تیز بجے میں کہا۔ اور سب نے اپنی بعلوں میں موجود تھیلوں میں گیس ماسک نکال کر منہ پر چڑھائے اور پھر تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

مارٹی اور جوڈن سب سے آگے تھے۔ جوڈن نے دروازے کو دھکیلا۔ تو دروازہ کھل گیا۔ اور وہ سب اندر پہنچ گئے۔ سامنے ہی ایک غیر ملکی عورت۔ فرینکلن اندر ایک مقامی بے ہوش پڑے تھے۔ جوڈن تیزی سے فرینکلن کی طرف بڑھا۔ لیکن مارٹی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے رکھنے کا اشارہ کیا۔ اسی لمحے جوڈن نے ماسک اتار دیا۔

”باس۔ دروازہ کھلتے ہی گیس ختم ہو گئی ہوگی۔ اب گیس ماسک کی ضرورت نہیں۔“ جوڈن نے کہا۔ اور مارٹی نے سر ملا تے ہوئے ماسک اتار دیا۔ باقی ساتھیوں نے بھی ماسک اتار دیئے۔

”پہلے ہمیں چیف باس کو ہوش میں لانا ہے۔“ مارٹی نے اندرونی کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”باس۔ اگر مناسب سمجھیں تو ایک مشورہ ہے۔ فرینکلن میرا بھائی ہے۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں وہ کبھی غدار نہیں ہو سکتا۔ اسے پہلے ہوش میں لے آئیں۔ اس سے ہمیں اب تک کی ساری صورت حال کا علم ہو جائے گا۔“ جوڈن نے کہا۔

”نہیں۔ پہلے چیف باس پھر کوئی اور۔“ مارٹی نے سخت لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے اندرونی کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوڈن بھی کندھے اچکا کر اس کے پیچھے گیا۔ اور دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئے تو ایک لمبے لمبے تھیلے کے لئے تھیلے گئے۔ کیونکہ کمرہ بے ہوش افراد سے تقریباً بھرا ہوا تھا۔ البتہ ترمذی کرسی پر بندھا ہوا بیٹھا بیٹھا ہی بے ہوش ہو چکا تھا۔ اسے ہوش میں لاؤ۔“ مارٹی نے ترمذی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور جوڈن نے جلدی سے جیب میں سے ایک بوتل نکالی اور اسے خوب ہلا کر اس کا ڈھکن کھولا اور بوتل کا دھانڈہ ترمذی کی ناک کے ساتھ لگا دیا۔ اور پھر فوراً اسے ہٹا کر اس نے ڈھکن دوبارہ بند کر دیا۔ جب کہ مارٹی نے اس دوران باس کے جسم پر بندھی ہوئی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد ترمذی کو ایک زردار چھینک آئی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

”بب۔ بب۔ بب۔“ میں مارٹی ہوں۔“ چیف باس

کے آنکھیں کھولتے ہی سامنے کھڑے مارٹی نے عاجزانہ انداز میں کہا۔
 کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں چیف یاس ان کے لیبارٹری میں بغیر اجازت
 داخل ہونے پر ناراض نہ ہو جائے۔ ترمذی بھابھی ایسا۔ بعض
 اوقات وہ ایسی باتوں پر بھی بگڑ جاتا تھا۔ جو اس کے فائدے میں بھی
 کی جاتی تھیں۔

”یہ۔۔۔ تم یہاں کیسے یہ مر گئے ہیں۔“ ترمذی نے
 چونک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔
 ”نہیں باس۔ صرف بے ہوش ہیں۔“ مارٹی نے کہا۔
 اور اس نے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

”اوہ۔۔۔ ویری گڈ۔۔۔ تم انتہائی ذہین آدمی ہو۔ تم نے میرے
 لیبارٹری اور پاور لینڈ تینوں کے لئے اہم کا نامہ انجام دیا ہے۔
 آج سے تم پاور لینڈ کے ممبر ٹو ہو۔“ ترمذی نے اپنے آپ کو
 آزاد اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش پڑے دیکھ کر مسرت
 سے مغلوبہ لہجے میں کہا۔

”یقیناً یو باس۔“ مارٹی نے تشکرانہ انداز میں سر جھٹکے
 ہوئے کہا۔

”اسے اٹھا کر میری طرح کمرسی پر باندھو۔ اب میں اسے اس عذاب
 سے گزاردوں گا جس عذاب سے یہ مجھے گزارنا چاہتا تھا۔“ ترمذی
 نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے عمران کی طرف اشارہ کرتے
 ہوئے کہا۔

اور جوڈن اور اس کے ساتھیوں نے بجلی کی سی تیزی سے حکم کی

تعمیل کی۔ اور چند لمحوں بعد ترمذی کی جگہ عمران کو کمرسی سے باندھ دیا گیا۔
 ”باقی افراد کے متعلق کیا حکم ہے باس۔“ مارٹی نے مودبانہ
 لہجے میں کہا۔

”انہیں گولیوں سے اڑا دو۔“ ترمذی نے غصے سے
 جھٹکے ہوئے کہا۔ اور مارٹی کے ساتھ آنے والے افراد نے جلدی
 کرتے ایسی مشینیں سیدھی کیں۔
 ”باس۔ ایک بات ہے۔ یہاں انتہائی قیمتی مشینری ہے۔
 ایسا نہ ہو کہ کوئی گولی اچٹ کر کسی مشین کو نقصان پہنچا دے۔“
 مارٹی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

”اوہ ٹاں۔“ واقعی۔ اس کا تو مجھے خیال نہیں آیا۔ ٹھیک ہے
 ان سب کو بھی رسیوں سے باندھ دو تاکہ پہلے یہ اپنے اس ساتھی
 کو خوف ناک عذاب سے گزرتا دیکھ لیں۔ پھر ان سب کو فیکٹری میں
 لے جا کر گولیوں سے اڑا دینا۔“ ترمذی نے چند لمحے سوچنے
 کے بعد کہا۔

اور مارٹی کے اشارے پر گروپ کے باقی افراد نے اپنے
 ہتھکڑیوں میں سے رسیاں نکالیں اور عمران کے ساتھیوں کے ہاتھ پیر
 باندھنے شروع کر دیئے۔

”باس۔ باہر ایک عورت اور ایک مقامی کے ساتھ فرنیکن
 بھی بے ہوش پڑا ہے۔“ مارٹی نے کہا۔

”اوہ ٹاں۔“ میں بھی سوچ رہا تھا کہ وہ عورت کہاں گئی۔ انہیں
 بھی باندھ دو۔ اور یہیں لے آؤ۔“ ترمذی نے کہا۔

"باس — فریگن میرا بھائی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو اُسے ہوش میں لایا جائے۔" جوڈن نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "فریگن — لیکن..... اچھا ٹھیک ہے۔ پہلے اُسے باندھو پھر ہوش میں لے آؤ۔ ہو سکتا ہے وہ اصل آدمی نہ ہو۔" ترمذی نے کہا۔ اور جوڈن جلدی سے باہر چلا گیا۔
 "مگر ومارٹی — رسک کیوں لیا جاتے۔ ان سب کو تم فیکٹری میں لے جاؤ اور وہاں انہیں گولی مارو۔ صرف اس عمران اور اس لڑکی کو یہیں چھوڑ جاؤ۔ میں ان سے خود انتقام لوں گا۔ خود اپنے ہاتھوں سے اس لڑکی نے بھی مجھے بے حد تنگ کیا تھا۔ اس نے مجھ سے دھوکہ کیا تھا۔ میں اسے بھی عبرت ناک سزا دینا چاہتا ہوں۔" ترمذی نے یک لخت اپنا فیصلہ بدلتے ہوئے کہا۔
 "جیسے آپ کا حکم باس —" ومارٹی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔
 اور واپس مڑا۔

"اوہ — رک جاؤ۔ تم یہیں رک جاؤ۔ مجھے یہاں اکیلا نہیں رہنا چاہیے۔ تم باقی افراد کے ساتھ ان کو بھجوا دو۔ تم میرے پاس رکو۔" ترمذی نے کہا۔ اور ومارٹی اُسے حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ اُس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا۔ جیسے اُسے باس کی ذہنی حالت پر شک پڑ گیا ہو۔ اور اس کا یہ شک تھا بھی درست۔ ترمذی اتنے مضبوط اعصاب کا مالک نہ تھا۔ جتنا وہ اپنے آپ کو ظاہر کرتا تھا۔ اور بے درپے ہونے والے واقعات نے واقعی اس کے اعصاب کو متاثر کیا تھا۔

"باس کیوں نہ۔ ان سب کو فیکٹری لے جایا جائے۔ آپ بھی وہاں تشریف لے چلیں۔ اور وہاں اٹھینان سے ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔" ومارٹی نے کہا۔
 "فیکٹری — اوہ ہاں — یہ ٹھیک ہے۔ یہ درست ہے گا۔"

ٹھیک ہے۔ اچھا مشورہ ہے۔ ان سب کو وہیں لے چلو۔ میں بھی وہیں آؤں۔ اب مجھے ہنری کو کال بھی کرنا ہو گا۔ نئی آپریٹنگ مشین منگو آنے کے لئے۔" سب ترمذی نے کہا۔ اور ومارٹی نے جلدی سے اپنے آؤں کو حکم دیا کہ سب کو اٹھا کر فیکٹری لے جایا جائے۔

"آپ پہلے باس ہنری کو کال کریں گے یا ان کے خاتمے کے بعد۔" ومارٹی کا لہجہ پہلے کی نسبت زیادہ بااعتماد تھا۔ کیونکہ اب وہ باوریلینڈ کا عالم سمجھتا تھا۔ بلکہ اس کا عہدہ نمبر ٹوکا ہو چکا تھا۔
 "نہیں۔ بعد میں۔ ورنہ ہو سکتا ہے ہنری کوئی اور چکر چلا دے۔ وہ ضرورت سے زیادہ وہی آدمی ہے۔ چلو۔ فیکٹری چلو۔ میں پہلے ان کا خاتمہ اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتا دیکھ لوں۔ پھر وہیں سے ہنری کو بھی کال کر لوں گا۔" ترمذی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور ومارٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ اس وقت ایک بڑے مال مناکمرے میں تھے۔ جس کا دروازہ سامنے تھا۔ دروازے کے قریب مشین گنوں سے مسلح چار افراد خاموش کھڑے تھے۔ دروازہ بند تھا۔ عمران خاموش بیٹھا سوچتا رہا کہ یہ سچویشن آخر بدلی کیسے۔ اور کس نے بدلی۔ اور کیا وہ اس وقت لیبارٹری میں ہیں یا انہیں کسی اور جگہ لایا گیا ہے۔ مال مناکمرے کی پوزیشن ایسی تھی کہ وہ ریڈ یا در لیبارٹری کا حصہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس لئے اس نے یہی نتیجہ نکالا کہ انہیں دہان سے نکال کر کسی اور جگہ لایا گیا ہے۔

”باس کو اطلاع دو۔ یہ سب ہوش میں آچکے ہیں۔“ انجکشن لگانے والے نے سب سے آخر میں موجود تنویر کے بازو میں انجکشن لگاتے ہوئے مرکز دیوار کے ساتھ کھڑے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔ امدان میں سے ایک تیزی سے بند دروازے کی طرف لپکا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر چلا گیا۔

”ڈاکٹر صاحب۔ تمہارا باس کون ہے تو بڑی ہے یا کوئی اور ہے؟“ عمران نے مسکراتے ہوئے انجکشن لگانے والے سے کہا جواب خود بھی دروازے کی طرف جا رہا تھا۔

”باس ماریٹی ہے اور چیف باس تو بڑی ہے۔“ انجکشن لگانے والے نے مرکز سپاٹ لائے میں جواب دیا۔ اور دیوار کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا۔ دیوار کے ساتھ کھڑی مشین گن اٹھا کر اس نے بائیں لے لی۔

”شکر ہے۔ میں نے سمجھا کہ میں ہم جنت میں نہ پہنچ گئے ہوں۔“

عمران نے کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اُسے اپنے دائیں بازو میں تکلیف کا احساس ہوا۔ ایک لمحے تک تو اس نے کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ وہ کس پوزیشن میں ہے۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن نے کام کرنا شروع کر دیا۔ اور بے ہوش ہونے سے پہلے کے سائے واقعات تصویر کی طرح اس کے ذہن میں ابھر آئے۔ البتہ اُسے احساس ہو گیا کہ وہ ایک کمرے پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے بازو پیچھے کی طرف بندھے ہوئے ہیں۔ اس نے نظریں گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس کے تمام ساتھی اُسی کی طرح کمرے میں بندھے ہوئے بیٹھے تھے۔ اور ایک نوجوان ان کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل ہوش میں آ چکے تھے۔ اور باتی بھی جس جس کو انجکشن لگتا جا رہا تھا وہ ہوش میں آتا جا رہا تھا۔

عمران نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اسی لمحے دروازہ کھلا اور ترمذی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک آدمی تھا۔ تیسرے نمبر پر وہی مسلح آدمی اندر داخل ہوا۔ خوش پیغام دینے گیا تھا۔“

”خوش آمدید مسٹر ترمذی۔ ڈائریکٹر یاد دلینے لگا۔ آپ نے کیسے اتنا وقت نکال لیا کہ ہم جیسوں کو شرف ملاقات بخشے لگے۔“

عمران نے ترمذی کے اندر داخل ہوتے ہی اپنی آواز میں کہا۔

”تم نے شاید یہ سمجھا تھا کہ یاد دلینے کی کوئی اہمیت نہیں سپاؤر لینڈ ہے۔ پس ہو چکا ہے۔ تم نے دیکھا کہ یاد دلینے کتنا طاقتور ہے ادا اب وہ عذاب جو تم مجھ پر وارد کرنا چاہتے تھے اب تم خود بھگتو گے۔“

ترمذی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”بڑے لوگوں کے ہاتھوں سے دالاعذاب عذاب نہیں ہوتا مسٹر ترمذی۔ ادا آپ تو واقعی بہت بڑے آدمی ہیں۔“

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”مارٹی۔“ ترمذی نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اپنے پیچھے کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”پس باس۔“ مارٹی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

”اس کے حلق میں مشین گن کی گولی ڈالو ادا وہی سے پانی کا گلاس پلاؤ۔“ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کس قدر عذاب ہوتا ہے۔“

ترمذی نے تیز لہجے میں کہا۔

”لیکن عذاب تمہارے لئے گنتی بھی گنتی پڑتی ہے مسٹر ترمذی۔ ادا

کہ آپ کو گنتی نہ آتی ہو۔ تو پہلے آپ کو تعلیم باغوں کے سنٹر میں داخل ہونا پڑے گا۔“

عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”حکم کی تعمیل کرو۔ میں اس کے حلق سے کر بنا کر چھین سنا چاہتا ہوں۔“

ترمذی نے مارتی کو اسی طرح خاموش کھڑے دیکھ کر کہا۔

”مم۔ مگر باس۔ گولی حلق میں۔ کیا حلق میں گولی مارتی ہے یا.....“

مارٹی نے ہنستے ہوئے پوچھا۔ اسے باس ترمذی کی بات شاید سمجھ میں نہ آئی تھی۔

”اواہ نانسس۔ جس طرح وہاں کی گولی حلق میں ڈالی جاتی ہے اس طرح

”الو۔“ ترمذی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اور مارٹی۔“ وہ کھلائے ہوئے انداز میں دیوار کے قریب کھڑے ایک مسلح شخص کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس سے مشین گن لی اور پھر اسی طرح

وہ کھلائے ہوئے انداز میں مشین گن سمیت وہ عمران کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی سمجھ میں شاید اب بھی ترمذی کی بات۔ نہ آئی تھی۔ کیونکہ گولی مارتی نے

والی بات تو اب تک سنتا آیا تھا۔ لیکن یہ گولی حلق میں دوڑا کی گولی کی طرح تارنا

اس کی اسے ابھی تک کوئی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ لیکن وہ یہ بات بھی جانتا

تھا کہ ترمذی نے جس طرح خوش ہو کر اُسے نمبر ٹو بنا دیا ہے۔ اسی طرح اس

سے کوئی بعید نہیں کہ وہ غصے میں آ کر پہلے اس کے حلق میں ہی گولی اتار دے۔

عمران کے قریب پہنچ کر وہ رکا۔ ایک لمحے کے لئے تو وہ ساکت کھڑا رہا۔

پس اُسے سمجھ میں نہ آ رہی ہو کہ اب کیا کرے۔

”تم خواہ مخواہ گھبرا رہے ہو۔ یہ یوں کہہ دیتا ہوں تمہارا کام۔“ عمران

نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔ اور دوسرے لمحے مارتی بڑی طرح چپچپا ہوا

اچھل کر پشت کے بل پیچھے کھڑے ترمذی سے جا کھرایا۔ عمران کی لات پوری قوت سے اس کی ناف پر پڑی تھی۔ البتہ لات مارتے ہوئے عمران نے اس کے ہاتھ سے بڑے مطمئن انداز میں مشین گن بھینٹ لی تھی۔

عمران نے ایسا اچھٹا مٹھن اس لئے رکھا تھا تاکہ مسلح افراد اس کی آئندہ حرکت کو نہ سمجھ سکیں۔ اور پھر وہی ہوا۔ مارٹی کی چیخ کی گونج ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی دیوار کے ساتھ کھڑے مسلح افراد کی چیخیں بلند ہوئیں۔ اور وہ مری ہوئی کھینچوں کی طرح فرش پر گر گئے۔

اب اللہ کر کھڑے ہو جاؤ ترمذی۔ عذاب تو بہر حال تمہیں ہی بھگت ہو گا۔ عمران نے اچھل کر مشین گن سمیت نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے ترمذی سے مخاطب ہو کر کہا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی لات بھی حرکت میں آئی اور ترمذی جس کا ہاتھ تیزی سے اپنی پیٹلی کی طرف بڑھ رہا تھا بڑی طرح چیخا ہوا دوبارہ فرش پر گر گیا۔ لیکن اسی لمحے مارٹی

نے اچھل کر پوری قوت سے عمران کے پیٹ میں ٹکرائی چاہی لیکن عمران تیزی سے گھوما اور مارٹی فرش پر گرے ہوئے ترمذی سے ٹکرا کر منہ کے بل دوبارہ فرش پر گر گیا۔ عمران نے مارٹی کی ٹکڑے ہونے کے لئے گھومتے

ہوئے پوری قوت سے ترمذی کے سینے پر لات جلا دی۔ اور ترمذی اس طرح ڈکرایا جیسے اس کی روح حلق سے نکل رہی ہو۔ ضرب ٹھیک اس کے دل پر پڑی تھی۔ اس لئے اس کے ہاتھ پیر ایک لمحے کے لئے پھیلے۔ سمیٹے اور پھر ساکت ہو گئے۔

مارٹی منہ کے بل نیچے گرے ہی تیزی سے پیٹ کو اٹھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے ٹرگیر دبا دیا۔ اور مارٹی کے حلق سے بھیانک چیخ نکلی اور اس کے

جسم سے جگہ جگہ سے خون فوارے کی طرح اٹھ پڑا۔ وہ چند لمحے تڑپتا رہا اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ ترمذی اسی طرح بے ہوش پڑا ہوا تھا عمران نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر تیزی سے قریبی کمری پر بیٹھے ہوئے صفدر کی طرف بڑھ گیا۔

اس لئے کہتا ہوں تم سب عقل کے ناخنوں کا استعمال سیکھ لو۔ کام آجاتے ہیں یہ عقل کے ناخن۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ احد ساتھ ہی اس نے صفدر کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔

یہ تم نے اس ترمذی کو کیوں چھوڑ دیا۔ اسے بھی اڑا دو گویوں سے۔ چاکل سائیڈ میں بیٹھی ہوئی جویا نے دانت پیٹے ہوئے کہا۔

”اتنا بڑا آدمی اوقاتنی آسانی سے مڑ جائے پوچھ چوچ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

بڑے آدمیوں کے لئے شایان شان موت ہونی چاہیے۔“ عمران نے مڑ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ صفدر کی رسیاں کھول کر دوبارہ ترمذی کی طرف مڑ گیا۔ وہ صفدر والی رسی ساتھ لے گیا۔

صفدر نے اٹھ کر ترمذی سے باقی رسیاں کھولنا شروع کر دیا جب

کہ عمران نے صفدر والی رسی سے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ترمذی کو باندھنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد سب ممبر رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔ تنویر کیپٹن شکیل۔ نعمانی۔ صدیقی اور جویا نے آگے بڑھ کر مردہ افراد کے پاس پڑی ہوئی مشین گنیں بھی اٹھالیں۔

”یہ جگہ لیبارٹری کی بجائے مجھے فیکٹری کا پورشن نظر آتا ہے۔ اور فیکٹری میں لازماً اور افراد بھی ہوں گے۔“ عمران نے صفدر سے

مخاطب ہو کر کہا۔

اُسی لمحے باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور وہ سب یہ آوازیں سننے ہی بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈوں میں ہوتے گئے۔ انہوں نے مشین گنیں سیدھی کولی تھیں۔ دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا۔ اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کے تنے ہوئے اعصاب ایک لحظہ ڈھیلے پڑ گئے۔ کیونکہ آنے والا چوہان تھا فرینکلن کے دوپٹے میں۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی وہ حیرت ہرے انسان میں غل کر سیوں کو دیکھ رہا تھا۔

”اوہ۔۔۔ تم پہلے ہی آزاد ہو گئے ہو میں نے سوچا کہ کہیں وہ لوگ نہیں مارجی نہ چکے ہوں۔“ چوہان نے ہڑ کو عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

”تم کہاں رہ گئے تھے۔ باہر کتنے افراد ہیں۔“ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔

”میں فرینکلن کے میک اپ میں تھا۔ ہم پوچھا کرتے والوں میں ایک جوڑن بھی تھا وہ اصل فرینکلن کا سگا بھائی ہے۔ اُس نے یہ علم نہ تھا کہ اس کا اصل بھائی پہلے ہی تیزاب کے حوض میں گلی مر چکا ہے۔ وہ ہم مددی کے تحت مجھے لیبارٹری سے لاتے ہوئے اپنے کمرے میں لے گیا۔ اور پھر توش میں آئے ہی اُسے ساری صورت حال بتانی پڑی میں اس کا خاتمہ کر کے سیدھا یہاں پہنچ گیا۔ کیونکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ ترمذی اور مادنی مین ہال میں آپ لوگوں کا خاتمہ کرنے آئے ہیں۔“ چوہان نے جلدی جلدی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”میں نے پوچھا تھا کہ باہر کتنے آدمی ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”اوہ عمران صاحب۔ باہر آدمی تو بہت سارے ہیں۔ لیکن میں بحیثیت فرینکلن سب کو سنبھال سکتا ہوں۔ ابھی کسی کو میری اصل حیثیت علم نہیں ہوا۔“ چوہان نے کہا۔

”اور تم نے یہ پتہ ایسا کر کے فیکٹری میں موجود جتنے افراد بھی ہیں۔ نہیں کسی ایک جگہ اکٹھا کر دیا کہ ان کا خاتمہ بالآخر کیا جائے۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں عمران صاحب۔ یہاں کم از کم ساٹھ ستر افراد ہوں گے۔ اور اگر کے خیال میں میں بھی اس فیکٹری سے باہر ٹیلوں میں بھی موجود ہوں گے۔ سب کا ایک جگہ اکٹھا ہونا مشکل ہے۔ اور اگر انہیں ذرا بھی شک پڑ گیا تو پھر ہم بڑی طرح گھر جائیں گے۔“ چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔ چلو خیر۔ میں اس ترمذی کو استعمال کرتا ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”تم اب کرنا کیا چاہتے ہو۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ۔ میں اس وقت لیڈر ہوں۔“ چوہان نے ایک لحظہ آگے بڑھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

”اوہ ہاں۔ لیکن لیڈر نہیں لیڈر دانی کہو۔ جنس کا بھی کچھ خیال کرو۔ تو لیڈر دانی صاحبہ۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم ترمذی سمیت یہاں سے نکل جائیں۔ پھر لیبارٹری اور فیکٹری پر براہ راست دیکھ کر کے قبضہ کر لیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اتنا لمبا چوڑا کھڑا اک بھیلانے کی ضرورت نہیں۔ چوہان

تم ان ساتھیوں کو ساتھ لے جاؤ اور جو بھی نظر آئے اُسے گولیوں سے اٹاؤ۔ اس کے بعد ہم اطمینان سے اس ترمذی کو ساتھ لے جائیں گے اور اس حکام کے حوالے کر دیں گے۔ جولیانے ٹھکانے میں کہا۔

”ناکہ یہ موقع ملتے ہی اپنی پنڈلی پر موجود آٹومیٹک ٹرانسمٹ فیوز دے دو اور اطمینان سے پاور لینڈ پہنچ جائے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ اگر میں اسے فوری طور پر لات مار کر نہ بے ہوش کرتا تو اس کا ہاتھ پنڈلی پر پہنچ ہی گیا ہوتا۔“ عمران نے کہا۔

”لیکن تم خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ ٹرانسمٹ فیوز کا ٹارگٹ بدل رہا ہے۔“ جولیانے چومکے ہوئے پوچھا۔

”یہی بات چیک کرنے کے لئے لوئیس نے ترمذی کو موقع دیا۔ اس کے اس طرح ہاتھ لے جانے پر مجھے پتہ چل گیا کہ ٹارگٹ پھر پاور لینڈ ہو گیا ہوگا۔“ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اگر ایسی بات ہے تو پھر پہلے یہ فیوز ناکارہ کر دیا جائے۔“ جولیانے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”جو کچھ کرنا ہے پلیز ذرا جلدی کیجئے۔ اگر بحث مباحثے میں وقت ضائع ہوتا رہا تو کسی بھی لمحے صورت حال پلٹ سکتی ہے۔“ جولیانے ایک لمخت تیز لہجے میں کہا۔

”میرے ذہن میں ایک اور تجویز آتی ہے۔ ترمذی میرے قدم قدم پر کلہاڑے۔ اگر نیک اپ باکس مل جائے تو میں ترمذی کی جگہ لے کر ساری صورت حال کو سنبھال سکتا ہوں۔ اس طرح ہمیں آسانی ہو جائے گی۔“ صعفر نے کہا۔

”اُسی لمحے ترمذی کی گمراہ شافی وی۔ اور وہ سب تیزی سے فرش پر پڑے ہوئے ترمذی کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ترمذی کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔“ تیت۔ تیت۔ تم آدمی نہیں ہو۔ تم تو رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔“ ترمذی نے ہکا بکا کرتے ہوئے کہا۔

”میری عقل کے ناخن بہت لمبے اور تیز ہیں۔ اور تم جانتے ہو تیز۔“ خفول کے سامنے رسیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔“ عمران نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے۔ میں یاگل ہو گیا ہوں۔ سہرا رہتے ہیں فوری طور پر گولی مارنے کی بجائے دوسرے جیک میں پڑ جاتا ہوں۔“ ترمذی نے راحت پیتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بڑی طرح بگڑا ہوا تھا۔

”تمہاری طرح ہم بھی یاگل ہیں۔ اس لئے تمہیں سہرا زندہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اب بھی دیکھو تم زندہ ہو۔ دراصل زندگی رہ جائے تو مقلبلے کا لطف آتا ہے۔ مردہ آدمی بھلا کیا مقابلہ کر سکتا ہے۔ وہ تو بہتی ہوئی ناک بھی نہیں صاف کر سکتا۔“ عمران نے کہا۔

”تو۔ تم نے مجھ سے معاہدہ کیا تھا کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے۔“ ترمذی نے امید بھرنے لہجے میں کہا۔

”میں نے صرف ہاتھ آزاد کرنے کا معاہدہ کیا تھا۔ اور یقین کرو جیسے ہی تمہاری پنڈلی سے خنجر کی نوک نے ٹرانسمٹ فیوز باہر نکال دیا۔ تمہارے ہاتھ آزاد ہو جائیں گے۔ میں اب بھی معاہدے پر قائم ہوں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن اُسی لمحے اچانک گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی فرش

پکاک بھپکنے سے بھی زیادہ تیزی سے ان کے قدموں کے نیچے سے نکلا
اور وہ سب سمجھنے سے پہلے ہی لڑکھڑا کر کسی گہرائی میں گرتے گرتے
گئے۔ اچانک گرنے کی وجہ سے حلق سے نکلنے والی بے اختیار
چیخیں ہی مال میں گونجتی رہ گئیں۔



باس ماری کو علم ہو گیا تو وہ ہمیں لے کر واپس گئے۔ وہاں ہم نے ان لوگوں
کو بے ہوش کر کے چیف باس کو چھڑایا پھر چیف باس نے حکم دیا کہ ان سب کو
فیکٹری کے مین ہال میں پہنچاؤ۔ وہاں ان کا خاتمہ کیا جائے گا۔ اب
چیف باس وہیں ہیں اور باس ماری بھی وہیں گیا ہے۔ کافی دیر ہو گئی ہے
باس اور۔۔۔ براؤن نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

کیا کچھ دوسرے ہوئے ہوش میں ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی وہاں کیسے
پہنچ گئے۔ وہ تو جیسی کا پیڑ کے ساتھ ہی یہاں سا جان سنڈر میں ہلاک ہو گئے
تھے۔ ان کے لباس سے ٹکڑے ٹکڑے ٹوٹ کے طور پر میرے پاس پہنچے
ہیں۔ تم یا گلی تو نہیں ہو اور۔۔۔ ہنری کی بڑی طرح چیختی ہوئی آواز سنائی
دی۔

”چیف باس نے جناب یہی نام لیا تھا۔ وہ آدمی لیبارٹری کے ایک
آدمی آر تھر کے میک اپ میں تھا جناب۔ فریکٹن مال سپلائی کرنے گیا تھا
وہ بھی وہیں بے ہوش پڑا ہوا تھا جناب۔ مجھے تو علم ہی نہیں جناب۔
چیف باس کہہ رہے تھے جناب اور۔۔۔ براؤن نے بڑی طرح
ہنکلاتے ہوئے کہا۔

”ادھ۔۔۔ اس کا مطلب ہے میں بھی دھوکہ کھا گیا۔ تم کہہ رہے ہو
چیف باس کو کافی دیر ہو گئی ہے مال میں گئے ہوئے۔ تم نے معلوم کیا
کہ وہ وہاں کیا کر رہے ہیں اور۔۔۔ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔
”نچ۔۔۔ جناب۔۔۔ میں کیسے معلوم کر سکتا تھا بغیر حکم کے اور۔۔۔
براؤن نے جواب دیا۔

”ادھ نانس۔ اگر وہ واقعی عمران ہے تو تمہارا چیف باس شدید

”یس۔۔۔ میں براؤن بول رہا ہوں کیمیکل فیکٹری سے
اور۔۔۔“ نوجوان نے سہمے ہوئے لہجے میں ٹرانسمیٹر کا بٹن دباتے
ہوئے کہا۔

”براؤن۔۔۔ کیمیکل فیکٹری سے۔۔۔ یہ ریڈ پاور لیبارٹری سے
کال کا جواب نہیں آرہا۔ چیف باس تو مذہبی کہاں ہے اور۔۔۔
دوسری طرف سے ہنری کی خیریت بھری آواز سنائی دی۔

”چیف باس تو مذہبی اور باس ماری ٹین مال میں ہیں جناب۔ ریڈ
پاور لیبارٹری پر کسی عمران اور اس کے ساتھیوں نے حملہ کر دیا تھا۔

خبرے میں بھی پڑ سکتا ہے۔ ترمذی احمق ہے کہ اُسے عمران کا علم بھی ہو گیا تب بھی وہ اُسے زندہ رکھے ہوئے ہے۔ عمران حبیب آدمی ترمذی کے پس کا نہیں۔ سنو تم کسی طرح یہ معلوم کر سکتے ہو کہ اس وقت اس مال کی کیا پوزیشن ہے جس میں چیف باس ترمذی اور عمران موجود ہیں اور۔۔۔ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس باس یس۔ یہاں آئی تو مشین موجود ہے جو میں مال کی سکرین چیکنگ کر سکتی ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو اور۔۔۔ براؤن نے کہا۔ اور سنو۔۔۔ کال بند سمت کرو۔ اور مجھے چیک کر کے فوراً بتاؤ۔ جلدی فوراً اور۔۔۔ ہنری نے چیخے ہوئے کہا۔

”یس باس اور۔۔۔ براؤن نے کہا۔ اور تیزی سے دوڑتا ہوا کہنے میں موجود مشین کی طرف بڑھ گیا اس نے جلدی سے مشین کے چند بٹن دبائے تو مشین کے درمیان موجود سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر جیسے ہی ایک منظر ابھر براؤن یوں جھٹکا کھا کر پیچھے ہٹا جیسے اُسے بجلی کا طاقتور کرنٹ لگ گیا ہو۔ وہ آنکھیں بھاڑ بھاڑ کر سکرین کو دیکھ رہا تھا۔ جس پر میں مال کا منظر نظر آ رہا تھا۔ لیکن یہ منظر اتنا حیرت انگیز تھا کہ براؤن کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔ اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ اٹھا کر آنکھیں مٹی شروع کر دیں۔ جب آنکھیں مٹی کے باوجود بھی سکرین پر وہی منظر قائم رہا تو وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں واپس ٹرانسمیٹر کی طرف بھاگا۔

”ہیلو ہیلو۔۔۔ جج۔۔۔ جناب۔۔۔ وہاں تو عجیب منظر ہے باس مارٹی اور دیگر ساتھی مردہ پڑے ہوئے ہیں۔ چیف باس رسیوں سے بندھے ہوئے ہیں اور وہ لوگ سب جو رسیوں سے بندھے ہوئے

تھے آزاد کھڑے آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ وہ قریب تک ہی جوبھاگے بھاگی جناب۔۔۔ وہ بھی ان کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا ہے۔ باب۔۔۔ باب باس اور۔۔۔ براؤن اس بڑی طرح بوکھلایا ہوا تھا کہ اس کے منہ سے یہ صاف فحشہ بھی نہ نکل رہا تھا۔

”وہی ہوا جس کا مجھے شک تھا۔ سنو براؤن۔ اپنے آپ کو سنبھالو۔ اگر تم نے میری بجائے اس پر پورا عمل کیا تو تمہیں پاور لینڈ کا سب سے بڑا عہدہ ملے گا۔۔۔ میرا وعدہ ہے اور۔۔۔ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔ آپ حکم فرمائیں باس اور۔۔۔ براؤن نے جواب دیا۔

”سنو۔۔۔ چیف باس کی جان شدید خطرے میں ہے۔ کوئی ایسا طریقہ ہو سکتا ہے کہ وہاں موجود سب لوگ ختم ہو سکیں یا بے ہوش ہو سکیں۔ لیکن چیف باس بچ جائے۔ کوئی طریقہ۔ لیکن پہلے مجھے بتاؤ اور۔۔۔ ہنری نے کہا۔

”باس۔ اس مال کا فرش فولڈنگ ہے۔ اس کے نیچے کیمیکل کا بڑا حوض ہے۔ چیف باس نے یہ خصوصی طور پر بنوایا تھا تاکہ امیر مٹی میں اسے استعمال کیا جاسکے۔ لیکن اب تک اس کو استعمال نہیں کیا گیا۔ حوض خشک ہے۔ ان سب کو اس خشک حوض میں گرایا جاسکتا ہے۔ لیکن چیف باس بھی ساتھ گریں گے اور تو کوئی صورت نہیں۔ اگر آپ حکم دیں تو میں مسلح آدمی لے جا کر ان پر فائر کنٹرول دوں اور۔۔۔ براؤن نے جواب دیا۔

”احمق آدمی۔۔۔ تمہارے فائر کھولتے ہی وہ ترمذی کو ہلاک کر دیں گے۔ یہ حوض فرش سے گتھی گہرائی میں ہے اور۔۔۔ ہنری نے پوچھا۔

تقریباً تیس فٹ کی گہرائی میں ہے اور۔۔۔ براؤن نے جواب دیا۔

اس طرح تو ترمذی کی بیاباں بھی پختہ حوض پر گرنے کی وجہ سے ٹوٹ جائیں گی۔ کوئی ایسا طریقہ نہیں ہو سکتا کہ انہیں گرنے سے بچت تو نہ لگے البتہ وہ بے ہوش ہو جائیں اور۔۔۔ ہنری نے کہا۔

جج۔ جج۔ جی ہاں۔ ایسا طریقہ ہے جناب۔۔۔ میں کوئی طریقہ کا بڑا پائپ اس حوض میں ہے۔ اسے یہاں سے کھولا جاسکتا ہے۔

پینڈیکنڈ میں حوض ایس۔ ڈی سے پھر جائے گا۔ ایس۔ ڈی کی میکینکل فٹ ان کو بے ہوش کر دے گا۔ اور کوئی نقصان نہ پہنچائے گا۔۔۔ چنانچہ ہم آسانی سے چیت باس ترمذی کو وہاں سے نکال دیں گے۔ باقی افراد کے متعلق جیسے آپ حکم کریں اور۔۔۔ براؤن نے جواب دیا اب وہ پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

گڈ۔۔۔ ویری گڈ۔۔۔ جلد ہی کرو۔ فوراً ایس۔ ڈی پائپ کھول کر ان لوگوں کو اس میں گرا دو۔ جلد ہی فوراً۔ اور پھر مجھے بتاؤ اور۔۔۔ ہنری نے چیختے ہوئے کہا۔

او۔ کے باس ادور۔۔۔ براؤن نے کہا۔ اور پھر تیزی سے بھاگتا ہوا اس بڑے کمرے سے ملحقہ ایک چھوٹے کمرے میں چلا گیا۔ اس کمرے کے درمیان میں زمین سے چیت تک ایک بڑی مشین موجود تھی۔ جس میں سے بے شمار مختلف رنگوں کے پائپ فرش سیاہی لٹی دیواروں اور اوپر چیت میں جا کر غائب ہو رہے تھے۔ یہ میکینکل آپریٹنگ مشین تھی۔ براؤن اسی مشین کا آپریٹر تھا۔ اور وہ اپنی ڈیوٹی پر اسی کمرے

میں موجود تھا۔ جیب ٹرانسمیٹر پر ہنری کی کال آئی۔ اور چونکہ ہال میں مارٹی موجود نہ تھا۔ اس لئے کال کا جواب دینے کے لئے وہ خود گیا تھا۔

براؤن نے انتہائی برق رفتاری سے مشین کے مختلف بٹن آن کئے۔ اور مشین میں جیسے زندگی کی لہریں دوڑ گئی۔ اس پر موجود بے شمار مختلف چھوٹے بڑے اور بہت سے رنگوں کے بلب تیزی سے جلنے لگے۔ براؤن نے ایک سائیکل پر گئے ہوئے ہینڈل کو تیزی سے اوپر کر کے پھر ایک جھٹکے سے نیچے کر دیا۔ تو اس ہینڈل کے اوپر موجود ایک بڑے سے ڈائل میں سرخ رنگ کی سوئی صفر کے ہندسے سے ایک تیس کی صورت میں آگے بڑھنے لگی۔ براؤن خاموش کھڑا اس سوئی کو حرکت کرتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ اس سوئی کے حرکت میں آنے کا مطلب تھا کہ ایس۔ ڈی کی میکینکل اپنے سٹور سے بڑے حوض میں بھرنا شروع ہو گیا۔ ڈائل پر موجود مختلف ہندسے اس کی مقدار ظاہر کر رہے تھے۔

جب سوئی ایک سو پچیس کے ہندسے پر پہنچی تو براؤن نے جلدی سے ہینڈل کو اوپر کر کے اسے پہلے والی جگہ پر دوں دیا۔ سوئی اسی ہندسے پر جم رہی تھی۔ براؤن نے مشین کے بٹن بند کئے۔ اور واپس ہال کی طرف بھاگا۔ وہ ایک اور مشین کی طرف بڑھا۔ اس نے جلدی سے اس کے مختلف بٹن دبائے تو اس مشین میں بھی زندگی کی لہر دوڑ گئی۔ مشین کے درمیان موجود ایک چھوٹی سی سکریں روشن ہو گئی۔ سکریں پر اسی بڑے کمرے کا منظر ابھر آیا۔ جس میں چیت باس ترمذی ہوش میں آگیا تھا۔ وہ سب اس کے گرد کھڑے تھے۔ اور ایک آدمی جو آرکٹر کے میک اپ میں تھا اس سے باتیں کر رہا تھا۔ اس نے ہونٹ بھیچتے ہوئے جلدی سے

مٹین کے دو بیٹن جن میں سے ایک سمرخ رنگ کا اور ایک سفید رنگ کا تھا۔ اپنی دو انگلیاں رکھیں اور پھر پورے قوت سے بیٹن دبا دینے شین سے زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری۔ اور براؤن نے سکریں پر بال کمرے کے فرش کو تیزی سے مٹتے اور چیف باس سمیت سب کو نیچے گرتے دیکھا۔ فرش دوسرے لمحے دوبارہ برابر ہو گیا۔ اور اتنی ہی کھٹاک کے ساتھ سمرخ اور سفید دونوں بیٹن واپس باس کو ابھرا آئے۔ اب سکریں پر کمرے کا فرش بالکل خالی نظر آ رہا تھا۔ براؤن نے جلدی سے بیٹن آف کئے اور پھر واپس ٹرانسمیٹر کی طرف بھاگا۔

”ہیلو ہیلو۔۔۔ براؤن سپیکنگ ادور۔۔۔“ براؤن نے تیز انداز پر جوش بھری میں کہا۔

”یس۔۔۔ ہنری اینڈنگ ادور۔۔۔ دوسری طرف سے ہنری کی بے چین سی آواز سنائی دی۔

”باس۔ کام ہو گیا۔ میں نے چیف باس سمیت بال کمرے میں موجود سب افراد کو بڑے حوض میں گرادیا ہے۔ جو ابس۔ ڈی کیمیکل سے بال لب بھرا ہوا ہے۔ اب کیا حکم ہے ادور۔۔۔“ براؤن نے تیز بھری میں کہا۔

”ویری گڈ۔۔۔ اب سب سے پہلے جا کر حوض میں سے اپنے چیف باس ترندی کی کونکال کو یہاں لے آؤ۔ اور اسے ہوش میں لا کر مجھ سے بات کراؤ اور۔۔۔“ ہنری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”باقی افراد کے بارے میں کیا حکم ہے باس ادور۔۔۔“ براؤن نے پوچھا۔

”اس حوض میں کوئی ایسا کیمیکل ڈالا جاسکتا ہے جس سے وہ سب اسی حوض میں گل مٹ جائیں ادور۔۔۔“ ہنری نے پوچھا۔

”یس باس۔۔۔ اگر حوض میں آر۔ سقری ٹائم کی ایک بوتل ڈال دی جائے تو ایس۔ ڈی کے ساتھ مل کر یہ اس قدر خوف ناک ہو جائے گا کہ ایک ہفتے میں اس میں موجود افراد کے جسم تو کیا ہڈیاں تک ختم ہو کر رہ جائیں گی اور۔۔۔“ براؤن نے جواب دیا۔ وہ چونک کر کیمیکل اکسیپرٹ تھا۔ اس لئے یہ اس کے لئے معمولی باتیں تھیں۔

”ویری گڈ۔۔۔ تم پہلے باس ترندی کو دہان سے نکالو اور پھر اس میں آر۔ سقری ٹائم ڈال دو۔ تب یہ خیال رکھنا کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ وہ اس حوض سے نکل نہ سکیں ادور۔۔۔“ ہنری نے کہا۔

”آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی باس ادور۔۔۔“ براؤن نے کہا۔

”ادور اینڈ آل۔۔۔“ دوسری طرف سے ہنری نے گفتگو ختم کرتے ہوئے کہا۔ اور براؤن ٹرانسمیٹر کا بیٹن آف کر کے بجلی کی سی تیزی سے بال کے بیرونی دروازے کی طرف پیکا۔

اور عمران نے دیکھا کہ حوض کی ایک سائیڈ پر چار افراد کھڑے ہوئے
 تھے۔ جن میں دو حوض کے کنارے پر جھکے ہوئے تھے۔ جب کہ ایک
 ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کی پلاسٹک کی بنی ہوئی بڑی سی بوتل اٹھائے
 کھڑا تھا۔ جب کہ چوتھا ایک سائیڈ پر کھڑا بیچ رہا تھا۔ حوض پر جھکے
 ہوئے دونوں افراد ہاتھ بڑھا کر قریب آئے والے کو اٹھاتے اور پھر
 ہاتھ پورے قوت سے واپس دھکیل دیتے۔ عمران نے دیکھا کہ اس
 بار انہوں نے ٹوئیکو باہر کھینچا تھا اور پھر واپس دھکیل دیا تھا۔ شاید
 عمران کو بھی انہوں نے اسی طرح دھکیلا تھا۔ جس کی وجہ سے عمران کا
 سر حوض کے کنارے سے جا کر پوری قوت سے ٹکرایا تھا اور وہ
 ہوش میں آ گیا تھا۔ اب ساری صورت حال عمران پر بخوبی واضح
 ہو گئی تھی۔ اب اسے حوض میں موجود سیال کی ماہیت کا بھی بخوبی
 علم ہو گیا تھا۔ اس کی بدبو اور ذائقہ بتا رہا تھا کہ وہ ایس۔ ڈی کیمیکل
 کے بھرے ہوئے تالاب میں تیر رہے ہیں۔ اور اس کیمیکل سے
 بھنے والی گیس کی وجہ سے ہی وہ بے ہوش ہوئے ہیں۔ حوض میں عمران
 سمیت ساری سیکرٹ سروس تیر رہی تھی۔ اور ظاہر ہے ترمذی
 بھی ان میں شامل تھا اور یہ لوگ ترمذی کو باہر نکال کر ایس۔ ڈی میں
 ترہقہری ناٹم شامل کرنا چاہتے تھے۔ اور عمران سمجھ گیا تھا کہ اگر
 یہاں ہو گیا تو ایس۔ ڈی کیمیکل ایسے خون ناک اور طاقتور تیراب میں
 مل جائے گا جو پناہ جھپکنے میں ان کے جسموں کو ہڈیوں سمیت گھا
 کر رکھ کر دے گا۔
 یہی۔ یہی باس ہے۔ اچانک پہلے والے آدمی نے

عمران کے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا تو اس کی آنکھیں بکھرتے
 کھل گئیں۔ اس کے سر میں درد کی شدید ترین لہر ابھی تک جلدی تھی
 اور آنکھیں کھلتے ہی اس کے منہ میں کسی سیال کے انتہائی بدبودار اور
 ترش ذائقے کا احساس ابھرا۔ اس نے جلدی سے سر کو اوپر اٹھایا۔
 تو اسی لمحے اُسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم کسی پختہ حوض کے اندر بھرے
 ہوئے بدبودار قسم کے سیال میں تیر رہا ہے۔ اور اسی لمحے اس کے
 شعور نے ذہن میں ہونے والے دھماکے اور درد کی تیز لہر کا جواز بھی
 تلاش کر لیا۔ اس کا سر درد اصل حوض کے پختہ کنارے سے زوردار
 طریقے سے ٹکرایا تھا۔ جس کی بنا پر اسے ہوش آ گیا تھا۔
 نکالو نکالو باس کو باہر نکالو۔ جلدی کر دو۔ اور شکہر تم تیار
 رہنا۔ جیسے ہی باس باہر آجائے تم نے آرہقہری ناٹم کی بوتل حوض میں
 انڈیل دینی ہے۔ حوض کی سائیڈ سے عمران کو آواز سنائی دی۔

دہلی گاتے۔۔۔ عمران نے چوتھے آدمی کو ریوا اور نکالتے دیکھ کر چیخ کر کہا۔
 اور وہ آدمی ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا۔ اور عمران ہی چاہتا تھا۔ دوسرے
 لمحے کیمیکل کی بند بوتل کسی گولی کی طرح اڑتی ہوئی ریوا اور والے آدمی
 کی ناک سے ٹکرائی۔۔۔ اور وہ چیخا ہوا اچھل کر پھیل دیوار سے جا ٹکرایا۔
 اور عمران نے اس پر پھلانا لگا لی۔ اور دوسرے لمحے وہ دوبارہ
 کیمیکل کی بوتل اور ریوا اور پر قبضہ کر چکا تھا۔ گو اس کیمیکل کی بوتل کو
 اس طرح پھینکنا انتہائی حماقت آمیز نظر آتا تھا۔۔۔ کیونکہ اگر
 بوتل ٹوٹ جاتی اور اس میں موجود کیمیکل نکل کر حوض میں مل جاتا تو عمران
 کے سب ساتھی ایک جھپکنے میں غیرت ناک موت کا شکار ہو جاتے۔
 لیکن عمران جانتا تھا کہ ایسا نہیں ہوگا۔۔۔ کیونکہ آدھری ناٹم انتہائی
 خطرناک کیمیکل تھا۔ اس لئے اسے مخصوص قسم کی پلاسٹک کی بوتلوں میں
 ہی رکھا جاسکتا تھا۔ جو گرنے سے نہ ٹوٹ سکتی تھیں۔ اور پھر ان کے
 ڈھکن اس انداز میں تیار کیے جاتے تھے کہ سوائے مخصوص طریقے
 کے انہیں کسی صورت بھی نہ کھولا جاسکتا تھا۔ اس لئے اس نے
 جہان بوجھ کو ایسا کیا تھا۔ ورنہ عمران جیسا آدمی بھلا اتنا بڑا رسک کیسے
 لے سکتا تھا۔ اور عمران اور اس آدمی کے درمیان بہر حال اتنا فاصلہ
 موجود تھا کہ جب تک عمران اس تک پہنچتا وہ لازماً عمران پر فائر کر دیتا
 اور عمران تو جلوسنگ آرٹ کا مظاہرہ کر کے بچ جاتا لیکن گولی اگر بوتل سے
 ٹکرائی تو پھر یقیناً بوتل کا پلاسٹک ٹوٹ بھی سکتا تھا۔ اس لئے
 عمران کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔
 ریوا اور پر قبضہ کرتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے

چیتھے ہوئے کہا۔ اور کنارے پر جھکے ہوئے دونوں افراد نے ہاتھوں
 کو اوڑا آگے کی طرف بڑھایا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے تیرتا ہوا
 آگے بڑھلا۔ کیونکہ ان سب کی توجہ کنارے کے قریب یہوشتی
 کے عالم میں تیرتے ہوئے ترنڈی پر لگی ہوئی تھیں۔ اس لئے عمران
 کی طرف دہ متوجہ نہ ہو سکے۔ عمران نے آنکھیں اور سانس بند کر
 کے غوطہ لگایا۔ اور پھر وہ تیزی سے اس جگہ پر پہنچ گیا جس
 جگہ ترنڈی تیر رہا تھا۔ اس نے ترنڈی کی ٹانگ پر لڑکھائے سے
 اسے پیچھے کی طرف کھینچا۔

”ارتے ارے۔۔۔ باس پیچھے جا رہا ہے۔“ کنارے پر جھکے ہوئے افراد میں سے ایک نے کہا۔
اداسی لمحے عمران نہ صرف کمبیکل کی سطح پر ابھرا بلکہ دوسرے لمحے وہ کسی طاقت ور مچھلی کی طرح فضا میں اچھلا اور اس کا جسم لہرا ہوا حوض کے کنارے پر جا بیٹا۔

یہ کون ہے۔ کون ہے۔ کنارے پر چھلکے ہوئے اور
نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے دو اذاد بھی
لیکن اُسی لمحے عمران۔ ایک لخت اچھل کر اس کی پیکل کیڑے
ہوئے آدمی سے جا ٹکرایا۔ اور پھر اس آدمی کی پیچ ستانی دی۔ اور
وہ کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا کنارے پر بیٹھے ہوئے دونوں اذاد
ٹکرا کر انہیں ساتھ لیتا ہوا حوض میں جا گرا۔ جب کہ یہ پیکل کی بوتل عمر
کے پاتھوں میں تھی۔

خبردار۔۔۔ مہتاب ابا س اندر ہے۔ میں کیمیکل تالاب میں بیٹھ گیا۔

لئے حوض کی فضا ریوا اور کے دھما کے اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔
 عمران نے ان تعینوں کو گویوں کا نشانہ بنا دیا تھا۔ جو حوض میں گر نہ
 کے بعد دوبارہ کنارے پر چڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور
 وہ گولیاں کھا کر لاشوں کی صورت میں دایس حوض میں گر گئے۔

اب تم اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ جلد ہی کرو۔ اور منہ دیوار کی طرف کر
 دو۔ ورنہ ڈیھ کر دوں گا۔ عمران نے انہیں تسکاء کرتے ہی تیزی
 سے مڑنے ہوئے کہا۔

اور وہ آدمی جو تعزیر بنا اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ جلد ہی سے دیوار کی
 طرف مڑا۔ اور عمران نے پوری قوت سے اس کے سر کی پشت پر
 ریوا اور کا دستہ رسید کر دیا۔ وہ آدمی چیخ مار کر مڑنے لگا کہ عمران
 نے دوسری ضرب لگائی اور وہ آدمی دھڑام سے فرش پر گرا۔ چند لمحوں
 اس کا جسم پھیلتا سمندر پار پھر ساکت ہو گیا۔

عمران نے اس آدمی کے بے ہوش ہوتے ہی کیمیکل کی بوتل اور
 ریوا اور جلدی سے ایک طرف رکھا اور پھر اس نے حوض میں دوبارہ
 چھلانگ لگا دی۔ اب اس نے اپنے ساتھیوں کو گھسیٹ گھسیٹ
 کر کنارے پر پھینکنا شروع کر دیا۔ سب سے آخر میں اس نے
 ترمذی کو بھی گھسیٹ کر کنارے پر پھینک دیا۔ اور پھر خود باہر آگے
 آگے بڑھ کر اس نے ریوا اور اٹھایا۔ اور پھر واپس مڑ کر اس
 باری باری اپنے ساتھیوں کے سروں پر ریوا اور کے دستے مارے
 شروع کر دیئے۔ ہاتھ اس نے ایسا رکھا کہ کھوپڑی بھی نہ ٹوٹے اور
 تکلیف کی شدت کی وجہ سے وہ ہوش میں بھی آجائیں۔ کیونکہ ایسے

کیمیکل کی دیس کی وجہ سے وہ انہیں عام طریقے سے ہوش میں نہ لاسکتا
 تھا۔ اس کا صرف یہی طریقہ تھا کہ ان کے ذہن کو دھچکا پہنچایا جائے۔ جس
 طرح وہ خود ہوش میں آیا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کوشش
 بار آور ثابت ہوئی۔ اور اس کے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آتے
 گئے۔ جب کہ ترمذی اُسی طرح بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

عمران نے اپنے ساتھیوں کو غصہ واقعات بتاتے اور پھر اس آدمی
 کی طرف متوجہ ہو گیا جس سے اس نے ریوا اور چھینا تھا۔

صغیر۔ اسے اٹھا کر اس طرح تالاب میں ڈال دو کہ اس کے
 صرف ہاتھ اور سر باہر رہے۔ اس کے دونوں ہاتھ پکڑے رکھنا۔
 اس اس سے معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ عمران نے اُسے
 گھسیٹ کر حوض کے کنارے پیرائے آتے ہوئے کہا۔ اور صغیر نے
 سر ہلاتے ہوئے اس کے حکم کی تعمیل کی۔

قابور رکھنا۔ یہ حوض میں نہ گرے۔ اور کیمپٹن شکیل تم آگے بڑھ
 کر اس کا منہ اور ناک بند کر دو تاکہ یہ ہوش میں آجائے۔ عمران
 نے کہا۔ اور کیمپٹن شکیل نے بھی اس کی ہدایت پر عمل کیا۔ نتیجہ یہ
 ہوا کہ چند لمحوں بعد وہ ہوش میں آگیا۔

سنو مسٹر۔ آر۔ حقیری ناظم میرے ہاتھ میں ہے۔ اور مجھے
 معلوم ہے کہ اسے ایس۔ ڈی کیمیکل میں جیسے ہی شامل کیا گیا تھا ہمارا جسم
 جب جھپٹ میں گھل جائے گا۔ اگر تم ایسی موت مرنا چاہتے ہو تو جھپٹ
 سے ورنہ میرے سوالوں کے صحیح جواب دے دو۔ میں وعدہ
 کرتا ہوں کہ تمہیں باہر نکال لوں گا۔ بولو۔ جلدی کرو۔ میں صرف تین تک

ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے اس آپریٹنگ ہال تک کوئی ایسا راستہ ہے کہ کسی کی نظروں میں آئے بغیر ہم دہاں تک پہنچ جائیں۔ اور یہ سن لو تمہاری جان صرف اس صورت میں بچ سکتی ہے کہ ہم کسی کی نظروں میں نہ آئیں ورنہ....." — عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"ہاں ہاں..... میں نے جان لیا گا۔ سب اپنے کاموں میں مصروف ہیں کسی کو پتہ نہ چلے گا۔" — براؤن نے فوراً ہی سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "تو چلو لے جاؤ۔" — عمران نے اسے وردارے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے اشارے پر صفدر نے بے ہوش ترمذی کو کندھے پر لا لیا۔

اور پھر واقعی ایک سرنگ منارا سے سے گزرتے ہوئے وہ ایک فٹ میں سوار ہوئے اور دہاں سے ایک راہداری میں پہنچ کر وہ اس بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ جو آپریٹنگ ہال تھا۔

"اس کا خیال رکھنا۔ اگر یہ کوئی گڑبڑ کرے تو شوٹ کر دینا۔"

عمران نے ہال کمرے میں پہنچتے ہی اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر براؤن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کچھ نہیں کر دوں گا۔ مجھے ممت مارو۔ پلیز مجھے

ممت مارو۔" — براؤن کی حالت واقعی خوف کی وجہ سے بے حد

خراب ہو رہی تھی۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اسے ایک الماری

کے کھلے پٹ میں رکھا ہوا اسلحہ نظر آ گیا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا۔

اور اس نے اس الماری کے پٹ میں سے ایک باریک دھار والا

گھنوں گا۔ اس کے بعد بوتل کھول کر حوض میں ڈال دوں گا۔ اور تمہیں حوض میں دھکیس دیا جائے گا۔" — عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور اس آدمی کی آنکھیں خوف سے پھلتی چلی گئیں۔

"نہیں نہیں۔" — فارگا ڈیسک۔ ایسا نہ کرنا۔ میں سب کچھ بتانے کے لئے تیار ہوں۔" — اس آدمی نے بڑی طرح جھنجھٹے ہوئے کہا۔

"اپنا نام بتاؤ۔ اور اب تک کے سارے واقعات بتاؤ۔" — عمران نے بوتل کے ڈھکن پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام براؤن ہے۔ میں کیمیکل آپریٹروں میں سے ہوں۔" — اس آدمی نے بڑی طرح خوف زدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس

نے پاور لینڈ کے چیف مہتری کی کال آنے تک اب تک کے تمام واقعات من و عن دوہرا دیئے۔ وہ چونکہ صرف کیمیکل آپریٹر

اس لئے اس کی قوت ارادہ ہی اس قدر تھی کہ وہ موت کے خوف سے اپنا بیچھا چھڑا سکتا۔ اس لئے اس نے فوراً ہی سب کچھ اگل دیا۔

"تھیک ہے۔ اسے باہر کھینچ لو۔" — عمران نے کہا۔ اور صفدر نے ایک جھٹکے سے اسے باہر گزارے پر پہنچ لیا۔

"کتے افراد کو علم ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی یہاں ہیں۔ اور تمہیں باس بھی یہاں ہے۔" — عمران نے ریوالت کی نال اس کی تپتی سے

لگاتے ہوئے کہا۔

"میرے علاوہ اور کسی کو علم نہیں۔ میں چاہتا تھا خود سارا کام لوں تاکہ مجھے کریڈٹ مل جائے۔ صرف تین افراد کو میں ساتھ لایا

تھا۔ تاکہ چیف باس کو نکالا جاسکے۔" — براؤن نے کانپتے

"تت۔ تت۔ تم انہیں مارنا چاہتے ہو۔" — برادون نے
بڑی طرح گھبراتے ہوئے کہا۔

"صفد۔" — عمران نے ایک تخت صفد کی طرف مڑتے ہوئے
تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔" — صفد نے جو برادون کے قریب کھڑا تھا چومک کر
جواب دیا۔

"اس کو اٹھا کر اس حوض میں پھینک آؤ۔ اور اوپر سے آؤ۔ پھر ی نام
بھی ڈال دینا۔" — عمران نے انتہائی سہمہ لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بتاتا ہوں۔ مجھے ہمت مارو۔" — برادون اس
طرح کا پٹا جیسے اُسے لہڑے کا بخار ہو گیا ہو۔

"سنو برادون۔ اب اگر تم نے جھوٹ کوئی یا مزاحمت کرنے کی
کوشش کی تو تمہیں معاف نہیں کیا جائے گا۔ ورنہ میرا وعدہ ہے کہ

تمہاری جان بخش دی جائے گی۔" — عمران نے برادون کی طرف
مڑتے ہوئے کہا۔

اور برادون سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر اس نے پوری تفصیل سے عمران
کو جنرل کال کے علاوہ آپریشنک مشین کے متعلق تفصیل سے بتا دیا۔

"او۔ کے۔" — اب خاموشی سے بیٹھ جاؤ۔" — عمران نے
ہلکتے ہوئے کہا۔

اور برادون واپس اُسی کرسی پر بیٹھ گیا جس پر اُسے پہلے بٹھایا گیا تھا
"یاں تو مس جو یا۔ آپ چیف ہیں۔ فرمائیں اب کیا حکم ہے

عمران۔" — ایک تخت بویا کی طرف مڑا جو خاموش کھڑی تھی۔

"مم۔ مم۔ میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ تم جو چاہو کرو۔ مجھے تو یہ تھوڑا
کر کے ہی خوف آرہا ہے کہ اگر تم ہمیں اس حوض سے نہ نکالتے تو

اس کمپیوٹر ڈالنے کے بعد ہمارا کیا حشر ہوتا۔" — جو لیانے کا نیتے
ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اس وقت اس کے لہجے سے لیڈر شپ

یکسر غائب ہو چکی تھی۔
"میں اب اس قصے کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ سر بارخوش قسمتی ساتھ نہیں

دیا کرتی۔" — عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر اس
ٹرانسمیٹر مشین کی طرف بڑھ گیا۔ جس سے جنرل کال کی جاتی تھی۔ یہ

مخصوص ٹرانسمیٹر تھا۔ جس کے رسیور ہر آدمی کے پاس موجود تھے۔
عمران نے کیپٹن شکیل کو وہ مشین آن کرنے کے لئے کہا۔ جس سے

میں ہال کو دیکھا جاسکتا تھا۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ کوئی آدمی باہر تو نہیں رہ
گیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔" — چیف باس ترمذی کا لنگ۔ جنرل کال فار آل۔
فیکٹری کے مین ہال میں سب اکٹھے ہو جائیں فوراً۔ اہم ہدایات دینی ہیں۔

جنرل کال فار آل اور۔" — عمران نے ترمذی کے لہجے میں کہا۔ اور
برادون کی آنکھیں عمران کو ترمذی کے لہجے میں بات کرتے دیکھ کر مزید

پھیلنے لگیں۔
"یس۔ چیف باس کال اٹنڈڈ اور۔" — چند لمحوں بعد دوسری

طرف سے آواز ابھری۔
اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور خود

اس مشین کی طرف بڑھ گیا جسے کیپٹن شکیل نے آن کر دیا تھا۔ اور

سکرین پر مین ہال کا منظر ابھر آیا تھا۔

اور پھر ٹھوڑی دیر بعد مین ہال میں مسلح افراد اکٹھے ہونے لگ گئے۔
عمران خاموش کھڑا تھا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہاں ستر کے قریب
افراد اکٹھے ہو گئے۔ وہ سب ایک دوسرے سے باتیں کر رہے
تھے۔ شاید اس جنرل کال کے بارے میں گفتگو کر رہے ہوں گے۔
"یہ تو سینٹر سے زیادہ ہو گئے ہیں۔" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے
کہا۔ اور ایک بار پھر اُسی جنرل کال ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"جیلو۔ چیف باس ترمذی سیکیورٹی کوئی آدمی وہ تو نہیں گیا
ادور۔" عمران نے ترمذی کے لہجے میں کہا۔

"نوسر۔ سب پہنچ گئے ہیں ادور۔" ایک لمبے ترنڈے
آدمی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک چھوٹی سی ڈیوائس دکھاتے ہوئے
جواب دیا۔

"اور کے۔ مین ہال کا دروازہ بند کر دو۔ اور میری ہدایات غور
سے سنو۔ اٹ از دیر جی امپارٹنٹ ادور۔" عمران نے حکمانہ لہجے
میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ اور تیزی سے کیپٹن

شکیل کی طرف بڑھ گیا۔
"دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔" کیپٹن شکیل نے اس کے
قریب پہنچتے ہی کہا۔

"ٹھیک ہے۔" عمران نے کیپٹن شکیل کو ایک طرف ہٹایا۔
اور دوسرے لمحے اس نے سرخ اور سفید بٹنوں کو بیک وقت دبا دیا۔
مشین سے گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری اور ہال کا فرش پک پک بھپکنے میں غائب

ہوا۔ اور پھر جب فرش واپس آیا تو مین ہال کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی
باہر کو نکل آئے۔ مین ہال خالی ہو چکا تھا۔

"اب ان دونوں کا خیال رکھنا۔ میں آ رہا ہوں۔" عمران نے تیز لہجے
میں کہا۔ اور بجلی کی سی تیزی سے برقی دروازے کی طرف بھاگ گیا۔

جولیانے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران کیلئے
جنگل سے آئے ہوئے بے اختیار ابھر رہی سی آگنی رستر افراد کی اس عبرتناک

موت کے تصور نے ہی اُسے لرزادیا تھا۔ لیکن اُسی لمحے اُسے خیال
آیا کہ ترمذی اور یہ لوگ دائرہ حکومت کے کروڑوں بے گناہ افراد کو جلا

کر داکھ کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے تھے تو اس نسلے اختیار آنکھیں
کھول دیں۔

"یہ انسان نہیں ہیں درندے ہیں اور درندوں کو اسی طرح مرنہ چاہیے۔"
جولیانے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ مس جولیانے یہ لوگ واقعی درندے ہیں جو کروڑوں بے گناہ
افراد کو موت کے منہ میں دھکیلنا چاہتے تھے۔ ان کی موت اس سے بھی

زیادہ عبرت ناک ہونی چاہیے۔" کیپٹن شکیل نے سر ہلاتے ہوئے
کہا۔ وہ جولیا کی کیفیت اور اس کی بات کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کروڑوں افراد کو مارنا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔
یہ تو مکمل فیکٹری ہے۔" براؤن نے یک لخت حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔
"تمہیں کیا بتایا گیا تھا کہ یہاں ترمذی کیا کر رہا ہے۔" صفدر نے

براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یادور لینڈ کی کوئی ایجاد ہو رہی ہے۔ ریڈ پاؤر۔ اس کے لئے یہ کیمیکل لیبارٹری بنائی گئی تھی۔“ براؤن نے جواب دیا۔
 ”یہ ریڈ پاؤر جسے تم صرف کوئی ایجاد کہہ رہے ہو۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کی مدد سے دارالحکومت کے کروڑوں افراد پر کھیا تک موت وارد کر دی جائے۔“ صفدر نے ہونٹ پیچتے ہوئے جواب دیا۔
 اور براؤن کا چہرہ یک لمخت زرد پڑ گیا۔
 اُسی لمحے دروازہ کھلا اور عمران اندر آیا۔
 ”اس نے تنگ تو نہیں کیا۔“ عمران نے براؤن کی طرف سر دھروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مم۔ مجھے خدا گواہ ہے۔ علم نہ تھا کہ ریڈ پاؤر کا کیا مقصد ہے۔ ورنہ میں اس میں شامل نہ ہوتا۔ مجھے تو بتایا گیا تھا۔“ براؤن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”دیکھو براؤن۔ تم نے ہم سے تعاون کیا ہے۔ اس لئے تمہیں زندگی بخش دی گئی ہے۔ اس وقت تمہارے سبھی ساتھیوں کے جسم اس حوض کے کیمیکل میں مل چکے ہیں۔ اگر تم مزید زندہ رہنا چاہتے ہو تو اب تمہارے حلق سے ایک لفظ بھی نہیں نکالنا چاہیے۔“ عمران نے کہا۔ اور فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ترمذی کی طرف بڑھ گیا۔

”لے ہوش میں لے آؤ۔“ عمران نے اس کی پسلیوں میں بوٹ کی ٹوکرو مارتے ہوئے کہا۔
 اور صدیقی نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کا منہ اور ناک دونوں

پاتھوں سے بند کر دی۔

چند لمحوں بعد ہی ترمذی کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ اور پھر ایک کمرہ کے ساتھ اس نے آنکھیں کھول دیں۔

”اب بتاؤ ترمذی۔ تمہیں دارالحکومت کے کروڑوں افراد کو ہلاک کرنے کے جرم میں کیا سزا دی جائے گی۔“ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمران اس وقت اتنا سنجیدہ تھا کہ عمران کے ساتھیوں کے جسموں میں سردی کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔ انہیں یقین نہ آ رہا تھا کہ یہ وہی عمران ہے جس کے چہرے پر ہر وقت حماقتیں جلوہ گر رہتی ہیں۔

”مم۔ مم۔ مجھے صاف کر دو۔ مجھ پر رحم کر دو۔“ ترمذی نے بڑی طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

عمران کا چہرہ دیکھ کر اور اس کا انتہائی سرد اجہ سن کر اس نے بے اختیار کانپنا شروع کر دیا تھا۔

”تم پر رحم کیا جائے۔ تم پر۔ جس نے کروڑوں بے گناہ افراد پر رحم نہیں کیا۔ تمہاری دشمنی اگر تھی بھی ہی تو ہم سے تھی۔ کروڑوں بے گناہ افراد سے تو نہ تھی۔ تم جیسے درندے ناقابل معافی ہوتے ہیں۔ اس لئے تمہیں عبرتناک سزا ملے گی۔ انتہائی عبرتناک۔“ عمران نے دانت پیٹتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

ترمذی نے یک لمخت عمران کے پیر کیڑے لئے۔

”معاف کر دو۔ رحم کھاؤ۔ فارگھاؤ سیک رحم کھاؤ۔“ ترمذی نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔ لیکن عمران نے اس کے چہرے پر زور دار

لگ لگائی اور ترمذی چنچتا ہوا الٹ کر بیٹھے جاگرا۔

”جولیا۔۔۔ اس نے تمہاری عزت کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔ کیا تم اپنا انتقام نہیں لو گی؟“ — عمران نے اچانک جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ضرور لوں گی۔ میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گی۔ میں اسے کتے کی موت ماروں گی۔“ — جولیا نے پھنکار تے ہوئے جواب دیا۔

”اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ترمذی۔ تم یاد رکھو کہ ڈائریکٹر ہو۔ اس یاد رکھنے کے جس کی طاقت اور ثروت پر تمہیں گھمبہ ہے۔ میں تمہیں جلاؤ کا پورا موقع دیتا ہوں۔ تمہاری سزا یہی ہے کہ تم ایک عورت کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچو۔ اور سنو۔ اگر تم نے جولیا کو شکست دے دی تو تمہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ یہ میرا وعدہ ہے۔“ — عمران نے سر دھجے میں کہا۔

”نہیں نہیں۔ میں زخمی ہوں۔ میں نہیں لڑ سکتا۔ میں نہیں لڑ سکتا۔ ٹیک بے تجھے مار ڈالو۔ مجھے مار دو۔ بس مجھے مار دو۔“ — ترمذی نے ہانگوں کے سے انداز میں چیخے ہوئے کہا۔

”ٹیک ہے۔ تم واقعی زخمی ہو۔ اس لئے نہیں لڑ سکتے۔ لیکن ریواؤں تو چلا سکتے ہو۔ یہ ریواؤں اور لو اور کو شش کو دیکھو۔ ہم سب خالی ہاتھ ہیں۔ تم اپنے ارمان پورے کر لو۔“ — عمران نے ایک سخت جیب سے ریواؤں نکال کر فرش پر بیٹھے ترمذی کی طرف اچھلتے ہوئے کہا۔

”یہ کیا کر رہے ہو عمران؟“ — جولیا نے چنچتے ہوئے کہا۔

”تم خاموش رہو۔ میں کسی زخمی اور نہتے کو نہیں مار سکتا۔ یہ میری

فطرت کے خلاف ہے۔ اسے پورا موقع دیا جائے گا۔“ — عمران نے سخت ہجے میں کہا۔

ترمذی نے ہانگوں کے سے انداز میں ریواؤں جھپٹا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے اس کا میگزین چیک کیا۔ ریواؤں میں ابھی پانچ گولیاں موجود تھیں۔

”میں پانچ افراد کو مار کر ہی مروں گا۔ پہلے تم جاؤ۔“ — ترمذی نے ایک سخت جھٹکے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا لیکن عمران بھلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا اور گولی اس کی سائیڈ سے نکل گئی۔ اور پھر دوبارہ ترمذی پر جیسے پانچ بن کا دورہ پڑ گیا۔ وہ مسلسل ٹریگر دبائے چلا گیا۔ لیکن ظاہر ہے عمران اپنے سے ہی تیار تھا۔ اس کے قدم زمین پر ہی نہ لگ رہے تھے۔ اور چند لمحوں بعد جب ریواؤں سے خالی کھٹاک کی آواز ابھری تو عمران رک گیا۔

”بس ختم ہو گئیں گولیاں۔ اور چاہیں۔“ — عمران نے خشک ہجے میں کہا۔

”میں اسے مار ڈالوں گا۔ یہ قاتل ہے۔ کروڑوں افراد کا قاتل۔“ — ایک سخت کرسی پر بیٹھے براؤن نے چنچتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیسے عقاب کسی پرندے پر جھپٹتا ہے۔ اس طرح اچھل کر وہ ترمذی پر آپڑا۔ لیکن دوسرے لمحے بڑی طرح چنچتا ہوا دور جا گیا۔ ترمذی نے اس کی ٹاک پر الٹ کر زوردار ٹھکر ماری تھی۔ براؤن ایک بار پھر چنچتا ہوا اس پر الٹ پڑا۔ اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے سے گھٹم گھٹا ہو گئے۔

بڑی طرح چھٹا ہوا نیچے فرش پر گرا۔ عمران اور باقی ساتھی جو کچھ سائیڈ پر کھڑے تھے۔ اس لئے وہ اس آگ کے شعلے کی زد سے بال بال بچ گئے تھے۔ برادری کے پورے جسم نے آگ پکڑ لی تھی جیسے وہ گوشت پوست کی بجائے پٹرول کا بنا ہوا ہو۔ چند لمحوں میں اس کی چھین ڈوب گئیں وہ جل کر راکھ ہو چکا تھا۔

اُسی لمحے بال کمرے کا فرش یوں لرزنے لگا جیسے خون ناک نہال آ رہا ہو۔

"بھاگو۔ یہاں سے بھاگو۔ ہنری فیکٹری اٹا رہا ہے۔" عمران نے چیخے ہوئے کہا۔ اور وہ سب بے تحاشہ دروازے کی طرف بھاگ پڑے۔ اور پھر وہ جیسے ہی راہدار می گرا س کر گئے ایک کھلی جگہ پر آئے۔ خود کاک گڑگڑاہٹ کے ساتھ کان بھاڑ دھماکے ہوئے۔ ہوا ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں کو کسی نے حقیر تنکوں کی طرح فضا میں اڑا دیا ہو۔ وہ سب اچھل کر اونٹ سے منہ زمین پر گر پڑے۔ دھماکے ان کی پشت پر چور سے تھے۔ اور لمحہ بہ لمحہ دھماکوں اور گڑگڑاہٹ کی آواز شدت اختیار کرتی جا رہی تھی۔

اُسی لمحے ایک بڑی جیپ کی آواز ان کے کانوں میں گونجی۔ جیپ ان کے بالکل قریب آ کر کی تھی۔

"جلدی کرو سب جیپ میں سوار ہو جاؤ۔" ایک ٹوکی چیختی ہوئی آواز ان سب کے کانوں سے نکل آئی اور وہ سب یہ آواز سنتے ہی یوں اچھل کر کھڑے ہوئے جیسے چابی بھرنے کھلوانے اچانک حرکت میں آ جاتے ہیں۔ اور پھر چند لمحوں میں وہ اس جیپ میں لے گئے۔ جیپ بجلی کی سی

تیزی سے مڑی۔ اور پھر برق رفتاری سے واپس دوڑنے لگی۔ زمین اس بڑی طرح سے لرز رہی تھی کہ جیپ ادھر ادھر ڈول رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے ابھی اسٹ جائے گی۔ لیکن سیٹرنگ جن ہاتھوں میں تھا وہ اسے بڑی مہارت سے سنبھال لیتے۔

"بب۔ بب۔ بب۔" اس آپ۔ جو لیا کی گھگھیاٹی ہوئی آواز نکلی۔ اس نے شاید پہلی بار غور سے دیکھا تھا۔ سیٹرنگ پر نقاب پہنے ایک شخص خود موجود تھا۔ اس کے ہاتھوں پر سیاہ دستک پہنچے ہوئے تھے اور ہرے پر سیاہ رنگ کا نقاب تھا۔

"خاموش رہو۔ ابھی ہم خطرے کی حدود سے باہر نہیں نکلے۔" ایک شخص نے اپنے مخصوص سر دے میں کہا۔

کیوں اس جو لیا کا غون گونگ کر رہے ہیں۔ اگر اس میں خون ہی نہ رہا تو بغیر خون کے وہ..... عمران نے منہ ہلکے ہوئے کہا۔ اس کے ہرے پر ایک بار پھر حاتموں کا نقاب چڑھ گیا تھا۔

"خاموش رہو۔ اگر میں تمہیں نکلنے کے لئے بروقت نہ پہنچا تو تم اس وقت فیکٹری کے بلے میں دب چکے ہوتے۔ تمہیں پہلے ہی خیال رکھنا چاہئے تھا۔ کہ وہ فیکٹری اور لیبارٹری کو بھی تباہ کر سکتے ہیں۔" ایک شخص کا اچھے اُسی طرح سر دھا۔

"سس۔ سورمی۔ دراصل میں نے....." عمران نے شرمندہ سے بوجھ میں کہا۔

"خاموش رہو۔ تمہیں بھی اب ڈرامے کرنے کا شوق ہو گیا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ کام کرنے کی بجائے تم اب ڈرامے زیادہ شیخ کرنے

لگ گئے ہو۔ اور تمہاری یہ عادت پوری سیکرٹ سروس کے لئے خطرناک ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہ لاسٹ وارنگ ہے۔ آئندہ اگر تم نے ایسی حرکت کی تو عبرتناک سزا دوں گا۔ ایکسٹو نے انتہائی خوف ناک لہجے میں کہا۔

اور عمران یوں سہم گیا جیسے ایکسٹو نے بات نہ کی ہو اُسے کو ڈراما دیا ہو۔

جب اب آرگن پھاڑی کے ٹیلوں میں دوڑ رہی تھی۔ دھمکے ختم ہو چکے تھے۔ اب صرف ان کی بازگشت فضا میں سنائی دے رہی تھی۔

”جب۔ جب۔ باس۔ میں شرمندہ ہوں کہ آپ کی توقعات پر پوری نہ اتر سکی۔“ اچانک جولی نے مدھم سے لہجے میں کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں جولی۔ میں نے اس پورے کیس میں تمہاری کارکردگی کو پوری طرح چیک کیا ہے۔ تم میری توقعات پر پوری اتر رہی ہو۔

تم میں فوری فیصلہ کرنے اور بروقت ڈائریکٹ ایکشن کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اور تم نے اس کیس میں ان صلاحیتوں کا بھرپور استعمال

کیا ہے۔ یہ عمران ہے جو خواہ مخواہ ڈرامے کرنے میں وقت ضائع کر رہا ہے اور اس طرح خطرات کو دعوت دیتا ہے۔ میں نے اسے لاسٹ وارنگ دے دی ہے۔ اب اگر اس نے ایسا کیا تو اس کا انجام عبرتناک ہوگا۔

ایکسٹو کی سر آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جب ایک

سائڈ پر دوک دی۔

”اب تم خطرے کی حدود سے باہر ہو۔ اس لئے یہاں سے آسانی سے جا سکتے ہو۔ نیچے اتر جاؤ۔“ ایکسٹو نے جب روکتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مم۔ میں بھی اتر جاؤں۔“ عمران نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

”میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں۔ گٹ آؤٹ۔“ ایکسٹو نے برمی طرح جھانپتے ہوئے کہا۔

”اچھا اچھا۔ نادراض نہ ہوں۔ میں نے سمجھا شاید ابھی جھاٹنے کا کوٹہ بچایا ہو۔“ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے نیچے چھلانگ

لگا دی۔ باقی ساتھی پہلے ہی اتر چکے تھے۔ ایکسٹو نے ایک جھلکے سے جب آگے بڑھا دی۔

ویسے اگر باس بروقت نہ چلتا تو تم نے واقعی ہمیں مردا دیا تھا۔“

تمہارے بڑا سامنا بناتے ہوئے کہا۔

”تم اسے بروقت کہہ رہے ہو۔ ارے نادقت کہو۔ میرا سارا پروگرام ہی ٹیپٹ ہو گیا۔ ورنہ میں نے سوچا تھا کہ جولی آخری وقت میرے

ویکھ کر ضرور ٹان کر دے گی۔ اور میں جولی کا ہاتھ پکڑے اس جگہ تک بھاگتا جاؤں گا۔ پھل بندہ بندہ کے کی ذات۔ ادہ سو رہی۔ نہ ایکسٹو

اور نہ تویر کی ذات ہو۔ لیکن خدا پوچھے اس رقیب روسیہ سے۔ سارے کئے دھرے پر پانی پھیر دیا۔“ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے

میں کہا۔ اور فضا ممبران کے بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

ختم شد